گلِ توصیف
حمد و نعت و منقبت
(کلیات)
سیّد حامد یزدانی

بسم الله الرحمن الرحيم

# گلِ توصیف

## حمد و نعت و منقبت
(کلیات)

## سیّد حامد یزدانی

B-306، بلاک 14، گلستانِ جوہر، کراچی
موبائل نمبر: 0332-2668266
sabeehrehmani@gmail.com
www.Naatresearchcenter.com
www.sabih-rehmani.com

# نعت ریسرچ سینٹر

## ہمارا نصب العین ! نعتیہ ادب کا فروغ




کتاب : گُلِ توصیف

شاعر : سیّد حامد یزدانی

مطبع : مہر گرافکس لمیٹڈ پبلشرز فیصل آباد

اشاعت اوّل : 2025ء کراچی

تعداد : 500

صفحات : 432

قیمت : 1450

ISBN: 978-627-7895-04-4

شائع کردہ

B-306، بلاک 14، گلستانِ جوہر، کراچی۔

# انتساب

صبیحِ سخن

سیّد صبیح الدین رحمانی

کے نام

جو فروغِ نعت کے عالم گیر قافلہ کے حُدی خواں ہیں۔

—— سیّد حامدؔ یزدانی

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ

یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ○

(الاحزاب-٦٥)

# فہرست

حرفِ ستائش........................ صدیق عثمان نور محمد ........................ 17
گلبرگِ مدحت.................... ڈاکٹر شبیر احمد قادری ........................ 35

## برگ مدحت

(حمد وثنا)

حمد: ہے سبھی حمد وثنا تیرے لیے ........................ 47
حمد رب ذوالجلال۔کوئی نظیر نہیں تیری، نہیں تیری کوئی مثال ........................ 49
حمدِ باری تعالیٰ........................ 51
دعائیہ........................ 53
دُعا: مرے مولا ........................ 54
الحمدللہ (طوافِ کعبہ کی یادگار) ........................ 56
اسماالله الحسنیٰ (منظوم) ........................ 59
قرآن عظیم الشان........................ 64
خوش آمدید رمضان........................ 67

# برگِ اطاعت

(نعتیں)

گل توصیف بنوں، برگ ثنا ہو جاؤں ........ 73
مگن ابھی سے طوافِ درِ جمال میں ہے ........ 75
ذاتِ پیغمبر مِرے فکر و نظر کی روشنی ........ 76
اللہ یہ اعزاز رفعنا لک ذکرک ........ 78
جن کے لیے چُنے گئے رنگ یہ کائنات کے ........ 80
گُل عشقِ نبی دل میں کِھلا آہستہ آہستہ ........ 81
نہ اِس کنارے سے مطلب، نہ اُس کنارے سے ........ 82
بجز اُن کے کسی پر اِتنی رحمت کون کرتا ہے ........ 83
خاموشیوں کے اشک سُنے ہیں حضور نے ........ 84
دہر میں کوئی نہ اُترا مِرے رہبر جیسا ........ 85
یہ عجب دل کی تمنا ہے تِرے دور میں ہو ........ 86
قافلے غم زدوں کے پھر سے چلے، سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں ........ 87
وہ دل پزیر سماں، وہ فضائیں طیبہ کی ........ 88
جہاں میں اب حرا کا رتجگا ممکن نہیں ہے ........ 89
کیسے کرتا رقم زمزمہ نعت کا ........ 90
کہیں جہاں میں کوئی گوشہ پناہ نہ ہو ........ 92
ازل سے میرِ کارواں حضور تھے، حضور ہیں ........ 93
ایک انداز جُدا چاہتی ہے ........ 94

سراپا لطف و کرم سر بہ سر جمال کوئی ............ 95
وہ میرے دل کو شاداں، روح کو مسرور رکھتے ہیں ............ 96
ذہن میں رنگ و نور پھیلتے ہیں ............ 97
پیشِ نگاہ اُسوہ خیر البشر رہا ............ 98
بے آسروں کا ملجا و ماویٰ حضور ہیں ............ 99
تیری توصیف سے ہٹ کر، تِری مدحت کے سِوا ............ 100
جو طیبہ کے خوابوں کی بارش رہے گی ............ 101
سحر کو نور، بندے کو خدا اُن سے ملا ہے ............ 102
کیا بیاں عظمت کریں اُس در کی ہم، شاہِ اُمم ............ 103
پھر فلک رات کا مہکا، آقا ............ 105
خدایا! کاش پوری یہ دعا ہو ............ 106
جس روز سے توفیقِ ثنا مجھ کو بہم ہے ............ 107
کُن فیکوں کی غرض و غایت آپ نہیں تو اور ہے کون ............ 108
درِ رسول سے یوں حسرتوں کی داد ملی ............ 109
عکس در عکس روشن ہے ذات آپ کی ............ 110
بہار کے نزول کی تو بات ہی کچھ اور ہے ............ 111
شاملِ حال ہو گر تیرا کرم ............ 112
ختم ہو شب کا سلسلہ آقا ............ 113
نہ اقتدار، نہ کچھ چاہیے سپاہ مجھے ............ 114
ہر اک خوشی کو ہر ایک غم کو تِرے حوالے سے دیکھتا ہوں ............ 115
دل کی دھڑکن ہے کہ چاہت تیری ............ 116

یہ مہکتے ہوئے دن رات ترے ............ 117
سر اپنا جھکائے جہاں تقدیر کھڑی ہے ............ 118
سطر در سطر اک اجالا ہے ............ 120
حشر تک نور وضیا کا سلسلہ جاری رہے ............ 122
گُلِ ذکرِ نبی مہک جائے ............ 123
سر بہ سر روشنی کی بات کریں ............ 124
مدینے کا سفر ہو ............ 127
میری حیات، میرا اثاثہ نبی کی نعت ............ 128
مہر و مہ ہیں جہاں ادب سے کھڑے ............ 129
ہستی کے صحرائے تیرہ وتار کو روشن کر دے ............ 130
سرورِ کون ومکاں تیرے لیے ہیں ............ 131
کیسا دل کش ہے زمانے سے جدا آپ کا نام ............ 132
سلسلہ ذکرِ سرکار کا دل میں ہے ............ 133
کرتے آئے ہیں بیاں شان، مہ وسال تری ............ 134
میں لفظوں کا حیران پُل پار کرلوں ............ 135
بامِ ازل سے صحنِ ابد تک ہے روشنی ............ 136
دربارِ رسول کو چلا ہے ............ 137
بدلیں مِرے حالات، عنایت کی نظر ہو ............ 138
کیا ہم کو حق نے وہ ہادی عطا، سلام علیک حبیب خدا ............ 139
جب سُوئے شہرِ سیدِ ذی شان جایئے ............ 140
چشمِ کرم کہ حُسنِ عطا، سب سے جُدا ہے ............ 141

دل میں خواہش ہے یہ سرکار، مدینہ دیکھوں ........................ 142
آقا، مرے مولا، مرے سرکار نبی جی ........................ 143
جو طیبہ دیکھوں ایک بار یا نبی ........................ 147
فیض ہر سُو عام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے ........................ 149
دھڑکن میں جو ذکرِ مصطفیٰ ہے ........................ 150
مرے بھی رات جیسے حرف وصوت کو سحر نشاں اجالا دینے والی اُس کی ذات ہے .... 151
حُبِ شہِ کونین مرے دل پہ رقم ہے ........................ 152
صبحِ ازل کے نیرِ تاباں حضور ہیں ........................ 153
سلام اُن پر جو وجہِ خلقتِ ارض و سما ٹھہرے ........................ 154
لب پر جو مرے نامِ شہِ ہر دوسرا ہے ........................ 155
مرے راہبر، رہنما آپ ہیں ........................ 156
نورِ ہُدیٰ ہے آپ کی سیرت ........................ 157
ہے اُن کا جہاں آستاں اللہ اللہ ........................ 158
خلق کے آقا، رسولوں کے امام، یا محمد مصطفیٰ، خیرالانام ........................ 161
یہ مدحتِ سرکار، مرے رب کی عطا ہے ........................ 163
کچھ آنسو بہا کر درِ مصطفیٰ پر ........................ 164
خدا کا فضل لایا ہے مدینے کی فضاؤں میں ........................ 166
کون و مکاں میں کوئی نہیں ہے حضور سا ........................ 168
جو دل غم سے ہارے یہاں بھی، وہاں بھی ........................ 169
سلام اُن پر، درود اُن پر ........................ 171
رحمتِ حق، سرکارِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم ........................ 173

چمکا دل جب آ گیا لب پر صلی اللہ علیہ وسلم ........................ 175
اللہ کے محبوب پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ........................ 177
ور دِ زباں ہے نامِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ........................ 180
نعت کہوں یہ جی میں آیا، قلم اٹھایا میں نے پڑھ کر صلی اللہ علیہ وسلم ............ 181
اللہ کے وہ مرسلِ اکرم، صلی اللہ علیہ وسلم ........................ 182
اللہ کے دلدار محمد صلی اللہ علیٰ محمد ........................ 185
پیڑ جُھکتے گئے، ہر راستہ قربان گیا ........................ 187
زندگی وقفِ عبادت کیجیے ........................ 188
بسا کر شوق مدت سے ترے در کی زیارت کا ........................ 190
کس اوجِ مقدر پہ ستارا ہے ہمارا ........................ 191
اگر مہرباں ہو خدائے محمد ........................ 192
آقا! مِرے غم گسار آقا ........................ 193
حُسن اس طرح مری روح میں اُترا تیرا ........................ 194
دل میں یادِ مصطفیٰ ہو ........................ 195
مدینے کی راہوں میں ہم بڑھ رہے ہیں ........................ 196

## برگِ نعمت

(نعتیہ نظمیں، ہائیکو، سانیٹ، ترائلے، قطعات، فردیات، رباعیات)

پھر ایک دن کرم ہوا ........................ 199
مگر وہ دِیا ........................ 200

ذکر (تھرترانے لگے سبھی ایواں) ........................................ 201
ترِی دہلیز (ہیں کھنچے آتے دلوں کے کارواں) ........................................ 202
نور کی سطر (میرے تاریک شب و روز چمک اٹھتے ہیں) ........................................ 203
آپ کا جلوہ (صبح کا پرچم آپ کا جلوہ) ........................................ 204
سایہ جمال (روشنی ہے جہاں، جہاں آقا) ........................................ 205
ہائیکو ........................................ 206
رباعیات ........................................ 217
قطعات ........................................ 222
فردیات ........................................ 224

## برگِ سیادت

### (تضامین)

بلغ العلیٰ بکمالہٖ ........................................ 229
صل علیٰ نبینا، صلی علی محمد ........................................ 234
قصیدہ بردہ (تضمین فصلِ اول) ........................................ 237
قصیدہ بردہ (تضمین منتخب اشعار) ........................................ 242
تاروں میں ضو، قمر میں انوار تیری خاطر ........................................ 244
دعا کا سلسلہ ہے اور میں ہوں ........................................ 246
ہے بامقصد یہ جینا دیکھتا ہوں ........................................ 248
میرا نبی ہے حسیں، میرا نبی ہے عظیم ........................................ 250

آشنا یہ دل خُدا سے اور خدائی سے ہوا ........................................ 252
تُو حقیقت میں فقط سایہ ہوں ........................................ 254
سب زمانوں میں یکتا ہمارا نبی ........................................ 256
روشنی تیری مِرا دل تو سدا پاتا ہے........................................ 257
تم پہ کروڑوں درود ........................................ 258
بہارِ قبول (مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام) ........................................ 279

## برگِ عقیدت

(مناقب)

منقبت: حضرت بی بی آمنہؓ ........................................ 339
منقبت: حضرت خدیجہ الکبریٰؓ ........................................ 343
منقبت: حضرت فاطمۃ الزہراؓ ........................................ 346
منقبت: حضرت عائشہ صدیقہؓ ........................................ 349
منقبت حضرت علی المرتضیٰؓ ........................................ 352
منقبت: حضرت امام حسنؓ ........................................ 355
منقبت: حضرت امام حسینؓ ........................................ 358
منقبت: حضرت امام حسینؓ ........................................ 360
منقبت: لبِ دریا (شہدائے کربلا کی یاد میں) ........................................ 362
منقبت: امام جعفر صادقؓ ........................................ 364
منقبت: حضرت ابوبکر صدیقؓ ........................................ 367

منقبت: حضرت عمر فاروقِ اعظمؓ ............ 371
منقبت: حضرت عثمان ذوالنورینؓ ............ 375
منقبت: حضرت عبدالقادر جیلانیؒ ............ 378
منقبت: حضرت غوثِ اعظمؒ ............ 380
منقبت: حضرت غوث اعظمؒ ............ 383
منقبت: حضرت داتا گنج بخشؒ ............ 386
منقبت: حضرت خواجہ غریب نوازؒ ............ 388
منقبت: حضرت نظام الدین اولیاؒ ............ 391
منقبت: حضرت شاہ نقشبندؒ ............ 394
منقبت: حضرت مجدد الف ثانیؒ ............ 397
منقبت: امام اہلسنت اعلیٰ حضرتؒ ............ 398
منقبت: اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضاؒ ............ 399
منقبت: حضرت احمد رضا خانؒ ............ 401
منقبت: امام عبداللہ بن علوی الحدادؒ ............ 403
منقبت: حضرت مولانا الحدّادؒ ............ 406
منقبت: حضرت الشیخ الحبیب احمد مشہورؒ ............ 412
منقبت: حضرت السید الحبیب احمد مشہورؒ ............ 415
منقبت: حضرت امام الحبیب احمد مشہورؒ ............ 421
منقبت: پیرا رچی، حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰنؒ ............ 424
حامد یزدانی: زندگی اور تصانیف ............ 426

۞۞۞

عشق بن جائے ورق، روح قلم ہو جائے
شاید اس طرح تری نعت رقم ہو جائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# حرفِ ستائش *

گلِ توصیف: سیّد حامد یزدانی صاحب کی اسلامی دینی شاعری کا مجموعہ

## تعارف

الحمد للہ سبحانہ و تعالیٰ و الصلاۃ و السلام علی سیدنا و حبیبنا و شفیعنا و مولانا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم إلی الأبد، آمین۔

آیئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے فاتحہ الشّکر کی تلاوت کریں کہ اس نے ہمیں اپنی ساری نعمتوں سے نوازا۔

فاتحہ الشّکر! الفاتحہ!

یہ میرے لیے نہایت مسرت کا محل ہے کہ میں ''گلِ توصیف'' پر ستائشی مضمون لکھ رہا ہوں، جو پاکستان نژاد کینیڈین، ٹورنٹو کے اردو شاعر سیّد حامد یزدانی صاحب کی اسلامی دینی شاعری کا چار سو صفحات پر محیط مجموعہ ہے۔

وہ مذہباً (فقہی اعتبار سے) حنفی، عقیدتاً (عقائد کے اعتبار سے) ماتریدی اور مشرباً (چشمۂ روحانیت سے فیض یاب ہونے اور فیض یاب کرنے کے اعتبار سے) نقش بندی ہیں۔

## ''گلِ توصیف'' گلابوں کی خوش بو سے بسی ہے

سیّد صاحب نے فیصلہ کیا کہ ''گلِ توصیف'' گلابوں کی خوش بو سے بسی ہو گی، اسی لیے انھوں نے اس کا یہ عنوان منتخب کیا۔ اس کے پانچ حصے ہیں۔ سیّد صاحب نے ہر حصے کو ایک ''برگ'' (گلاب کی پنکھڑی) سے تعبیر کیا ہے۔ اس گلاب کی پانچ دل کش پنکھڑیاں درجِ ذیل ہیں:

* انگریزی مضمون کا اُردو ترجمہ: محمد احسن بٹ

۱۔ **برگِ مدحت** (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف وثنا/حمد کی پنکھڑی)۔

۲۔ **برگِ اطاعت** (ہمارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کی اطاعت کی پنکھڑی، یہ حصہ نعتوں پر مشتمل ہے)۔

۳۔ **برگِ نعمت** (نعمت کی پنکھڑی)، یہ حصہ متنوع شعری اصناف کی حامل نعتیہ نظموں پر مشتمل ہے۔

۴۔ برگِ **سیادت** (عزّت وتوقیر کی پنکھڑی)، یہ حصہ معروف شعرا کرام کے قصائد، نعتوں اوراشعار کی تضمینوں پر مشتمل ہے جنھیں سیّد صاحب نے مزید دل پذیر بنا دیا ہے۔ اسے ''عزّت وتوقیر کی پنکھڑی'' اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں ان متاخرین کے لیے احترام کا اظہار کیا گیا ہے جن کا وہ تتبّع کرتے ہیں۔

۵۔ برگِ **عقیدت** (عمیق احترام کی پنکھڑی)۔ یہ حصہ مناقب یعنی ایسی نظموں پر مشتمل ہے جو اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ نفعنا اللہ بہم کی تعریف میں کہی گئی ہیں۔

اس طرح اسلام کی بنیادی تعلیمات دینی شاعری کی ایک ہی کتاب میں سما گئی ہیں، الحمدللہ۔ ''برگِ اطاعت'' (حصۂ دوم) اور'' برگِ نعمت'' (حصۂ سوم) کی بیش تر نعتیں پاکستان جب کہ باقی تین حصوں میں شامل نعتیں ٹورنٹو میں کہی گئی ہیں۔

اب ہم گلاب کی ان پنکھڑیوں میں سے ہر ایک پنکھڑی کی خوش بو مشامِ جاں میں سموئیں گے اور رسولِ خدا پر درود بھیجیں گے، صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔
اللہم صلی وسلم علیہ۔

اس کے ساتھ ہی ہم کتاب سے لطف اندوز ہونے کے لیے ترتیب وار اس کے ہر حصے کی چند نعتوں کے شعری متن اور شعری اسلوب کا جائزہ لیتے ہیں۔

## ا۔ برگِ مدحت (حمد سے متعلق پہلی پنکھڑی)

گلاب کی پنکھڑیوں میں سے پہلی پنکھڑی ”برگِ مدحت“ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف وثنا/حمد کی پنکھڑی) میں نَو تخلیقات شامل ہیں۔

میں مضمون کی طوالت مناسب حد تک رکھنے کی غرض سے ان میں سے صرف تین نظموں پر تبصرہ کروں گا جن کے عنوان درجِ ذیل ہیں:

(الف) الحمدللہ

(ب) اسماءالحسنیٰ منظوم

(ج) قرآن عظیم الشّان

## (الف) الحمدِللہ (طوافِ کعبہ کی یادگار)

زیارتِ کعبہ سے متعلق اس نظم کا آخری شعر، جو یقیناً سارے عابدین (اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں) کے قلوب مسرت سے معمور کر دے گا، درجِ ذیل ہے:

میری جبیں میں سجدے ہیں جتنے
دیکھے نہیں تھے بے تاب اِتنے
جب سے نظر میں صحنِ حرم ہے
الحمدُ للہ، الحمدُ للہ

اس نظم کا ایک امتیازی وصف اس کی شاعرانہ تمثالیت ہے جو مفصل اور زیادہ گہرے مطالعہ کی متقاضی ہے۔

**(ب)** سیّد صاحب نے نظم بعنوان ”اسماءالحسنیٰ منظوم“ قلمبند کر کے ہمارے قلوب مسخّر کر لیے ہیں۔ یہ ان کا ایک دل پذیر تاریخی کارنامہ ہے۔ ’سبحان اللہ! سبحان اللہ!‘ کی ردیف کے ساتھ اس نظم کے اٹھارہ بند ہیں۔

قطبِ ربانی سیّدنا عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ کی نظم ''منظومہ اسماء الحسنٰی'' عربی میں کہی گئی شاید اوّلین نظم ہے جو بڑی معروف ہے۔ یہ تریسٹھ بندوں پر مشتمل علم افروز نظم ہے جس میں ننانوے اسماء الحسنٰی اسی ترتیب سے باندھے گئے ہیں جس ترتیب سے محبوب پیغمبر محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔سیّد صاحب نے اس نجیب روایت کی پیروی کی ہے۔الحمد للہ!

## (ج) قرآن عظیم الشّان

قرآن کے بارے میں کہی گئی یہ نظم بڑی سرور آگیں ہے۔

حسبِ معمول عنوان حسنِ موزونیت کا آئینہ دار ہے؛''قرآن عظیم الشّان:نظم درشانِ کلام اللہ''۔

اس کا مطلع ہے:

اللہ کا ہے احسان، قرآن عظیم الشان
دائم عظمت کا نشان، قرآن عظیم الشان

ذرا قوافی ملاحظہ ہوں : احسان، نشان، میزان، جانِ ایمان،( خیر کا )سامان، (پیغامِ )غُفران،(بحرِ) عرفان،(ذکرِ) رحمٰن،(زندہ صاحب) قرآن،(رب کرتا ہے) اعلان،( وہ صاحب) ذی شان،( دنیا ہے) حیران، (پڑھیے) کنز الایمان،( غوث الاعظم کی) جان،(ترکی ہو کہ) پاکستان اور(ہر منزل ہو) آسان۔

اس کا ہر شعر ایک خاص معرفت کا حامل ہے۔ میں وضاحت کی غرض سے ایک شعر پیش کروں گا:

یہ اپنا عقیدہ ہے، قرآن بھی زندہ ہے
زندہ صاحب قرآن، قرآن عظیم الشان

ماشاء اللہ سیّد صاحب نے یہاں صوفیاء کی تعلیمات بیان کی ہیں کہ قرآن اور پاک

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیات ہیں۔اللہ اکبر!

اس کا آخری شعر ہے:

اسرار بھی حاصل ہوں، جب مرشد کامل ہوں
ہر منزل ہو آسان، قرآن عظیم الشان

ایسی ہر نعت کسی دینی محفل میں کیا جانے والا شاعرانہ خطاب تصور کی جاسکتی ہے۔

**۲۔ برگِ اطاعت** (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی فرماں برداری کی پنکھڑی)

یہ حصہ سب سے طویل ہے اور یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہی گئی چھیانوے(96)نعتوں پر مشتمل ہے۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ وسلم کے تین سب سے معروف شعرا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ،حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہ تھے۔ان کے بعد کے سارے مسلمان شعرا نے ان کی روایت کا اتباع کیا اور سیّد صاحب نے بھی اپنے ان نیکوکار پیش رووں کی پیروی کی ہے۔

وضاحت کی غرض سے ان نظموں کی درجہ بندی موضوع یعنی مرکزی خیال یا صنف کے اعتبار سے کی یوں جاسکتی ہے:

۱۔ ازل اور ابد

۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ارفع ترین توصیف

۳۔ مدینہ منورہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روضۂ مبارکہ پر حاضری

۳۔ سلام،پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرنا۔

۴۔ معروف ردیف ’صلی اللہ علیہ وسلم‘ سے مزین نظمیں

۵۔ تضامین،اساتذہ فن کی زمینوں میں کہی گئی نعتیں۔

اب ہم ہر موضوع کا ذرا تفصیلی جائزہ لیں گے۔

### ۱۔ ازل اورابد

اس کی مثالیں درجِ ذیل مصرعے ہیں:

(الف) ازل سے میرِ کارواں حضور تھے، حضور ہیں

(ب) بامِ ازل سے صحنِ ابد تک ہے روشنی

### ۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارفع ترین توصیف

چند مثالیں دیکھیے:

(الف) اللہ یہ اعزازِ رفعنا لک ذکرک

(ب) حشر تک نور وضیا کا سلسلہ جاری رہے

(ج) خلق کے آقا، رسولوں کے امام یا محمد مصطفیٰ خیر الانام

### ۳۔ مدینہ منورہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارکہ پر حاضری

اس جزو میں سات نعتیں شامل کی گئی ہیں۔ ان میں سے تین درجِ ذیل ہیں:

(الف) جب سوئے شہرِ سیّدِ ذی شان جائیے

(ب) جو طیبہ دیکھوں ایک بار یا نبیؐ

(ج) خدا کا فضل لایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

آیئے نعت ''مدینہ کی فضاؤں میں'' کے تین اشعار سے فیض یاب ہوتے ہیں:

''قصیدہ داخلیہ'' حضرتِ حدادؒ والا کا
زبانِ دل پہ آیا ہے، مدینے کی فضاؤں میں

یہ وجداں محوِ مدحت ہے، سلامِ اعلیٰ حضرتؒ ہے
عجب اِک کیف چھایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

ہے قُربِ روضہ، اسما النبیؐ کا ذکر اور حامدؔ
حسیں اعزاز پایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

۴۔ **درود و سلام کی حامل نعتیں** (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نذرانۂ درود و سلام)

مثالیں درجِ ذیل ہیں:

ع کِیا ہم کو حق نے وہ ہادیؐ عطا، سلام علیک حبیبِ خدا

ع درود اُن پر، سلام اُن پر

## ۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم" کے ردیف سے مزین نعتیں

یہ سات نعتیں ہیں جن میں سے صرف تین پر میں بات کروں گا۔

(الف) اللہ کے محبوب پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

یہ منفرد نعت ہے جسے "حروفیہ" نعت کہا گیا ہے۔ اس کا خاصہ یہ ہے کہ پہلا مصرع پہلے حرف "الف" سے شروع ہوتا ہے، دوسرا مصرع حرف "ب" سے جب کہ آخری مصرع حرف ''ی'' سے شروع ہوتا ہے۔

اس طرح سارے حروفِ تہجی نعت میں استعمال کیے گئے ہیں۔ اسی باعث اس کا عنوان ''حروفیہ نعت'' ہے۔ اس کا مطلع درجِ ذیل ہے:

اللہ کے محبوب پیمبر، صلی اللہ علیہ وسلم
بعدِ خدا ہیں سب سے برتر، صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں تک کہ ہم آخری شعر پر پہنچتے ہیں جو درجِ ذیل ہے:

ہونٹ اُن کے، فرمان خدا کا: اِن ھوا الا وحی یوحٰ
یعنی، حق، حق کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

## (ب) نعتِ حروفِ مقطعات

اس نعت کا امتیازی وصف یہ ہے کہ اس میں حروفِ مقطعات استعمال کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں یہ ابجد کے چودہ حروف ہیں جن سے قرآن کی بعض سورتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ مثال کے طور سے سورہ البقرہ حروف الم (ا، ل، م) سے شروع ہوتی ہے۔ قرانِ مجید میں مذکور "حروفِ مقطعات" کی تعداد چودہ ہے جن کی تفصیل یوں ہے:

ا، ح، ر، س، ص، ت، ع، ق، ک، ل، م، ن، ہ اور ی۔ سیّد صاحب نے اس نعت میں حروفِ مقطعات اسی ترتیب سے باندھے ہیں جس ترتیب سے یہ قرآن کریم میں وارد ہوئے ہیں۔ لہٰذا پہلا مصرع اسم "اللہ" الف سے شروع ہوتا ہے جس کا پہلا حرف "ا" ہے۔ دوسرا مصرع لفظ "لطف" سے شروع ہوتا ہے جس کا ابتدائی حرف "ل" ہے اور تیسرا مصرع "مُہرِ نبوت" (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانۂ مبارک کے پیچھے موجود مُہر) سے شروع ہوتا ہے۔ مُہر کا پہلا حرف "م" ہے۔ ہم اسی ترتیب سے حروفِ مقطعات میں سے آخری حرف تک پہنچتے ہیں جس ترتیب سے یہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ قرآنی ترتیب کے اعتبار سے حروفِ مقطعات کا آخری حرف "ن" ہے اس لیے آخری مصرع ترکیب "نورِ ہدایت" سے شروع ہوتا ہے۔

سیّد صاحب نے اس نظم میں چند دیگر انبیاء علیہم السلام کا بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام۔

## ج۔ اللہ کے دل دار محمد صلی اللہ علیٰ محمد

اس نعت کا فطری طور سے دل خوش کن پہلو یہ ہے کہ یہ "قصیدۂ محمدیہ" ہے جس میں اسم "محمدؐ" ہر شعر میں آتا ہے۔

اس نعت کا ایک اور منفرد وصف یہ ہے کہ سیّد صاحب نے اسے "غیر منقوط" الفاظ میں تخلیق کیا ہے یعنی انھوں نے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن پر کوئی نقطہ نہیں ہے۔

## ۶۔تضامین اور مشاہیر کی زمینوں میں نعتیں

اس حصے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ کی نَو نظموں پر تضمینیں شامل ہیں جن میں سے سب سے معروف ومقبول ''قصیدۂ نور'' ہے۔ چناں چہ میں اسی کے بارے میں قدرے تفصیل سے لکھوں گا۔

یہ قصیدہ سیّد صاحب کی نظموں میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔اس کے چوبیس اشعار میں ان کی نعتوں کے اہم ترین خیالات سموئے ہوئے ہیں۔اس کا مطلع درجِ ذیل ہے:

نرم و شیریں ہے بہت دیکھو تو لہجہ نور کا
حُسنِ اخلاقِ محمدؐ ہے کہ دریا نور کا

اس کا آخری شعر یہ ہے:

وادیٔ جاں میں مہِ بطحاؐ کی بکھری چاندنی
یا الٰہی! ہم بھی پائیں ایسا صدقہ نور کا

اس قصیدے کی ردیف ہے''نور کا'' اور تمام چوبیس اشعار کے قوافی اسی نور کو بیان کرتے ہیں۔لہٰذا یہ ایک تحیر انگیز تجسیم ہے۔الحمدللہ!

اس نعت کے ایک شعر میں قرآن پاک کی عظمت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے؛ چار اشعار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش کے بارے میں ہیں؛ ایک شعر کوہِ حرا پر وحیِ قرآن کے نزول کے واقعہ سے متعلق ہے؛ ایک شعر اسریٰ اور معراج کے ( آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آسمان پر تشریف لے جانے کے ) بارے میں ہے؛ تین اشعار اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہیں جب کہ ایک شعر میں مدینہ المنورہ، بغداد، اجمیر اور لاہور بھی سموئے ہوئے ملتے ہیں۔جس سے اولیاء اللہ کے ساتھ جنابِ شاعر کی وابستگی کا اظہار ہوتا ہے؛ دو اشعار میں انھوں نے امام احمد رضا خان قدس سرہ کے 'قصیدۂ نور' اور ان کے دیوان معنون بہ 'حدائقِ

بخشش' کا ذکر کر کے ان سے عقیدت و مؤدت کا اظہار کیا ہے؛ ایک شعر میں خاص طور سے نصیحت کا لہجہ اپنایا گیا ہے؛ ایک امید سے مملو ہے اور آخری دو اشعار دعا پر مبنی ہیں۔

اس طرح انھوں نے ''گلِ توصیف'' کے تمام تر بنیادی موضوعات و خیالات اس ایک نعت میں اختصار سے پیش کر دیے ہیں۔ الحمدللہ!

با ایں ہمہ، محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نعت کہنے والے سارے شعرا کی طرح انھوں نے ایک اور نعت کے مقطع میں اپنے عجز کا اعتراف کیا ہے:

حامد یزدانی، یہ جرأت! کرنے چلے ہو اُن کی مدحت
جن کا ثنا خواں ربِ دوعالم، صلی اللہ علیہ وسلم

## ۳۔ برگِ نعمت (نعمت کی پنکھڑی)

تیسرا حصہ پہلے بیان کردہ نعتوں کی انداز سے ہٹ کر متنوع اصناف شعر کی حامل نعتوں پر مشتمل ہے جیسا کہ نعتیہ تضمین، ہائیکو، سانیٹ، ترائیلے، قطعات، رباعیات اور فردیات۔ اس سے بحیثیت شاعر ان کے ذوق میں تنوع پسندی کا پتہ چلتا ہے۔ میں فردیات میں سے صرف ایک شعر پیش کروں گا کیوں کہ یہ بڑا عمیق شعر ہے۔ شاید اسی باعث صرف یہی ایک شعر اس کتاب کے آغاز میں صفحۂ اوّل پر لکھا گیا ہے۔

عشق بن جائے ورق، روح قلم ہو جائے
شاید اس طرح تِری نعت رقم ہو جائے!

سبحان اللہ!

## ۴۔ برگِ سیادت (عزت و توقیر کی پنکھڑی)

یہ حصہ پہلے سے موجود قصائد اور نعتوں کی تضامین یا ممتاز شعرا کے مقبول اشعار پر تضامین پر مشتمل ہے۔

پہلے ہم مقبول اشعار کی تضمینوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ان میں درجِ ذیل شامل ہیں:

**(الف) حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت ''بلغ العلی بکمالہ''**

سیّد صاحب نے بارہ بندوں کی نعتیہ تضمین میں ہر بند میں چار ہم قافیہ مصرعے لگا کر اس شعر کی تضمین کی ہے۔ہم اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور صفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عشق کرتے ہیں اس لیے تضمین کے پہلے دو بندوں میں ان میں سے چند ایک پا کر فطری طور سے خوشی محسوس کرتے ہیں۔مثلاً: مرتضیٰ و مصطفیٰ، محمد و احمدِ مجتبیٰ، حبیبِ حق، رؤف و رحیم، اُمّی و علیم، خلیل و کریم، عزیز و عظیم۔

**(ب) صل علیٰ نبینا، صل علیٰ محمد**

اس تضمین کے نو بند ہیں۔ہر بند میں چار ہم مصرع قافیے باندھے گئے ہیں۔

اب ہم قصائد اور نعتوں کی تضمینوں کی طرف آتے ہیں جن میں اشعار سے قطعات تک اس طرح باندھے گئے ہیں کہ ہر شعر کی ابتدا میں تین مصرعے استعمال کیے گئے ہیں۔

ملاحظہ کیجیے:

**۱۔ قصیدۂ بردہ کی تضمین**

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے عالم گیر مقبولیت کے حامل قصیدۂ بردہ کی پہلی فصل اور پانچ چنیدہ اشعار کی تضمین ہے۔اس کا افتتاحی بند ملاحظہ کیجیے:

اللہ ہے رزّاق و منعِم دائماً ابداً
پیارے محمد ہیں قاسم دائماً ابداً
ہو بارشِ نور رِم جھم دائماً ابداً
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دیگر تضامین میں سیّد حامد یزدانی کے والد حضرت یزدانی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی تین نعتوں کی تضمین اور تین دیگر شعرا کی ایک ایک نعت کی تضمین، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ کی تین نعتیں شامل ہیں۔ان کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی تین نعتوں میں سے ان کی ’حروفیہ نعت‘ ”تم پہ کروڑوں درود“ جو ساٹھ اشعار پر مشتمل طویل ترین نعت ہے اس کی بھی مکمل تضمین کی گئی ہے۔

سیّد صاحب نے اعلیٰ حضرت کے عالم گیر مقبولیت کے حامل ’’صلوۃ وسلام‘‘ کی تضمین کی ہے۔ یہ ایک سو اکہتر اشعار پر مشتمل دنیا بھر کی زبانوں میں کہے گئے سارے سلاموں میں سب سے طویل سلام ہے۔اور یہ دنیا بھر کے اردو بولنے والے مسلمانوں میں مقبول ہے۔

اس کا افتتاحی مصرع یہ ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ تضمین دینی شاعری میں سیّد صاحب کا عظیم ترین کارنامہ قرار دی جاسکتی ہے۔اس کا عنوان ’’بہارِ قبول‘‘ بڑا برجستہ وموزوں ہے۔اس تضمین کے نمایاں اوصاف یہ ہیں کہ سیّد صاحب نے جو مصرعے استعمال کیے ہیں ان میں انھوں نے اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ سلم اور کئی اولیاء اللہ کے نام شامل کیے ہیں۔ میں پہلے ہی اس پر مضمون لکھ چکا ہوں جس کا حوالہ اس تحریر کے آخر میں درج ہے۔اس سلام کی تضمین پر ’’گلِ توصیف‘‘ کا چوتھا حصہ تمام ہوتا ہے۔

## ۵۔ برگِ عقیدت (عمیق عقیدت کی پنکھڑی)

اس پانچویں حصے میں درجِ ذیل ہستیوں کے مناقب ہیں:

(الف) سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

ان مناقب کا ایک منفرد وصف یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں ایک شعر ایسا ہے جس میں سارے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ سبحان اللہ!

(ب) اہلِ بیت یہ ہیں: سیدنا امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے جانشیں امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ۔

(ج) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدۂ ماجدہ اور دو امہاتِ مومنین۔ ان کے مبارک نام یہ ہیں: سیدتنا آمنہ علیہا السلام، سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

(د) چند اولیاء اللہ جن کے نام یہ ہیں: غوث الاعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت خواجہ غریب نواز، سیدنا معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیا، حضرت خواجہ محمد بہاء الدین شاہِ نقش بند، امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی، امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، امام عبد اللہ بن علوی الحداد، الشیخ الحبیب احمد مشہور بن طہ الحداد اور پیرِ ارچی حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن خراسانی۔ (اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں ان سے فیض یاب ہونے کی توفیق دے، آمین۔)

ہر منقبت ان تاب ناک ہستیوں کی گویا شاعرانہ سوانح عمری ہے جس میں ان کی نمایاں تاریخی کرامات، کارہائے خیر اور کارنامے نیز ان کے نجیب خطابات، جو انھوں نے یا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنی نسبت یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے نسبت یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اپنی محبت کے باعث حاصل کیے جس نے انھیں عظیم مسلمان بنا دیا ہے، اختصار سے بیان کیے گئے ہیں۔ سبحان اللہ!

یہاں ''گلِ توصیف'' کے ہر حصے کی ستائش تمام ہوتی ہے۔ الحمد للہ! اب ہم بعض اختتامی حصوں کی طرف آتے ہیں۔

## سیّد حامد یزدانی صاحب کے علم کی بنیاد تصوف ہے

سیّد صاحب نے دینی شاعری کا فن اپنے والدِ گرامی سیّد یزدانی جالندھریؒ سے سیکھا، جنھوں نے توصیفِ خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تصنیف کی تھی۔ اسلامیات گورنمنٹ کالج لاہور میں بی اے تک سیّد صاحب کا پسندیدہ مضمون ضرور رہا مگر انھوں نے دینی تعلیم کسی روایتی دینی ادارہ یعنی دارالعلوم سے حاصل نہیں کی بلکہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمت سے اپنے آزادانہ مطالعے اور تحقیق کے ذریعے شاعر، ادیب اور عالم بنے ہیں۔ ایک سیلف میڈ سکالر! الحمدللہ!

الحمدللہ، سیّد صاحب کئی زبانیں جانتے ہیں۔ وہ عربی، اردو، فارسی، پنجابی، انگلش اور جرمن جانتے ہیں۔

انھوں نے تصوف (روحانی اعلیٰ کارکردگی کے ذریعے جسم، قلب اور روح کی نظافت و پاکیزگی) کی تعلیم و تربیت اپنے شیخ میاں محمد حنفی سیفی مجددی ماتریدی نقش بندی (دامۃ برکاۃ) سے نسبت و تعلق سے حاصل کی جو بلاشبہ ایک شیخ کامل ہیں جن کے مرشد پیرِ ارچیؒ ہیں۔ ان کی شان میں ایک منقبت اس مجموعہ کا حصہ ہے۔ سید صاحب کے والد اور مرشد نے ان کے دل میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ نفعنا اللہ بہم کی محبت پیدا کی۔ الحمدللہ!

## گُلِ توصیف کی پڑھائی

ایک قابلِ ذکر امر یہ بھی کہ **"گلِ توصیف"** میں شامل دینی شاعری اس مجموعہ کی اشاعت سے قبل ہی ہماری محافل میں پڑھی جانے لگی تھی۔ الحمدللہ!

مثال کے طور پر:

ا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا مکمل "سلام" ٹورنٹو کی دو خصوصی مذہبی محافل میں محبوب پیغمبر صلی

اللہ علیہ وآلہ واصحابہ سلم کے احترام میں کھڑے ہوکر پڑھا گیا۔ اس میں قریب دو گھنٹے لگے۔ اس سلام کی سیّد صاحب کی تضمین بھی ٹورنٹو میں دو مواقع پر اور نیروبی، کینیا میں دو مواقع پر پڑھی گئی۔ اس میں قریب تین گھنٹے لگے۔ نیروبی کے محبین نے اسے ہر سال کم از کم ایک مرتبہ پڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

۲۔ کینیا سے کم از کم دو بھائیوں اور ٹورنٹو سے تین بھائیوں نے مدینہ منورہ میں پاک پیغمبرؐ کے روضۂ مبارک پر مکمل تضمین پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔

۳۔ ہم نے اس تضمین کے چنیدہ بند ٹورنٹو اور امریکا کی دینی محافل میں پڑھے۔

۴۔ ہم سیّد صاحب کی کہی قریب ہر حمد، تضمین اور منقبت یہاں پڑھ بھی چکے ہیں اور موقع کی مناسبت سے یہ سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ہم ان کی چھیانوے نعتوں میں سے صرف ایک درجن کے قریب نعتیں ہی پڑھ سکے ہیں کیوں کہ یہ پاکستان میں کہی گئی تھیں۔

۵۔ ہم نے ان کے تقدیسی کلام کی پزیرائی اور اسے پڑھنے سننے کی غرض سے ٹورنٹو میں چار خصوصی محافل کا انعقاد کیا۔

۶۔ کینیا کے محبین ان کے کہے امام عبداللہ بن علوی الحداد نفعنا اللہ بہ اور حضرت احمد مشہور بن طٰہٰ الحداد نفعنا اللہ بہ کے مناقب اس قدر پسند کرتے ہیں کہ انھیں سالانہ عرسوں میں باقاعدگی سے پڑھا جاتا ہے۔ ان محبین کو اس امر نے بڑا متاثر کیا ہے کہ ایک پاکستانی شاعر نے، جو اَب کینیڈا کے شہری ہیں اور دور افتادہ ٹورنٹو میں رہتے اور نقش بندی سلسلہ سے منسلک ہیں، ان مشائخ کی شان میں منقبتیں کہی ہیں جن کا تعلق حضر موت (یمن) سے ہے۔ سبحان اللہ!

۷۔ ٹورنٹو میں ’گلِ توصیف‘ میں شامل کلام درجِ ذیل پروگراموں میں پیش کیا گیا:

(الف) حج، عمرہ اور زیارت۔

(ب) حفظِ قرآن کی محفل میں جس میں حفاظ اور زیرِ تعلیم حفاظ قرآن کی تلاوت پیش

کرتے ہیں۔

(ج) میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محافل۔

(د) ماہِ رمضان کو خوش آمدید کہنے کے موقع پر ذاکرین کے ذکر میں۔

(ہ) عید کی تقاریب میں۔

(و) خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور کئی عظیم اولیاء اللہ، صوفیا کے ایامِ ولادت اور وصال کی مناسبت سے منعقدہ تقاریب میں جن کا مقصد اشاعتِ اسلام اور خیر کے فروغ کے لیے ان بزرگوں کی کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کرنا تھا۔

(ز) یومِ عاشورہ پر سیّدالشہداامام حسین ابن علی رضی اللہ عنہ اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کی یاد منانے کے موقع پر۔

الحمدللہ! تصوف کی روایت میں منعقد کی جانے والی دینی محافل میں ''گلِ توصیف'' ایک بڑی مفید کتاب کا مقام حاصل کر چکی ہے۔

جزاک اللہ خیر، سیّد صاحب مبارک! بہت مبارک ہو!

سیّد حامد یزدانی صاحب کی اب تک کی بیشتر اسلامی شاعری پر مشتمل اس شعری مجموعہ ''گل توصیف'' کی اشاعت کا اہتمام نعت ریسرچ سینٹر، کراچی کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ قبل ازیں وہ اعلیٰ حضرتؒ کے سلام کی تضمین بعنوان" بہارِ قبول" شائع کرنے کا عظیم کام بھی انجام دے چکا ہے۔ الحمدللہ!

## دُعا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سیّد صاحب کو عمدہ صحت کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے تا کہ وہ مختلف حیثیتوں سے مسلمانوں کی خدمت جاری رکھیں، آمین۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی اور ان کے اہلِ خانہ کی ساری نیک خواہشات پوری کرے، آمین۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بے کراں

خزانوں سے انھیں اوران کی شریکِ حیات ہماری طاہرہ بہن کو، جوساری زندگی استقامت سے ان کے شانہ بشانہ کھڑی رہی ہیں، دنیا وآخرت میں خصوصی انعامات سے نوازے، آمین۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کی مغفرت فرمائے، آمین۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے والد سیّدعبدالرشید یزدانی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اوران کی والدہ سیدہ رشیدہ بی بی رحمۃ اللہ علیہ کو جنت میں ارفع مقام عطافرمائے، آمین۔

**صلوٰۃ وسلام**

ہم روایت کی پاس داری کرتے ہوئے اس تحریر کوبھی امام احمد رضا خانؒ کے اردو سلام کی تضمین کے پہلے بند اور امام البرزنجیؒ کے عربی سلام کے اوّلین بند کے ساتھ ختم کرتے ہیں:

شانِ ختمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
رب کے احسانِ نعمت پہ لاکھوں سلام
پیارے آقاؐ کی عظمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆

یا نبی سلام علیكَ
یا رسول سلام علیكَ
یا حبیب سلام علیكَ
صلواۃ اللہ علیكَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہ

الفاتحہ

## مآخذ وحوالہ جات

۱۔ کنز الایمان۔ترجمہ قرآن از اعلیٰ حضرت امام احمد خانؒ مع تفسیر از حضرت مفتی احمد یار خان نعیمیؒ۔ مطبوعہ: نعیمی کتب خانہ، کراچی۔سال ۱۹۷۸ء

۲۔ توصیفِ خیر البشر۔نعتیہ مجموعہ از سیّد یزدانی جالندھری۔مطبوعہ: سید پبلشرز، لاہور۔سال ۱۹۹۲ء

۳۔ اطاعت۔نعتیہ مجموعہ از سیّد حامد یزدانی۔مطبوعہ: سید پبلشرز، لاہور۔سال ۲۰۱۰ء

۴۔ بہارِ قبول (تضمین بر سلامِ رضاؒ)۔مطبوعہ: نعت ریسرچ سنٹر، کراچی۔سال ۲۰۲۴ء

۶۔ سیّد حامد یزدانی کی منتخب اسلامی دینی شاعری۔مطبوعہ: مدرسہ ہدایہ ویب سائٹ:

madrasahidaya.net/MuslimReligiousPoetry.html

صدیق عثمان نور محمد

ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ بمطابق جون ۲۰۲۵ء

ٹورانٹو، کینیڈا

# گلبرگِ مِدحت

شاعر جب رُومانی دُنیا سے رُوحانی اور ایمانی فضاؤں میں داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی حمد بیان کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو اپنی شاعری کا جزوِ اعظم کا بنا کر نذرِ قارئین کرتا ہے۔ یہ بات تخلیقی ادب کا حصہ ہے کہ شاعر اپنے خیالی محبوب کی پیکر تراشی سے ہٹ کر گاہ گاہ معبودِ حقیقی اور محبوبِ حقیقی کی صفت و ثنا کی متاعِ بے بہا کو بھی جزوِ سخن بنائے اور قلم قرطاس کو موضوعات، اسلوب و اسلوبیات اور فکر و فن کے رنگ و نور سے آراستہ کرے، جن اُردو شعرا نے اپنی شاعری کو جمالِ جہاں افروز کی صورت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اُن میں حامد یزدانی کا نام بھی شامل ہے۔ موصوف بہت سے دیگر نعت نگاروں کے مانند بیابانِ غزل کی طویل مسافت طے کرنے کے بعد وادیِ گُل میں داخل ہوئے ہیں۔ اپنی عقیدت کو جن برگ ہائے گل سے مزین کیا۔ وہ بجائے خود ان کی طبعِ نوطراز کی ترجمان ہے:

- برگِ مدحت: (حمدیں، دُعائیہ، الحمدللہ (طوافِ کعبہ کی یادگار)، اسما اللہ الحسنیٰ، قرآن عظیم الشان، خوش آمدید رمضان)
- برگِ اطاعت: نعتیں
- برگِ نعمت: (نعتیہ نظمیں، ہائیکو، سانیٹ، ترائیلے، قطعات، فردیات، رُباعیات)
- برگِ سیادت: (تضامین)
- برگِ عقیدت: (مناقب)

یعنی حُسنِ اہتمام ہے جو اس فہرست کی سطر سطر سے عیاں ہے۔ بحیثیت مسلمان اپنی عقیدتوں کا مرکز وہی ذاتِ والا صفات ہے جو خالقِ کائنات ہے۔ تمام نوعیت کی تعریفیں اسی کو زیبا ہیں۔ حامد یزدانی نے جو حمدیں لکھی ہیں وہ کاغذ کی پیشانی پر لکھی ہیں اور ان حمدوں کے الفاظ و نقاط بحضورِ حق تعالیٰ سجدہ ریز محسوس ہوتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ لایزال و

لازوال ذات ہے، جامع و مغنی ہے، قادر وظاہر ہے، رحیم و باسط و جبار ہے، خافض و مصور و غفار ہے، رازق و خالق ہے اور شش جہات اسی ذات کی جلوہ آرائی ہے۔ مہر و ماہ میں اسی کے نور کا ظہور ہے، تاروں میں چمک اور پھولوں میں مہک اسی کی عطا ہے، وہی زمین و آسماں، بحر و بر، کہسار، وادیوں اور گلستانوں کا بلاشرکت غیرے مالک ہے۔ یہ سب کچھ اس نے اپنی رضا اور منشا کے مطابق بنایا اور انھیں اپنی مرضی کی صورتیں عطا کی ہیں۔ حامد یزدانی نے اپنی حمدوں کی تسبیح میں اسما الٰہی کا دانہ دانہ پرویا ہے۔ شاعر نے آیات قرآنِ حکیم کو بھی ان حمدوں کا حصہ بنایا ہے اور بحضور حق تعالیٰ دُعا کے لیے لفظوں کو کشکول کی صورت دی ہے۔

حامد کی حمدوں میں نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِشارے بھی موجود ہیں۔ وہ اس اَمر واقعی پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اپنا محبوب عطا کیا یعنی کائنات پر احسان کیا بعض شعروں میں مکالماتی انداز بھی موجود ہے اور یہ ایسا شعری قرینہ ہے جس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

میں نے کہا: ''آزار ہے، دِل میں خطا کا بار ہے''

تُو نے کہا : ''لَا تَقْنَطُوْ، اللہ جلَّ شانہٗ''

گوناگوں مسائل سے دوچار اُمتِ مسلمہ کی فلاح و اِصلاح لیے اِلتجائیہ بھی ان حمدوں کے موضوعات کی وسعت پر دال ہے۔ جھکے ہوئے سر کے ساتھ بھی شاعر اپنے گرد و پیش سے باخبر ہے اور اپنے خالقِ حقیقی کی بارگاہ میں وہ ذات کے ساتھ اِجتماعی احوال میں صورت اِلتجا پیش کر رہا ہے اور بہ دل و جاں اللہ کی حقانیت اور شانِ ربوبیت کو مانتا ہے، ہئیتی تنوّع اور زبان و بیاں کی دلآویزی سے حامد یزدانی کی فنِ شاعری پر گرفت کا علم ہوتا ہے۔ ثنائے الٰہی کا حاصل بس یہی ہے:

کوئی نظیر نہیں تیری، نہیں تیری کوئی مثال، یا ربِ ذوالجلال
ہر اِک شے سے جھلکے تیری خلاّقی کا کمال یا ربِ ذوالجلال
ساری عظمتیں تیری مولا! سب شانیں تیری، سب دُنیائیں تیری
تیرے ہیں سب روز و شب، تیرے ہیں ماہ و سال، یا ربِ ذوالجلال

حامد یزدانی نے اللہ کریم کے ذاتی اور صفاتی ناموں کو جس دلپذیر انداز میں اپنی ایک نظم ''اسماء اللہ الحسنیٰ'' کا حصہ بنایا ہے، وہ قابلِ داد ہے۔ صحیفہ آخریں قرآن پاک اور اس نسبت سے نزولِ قرآن کے مہینہ رمضان کے تقدس کو بھی اس حمدیہ حصے میں شامل کیا ہے۔

حامد یزدانی کی درودی غلاف میں لپٹی ہوئی نعتیں چار دانگ عالم کو معطر کرتی ہیں۔

کون و مکاں میں کوئی نہیں ہے حضورؐ سا
دونوں جہاں میں کوئی نہیں ہے حضورؐ سا
نبیوں کا کارواں کہ ہے اپنی مثال آپ
اِس کارواں میں کوئی نہیں ہے حضورؐ سا

---

رحمتِ حق، سرکارِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم
اُن کے چرچے عالم عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سب کے لبوں پر آپ کی باتیں، موسمِ گُل ہو یا برساتیں
ہر موسم ہے آپ کا موسم صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کے موضوعات بے حدو بے حساب ہیں۔ حامد یزدانی کے زیرِ نظر مجموعے میں جن موضوعات کو پیشِ نظر رکھا ہے بالفاظِ دیگر جن موضوعات پر ان کی زیادہ توجہ مرکوز رہی ہے۔ ان میں سے بیشتر، نعت کے مستقل بیانیے کا درجہ رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

آمدِ مصطفیٰؐ، حضورؐ کا بے مثال و بے نظیر ہونا، اسمِ محمدؐ کی معنویت، خُلقِ محمدؐ، اہلِ بیت، پنجتن پاک، اصحابِ مصطفیٰؐ، حرا کے رتجگے، شاہِ اُمم ہونے کا اعزاز، رحمتِ مصطفیٰؐ، شافعِ محشر ہونا معجزاتِ مصطفی، مدینہ منورہ حاضری کی تمنّا، سلام، سخاوت، خاتم الانبیا ہونے کا شرف، غزوات کا بیان، مساوات اور اخوت کا درس، دُشمنوں کے حق میں دُعا اور استغاثہ واستعانت۔

حامد یزدانی نے ''اسماء الحسنیٰ'' اور اسماء النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حمد و نعت میں

بالاہتمام شامل کر کے فیوض و برکات سے دامن بھرنے کی سعیِ خیر کی ہے۔ یہ باتیں عشق و محبت کی باتیں ہیں۔ صوفیہ جب ''العشق ھُوَ الذّات'' کہتے ہیں تو اس سے عشق کی وہ صورت مراد ہے جن کی اللہ کی ذات سے قوی نسبت ہے۔ حقیقتِ محمد یہ اسی عشق کا پرتو اور عکسِ نور ہے اور ان سے عشق بہت بلند اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ حامد یزدانی نے اپنے اس مجموعے میں کہیں بھی حمد اور محمد میں ''م'' کے فرق کو جزوِ کلام نہیں بنایا اور یہ بہت مثبت فکر کا حامل زاویہ ہے۔ دکنی شاعر شاہ علی جیوگام دھنی کا یہ شعر اسی مثبت فکر کی ترجمانی کرتا ہے:

خدا خدا اور بندہ بندہ    بندہ خدا نہ کیہا جاوے

نعت کا کلیدی ماخذ قرآن مجید ہے، جس کی بہت سی سورتوں میں حضور علیہ السلام کی عظمت وشان کا بیان موجود ہے۔ اربابِ فکر و دانش صدیوں سے اپنی نگارشات کو نورِ قرآن سے مستنیر کر رہے ہیں۔ حامد نے بھی محامد ختم المرسلین بیان کرنے کے لیے قرآن حکیم سے اِکتساب کیا ہے۔

رمز حرفوں کی، کنائے آیتوں کے
سِرِّ کُن کے رازداں تیرے لیے ہیں

صنعتِ اقتباس کی رو سے کلامِ حامد کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں اُمّ الکتاب قرآن حکیم کی سورتوں، آیات یا ان کے اجزا مثال کے طور پر سورہ فرقان، سورہ رحمن، سورہ الم نشرح، سورہ الکوثر سمیت دیگر آیات سے کسبِ نور کرتے ہوئے اُنھیں اشارۃً جزوِ اشعار بنا کر اپنے کلام کو اعتبار اور وقار بخشا ہے۔ ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ''، ''کُنْ فَیَکُوْن''، ''اِنْ ھُوَا اِلَّا وَحْیٌ یُوْحٰی''، ''الم نشرح''، ''اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر''......بعینہٖ احادیث سے اِستفادہ کیا گیا ہے اور متعدد اشعار میں اُسوۂ حسنہ کا بیان ملتا ہے۔

حامد یزدانی نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی حقیقی اطاعت پر یقین رکھتے ہیں اور یہ اَمر اِس مجموعے کی ایک ایک سطر سے مترشح ہے۔ آپ ہی کی ذات والا صفات اللہ عزوجل اور بندے کے درمیان حقیقی واسطہ ہے، آپ سیّد البشر اور امام المرسلیں، خاتم النبین ہیں۔ یہ

اشعار ملاحظہ ہوں:

خدا کی معرفت پنہاں ہے عرفانِ نبی میں
نبی سے ہٹ کے ہو فہمِ خدا، ممکن نہیں ہے
ہو جس کی رہنما و راہبر اُن کی شریعت
بھٹک جائے وہ رہ سے قافلہ، ممکن نہیں ہے

مدح مصطفی کی توفیق ارزاں ہو جائے تو مادح اسے عطاؤں کا معاملہ قرار دیتا اور عجز و انکسار کا اظہار کرتا ہے۔ حامد یزدانی کہتے ہیں:

حامد کو کہاں نعتِ پیمبر کا سلیقہ
ان کا کرم خاص ہے، یہ اُن کی عطا ہے

دیگر اشعار کے ساتھ نبی کی نعت والی ردیف کی حامِل نعت بھی اس تسلسل میں یک گونہ اہمیت رکھتی ہے۔ عجز و اِنکسار کے بار بار اظہار کے بعد تمنّا کا یہ حوالہ ملاحظہ ہو:

تیری توصیف سے ہٹ کر، تری مدحت کے سوا
دِل میں کچھ اور نہ ہو تیری محبت کے سوا

حامد، ثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توشۂ آخرت سمجھتے ہیں:

پوچھا خدا نے لائے ہو دُنیا سے ساتھ کیا
حامد ادب سے جھک کے یہ بولا ''نبی کی نعت''

اس وثیقۂ بخشش کو وہ اپنی اولاد کو بھی سرفراز کرنے کے آرزومند ہیں:

میرے بچے بھی سدا تیری غلامی میں رہیں
کوئی اعزاز نہیں ایک اسی نسبت کے سوا

---

بچے بھی مرے آپ کے در کے ہی گدا ہوں
ہوں آپ ہی اُن کے لیے معیار نبی جی

طویل اور مختصر بحروں میں حامد یزدانی کا جذبہ عقیدت اور وفورِ ایقاں برابر جلوہ آرا ہے۔تضامین کے ساتھ کئی نعتوں میں مکالماتی انداز بہت متاثر کرتا ہے۔حروفِ مقطعات کو اساس بنا کر صنعتِ توشیح میں کہی نعت کے ساتھ غیر منقوط کلام بھی قاری کی توجہ اپنی جانب کھینچتا ہے۔قصیدہ بُردہ شریف، کلامِ شیخ سعدی، حفیظ تائب، احمد ندیم قاسمی، علیم ناصری، یزدانی جالندھری سمیت، امام احمد رضا خاں کی درجن بھر نعتوں کی تضمینیں حامد یزدانی کے قادرالکلام شاعر ہونے کی مظہر ہیں۔غزلوں کے ساتھ رُباعیات، قطعات، ہائیکو، سانیٹ، ترائیلے اور آزاد نظم ایسی اصناف اور ہئیتوں پر مشتمل ''گلِ توصیف'' نام کا یہ دل پذیر مجموعہ نعت معاصر مدحیہ شاعری میں فکرِ تازہ اور ندرت کاری کا عمدہ نمونہ ثابت ہوگا۔موضوعاتی پھیلاؤ، فکری استحکام اور فنی پختگی تینوں قابلِ ذکر جہتوں نے اسے بجا طور پر باثروت مجموعہ بنا دیا ہے۔''گلِ توصیف'' کے پانچ برگ ہیں اور ہر ''برگ''، ''رارنگ و بوئے دیگر است'' کا معاملہ ہے۔تاہم انھوں نے باہم دِگر مِل کر اسے ایک سہانے اور چمکیلے گلبرگ کی شکل دے دی ہے۔

حامد یزدانی نے نعت کو محض عقیدے اور عقیدت کی ترسیل کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ ''نعتیت'' کے محاسن و محامد بھی ان کے پیشِ نظر رہے ہیں۔شعر کہتے ہوئے ''شعریت'' ہی کا خیال نہیں رکھا بلکہ ''شہریت'' پر بھی اصرار کیا ہے۔شاعر پیدا فیصل آباد میں ہُوا، ایامِ جوانی لاہور میں گزارے، بسلسلہ حصولِ تعلیم و روزگار جرمنی میں قیام کے بعد کینیڈا میں مقیم ہے مگر یہ اس کے جسمانی طور پر قیام کے شہر اور ملک ہیں۔ظاہر ہے یہ سفر کامیابیوں کا سفر ہے۔جسمانی طور پر وہ جہاں تہاں مقیم رہا اور ہے مگر اُس کا طائرِ رُوح کسی رُوحانی مرکز کی تلاش میں مسلسل محوِ پرواز ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ رُوحانی مرکز سرزمینِ اقدس مدینہ منورہ ہی ہے:

رُوح کا ایک ہی مسکن ہے مدینہ تیرا
جسم کا کیا ہے ہملٹن میں ہو، لاہور میں ہو

یہی نہیں شاعر موصوف کو یقین ہے کہ نعت گوئی کی حقیقی داد بھی اسی سرزمین سے آتی

ہے جو اُس کی توجہاتِ ایمانی کا محور ہے:

داد، طیبہ سے آئے ہملٹن تلک
کیسا دِلکش ہے یہ رابطہ نعت کا

نعت، حضور علیہ السلام سے محبت اور اظہارِ مودّت کا منظوم پیرایہ ہے اور محبت کا بنیادی تقاضہ ہے کہ جو عمل آپ نے کیا اس کی بہ دل جاں تعمیل کی جائے اور جسے ترک کر دیا اُسے، بہر کیف، متروک سمجھا جائے۔ اس لیے کہ ایسے بہت سے اعمال ہیں جن کا آپ نے کسی وقت اہتمام فرمایا اور بعدازاں اُمت کی سہولت کی خاطر انھیں اختیار کرنے سے روک دیا۔ اِس سے یہ رائے محکم ہوتی ہے کہ آپ ''آمر'' ہیں اور ''مانع'' بھی۔ سو ہر دو حوالوں سے ''المطاع'' کی اطاعتِ بے ریا لازم ہے۔ حامد یزدانی کی نعتیں اس پُرنور شعور سے معمور ہیں۔ یہ پہلو بھی غزل اور نعت کے محبوب میں خطِ فاصل کھینچتا ہے۔ وہاں محبوب بے وفا ہے اور پیار کے جذبے کو مسترد کرنے کا عادی مگر یہاں محب اور محبوب میں وفا ہی وفا ہے۔ محبت کا جواب محبت بلکہ زیادہ محبت سے ملتا ہے۔ نعت کا محبوب ہر عیب اور ہر نوع کی خامی سے مبرا و مصفا ہے۔ وہ مجمعِ الطاف اور منبعِ فضل و کرم ہے، معدنِ انصاف اور مخزنِ عدل ہے۔ حامد یزدانی نے آپ کی مدح گوئی میں شاعری کی نزاکت، لطافت اور فکر و نظر کی نظافت کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ کئی نعتوں پر منظوم سیرت نگاری کی جہات نمایاں ہیں۔ شاعر موصوف کا ایمان ہے کہ آقا کی ایک یک ادا سب سے جُدا ہے۔ اوّل و آخر، ظاہر و باطن بعد از خدا حضور ہی ہیں جو راہنمائی ہر زماں اور ازل سے میرِ کارواں اور غم گسارِ بے کساں ہیں:

ازل سے میرِ کارواں حضورؐ تھے، حضورؐ ہیں
کہ رہنمائے ہر زماں حضورؐ تھے، حضورؐ ہیں
سکونِ دل، انیسِ جاں حضورؐ تھے، حضورؐ ہیں
کہ غم گسارِ بے کساں، حضورؐ تھے، حضورؐ ہیں

وہ جس پہ آسماں کو رشک اور زمیں کو ناز ہے
وہ خیر، زیرِ آسماں حضورؐ تھے، حضورؐ ہیں

سیانے کہتے ہیں کہ حاسدین کسی شخص کی دولت ہتھیا سکتے ہیں مگر اس کے نصیب کوئی شخص نہیں چھین سکتا۔ یہی بات علم کے حوالے سے کہی جاتی ہے۔ حامد یزدانی کے طائرِ مقدر کا اوج و عروج ملاحظہ ہو کہ ان کے نصیب میں مدحِ مصطفی لکھ دی گئی اور اُن کے علم کو وہ جادۂ مستقیم مِل گیا جس کے حصول کی آرزو شاہانِ وقت بھی کرتے رہے ہیں۔ حامد یزدانی نے خوش سلیقگی سے جگر خوں کر کے مصرع اور شعر موزوں کیے ہیں گویا فروغِ حُسنِ بہاراں کا اِلتزام کیا ہے۔ اس خاکے میں مزید رنگ بھرنے کے لیے وہ حضرت حسان، حضرت امام احمد رضا، حفیظ تائب، احمد ندیم قاسمی اور دیگر مقبولِ انام ناعتین کے لہجے اور آہنگ کی آرزو اور محسن کاکوروی کی تقلید میں اس عزم بالجزم کا اظہار کرتے ہیں:

تری مِدح کا ذائقہ شعر میں ہو
کہوں میں غزل یا کوئی نظم لکھوں

بسلسلہ نعت یہ دُعائیہ رنگ ملاحظہ ہو:

خدایا! کاش پوری یہ دُعا ہو — مرا فن وقفِ نعتِ مصطفیؐ ہو
سفر ہو حرف کا آسان مجھ پر — کرم تیرا جو میرا رہنما ہو

---

تائب سا ہو آہنگ عطا مجھ کو بھی اے کاش
اُتریں دل و جاں میں مرے اشعار نبی جی

کعب و حسان، رضا، اقبال و ظفر، ندیم و تائب سے ہوتا ہوا مدح نویسی کا یہ سلسلہ حامد یزدانی تک پہنچتا ہے وہ اپنے مقدر پر تفاخر کا یوں اظہار کرتے ہیں:

کیسے کرتا رقم زمزمہ نعت کا — میں کہ پاتا نہ تھا حوصلہ نعت کا
شاملِ حال رحمت خدا کی ہوئی — مجھ پہ کُھلتا گیا راستہ نعت کا

راستہ نعت کا میرا ایمان ہے ــــــ میرا ایمان ہے راستہ نعت کا

وہ میرے دل کو شاداں رُوح کو مسرور رکھتے ہیں
کہ مجھ کو اپنی مدحِ پاک پر مامور رکھتے ہیں

گلشنِ حمد و نعت سے پھول چنتے اور انھیں کاغذ کے گلدان میں سجاتے ہوئے شاعر جہاں اپنے نفیس و نظیف ذوق کا اظہار کرتا ہے وہاں وہ حمد و نعت کی فکریات اور موضوعات کو بنانے سنوارنے کی طرف بھی توجہ دیتا ہے۔ حمد و نعت کا فنی رُتبہ اور بھی بلند ہو جاتا ہے جب مدح نگار الفاظ کے انتخاب کے ساتھ ساتھ ترکیب سازی پر بھی توجہ مرکوز کرتا ہے۔ مختلف عناوین کے ذیل میں کلامِ حامد سے یہ عمدہ ترکیبی نظام ملاحظہ ہو:

حمد: عکسِ جمال، تاثیرِ حیرت، ضبط کی مٹھی میں سہا حرف، چٹختے چاند کا خیمہ، وصفِ جلی، مقصدِ ہر اظہار۔

قرآن: جانِ ایمان، پیغامِ غفران، بحرِ عرفان، ذکرِ رحمن، اصحابِ ذی شان۔

نعتیں: گلِ توصیف، گلشنِ عشقِ نبی، گل ذکرِ نبی، موسمِ گل، برگِ ثنا، سزاوارِ ردا، گردِ رہِ مہتابِ حرا، لوحِ آفاق، نجمِ عجزِ ہنر، ساعتِ کمال، چراغِ فلک، حجلۂ خیال، صحنِ ذات، سرِ اوراقِ مصور، خدوخالِ فکر و نظر، چشمِ تاریخ، نورِ عشقِ پیمبر، صاحب لطف و عنایات، گردِ رہِ بطحیٰ، فیضِ یارانِ محمد، ارضِ دل کشا، اخلاقِ مبیں، شہنشاہِ اُمم، عکسِ کفِ پا، چراغِ اسمِ محمد، تصویرِ روضۂ عالی، حرمِ دل، رنگِ ہنر، پیشِ جنابِ سرور و سلطان، محسنِ عظیم، طرزِ دُعا، خزاں رسیدہ حرف و صوت، نذرِ خوابِ زندگی، رشکِ گلستانِ شش جہات، خاتمِ اِتمامِ نعم، رُخِ شیخ کامل، سائرِ ہفت آسماں، عظمتِ عترت، محرمِ کُل اسرار، حرائے دل، شہنشاہِ شہاں، خیراتِ اذن، زائرانِ شوق مثال، رزقِ ہوا، برگِ ستم، نازشِ بزمِ کائنات، شہِ جود و ہست و بود، حرفِ پُرتاثیر۔

مناقب: صاحبِ کوثر و سلسبیل، معدنِ انوار، جمالِ عزت و رافت، شاہِ ذی مقام، سبیل بابِ عقبیٰ، پیامِ امن و احساں، امیرِ شہرِ جہاں، مقتدائے عارفاں، قصرِ غنا، رحمتِ رحماں، تابشِ ایماں۔

زیرِ نظر مجموعہ کے شاعر کا نام بہ صیغہ مدح اسم بامسمّٰی ہے۔ حامد نام کو اللہ جل شانہٗ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خاص نسبت ہے۔ یہ حضور علیہ السلام کا ایک صفاتی نام بھی ہے۔ حامد کا مادہ حمد ہے۔ ممدوحِ کائنات کا اسمِ پاک محمد بھی مصدر تحمید سے مشتق ہے۔ ''اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ'' کے مطابق: لفظ محمد اسی مصدر سے اسمِ مفعول ہے اور اس سے مقصود وہ ذاتِ بابرکات ہے جس کے حقیقی کمالات، ذاتی صفات اور اصلی محامد کو عقیدت و محبت کے ساتھ بکثرت اور بار بار بیان کیا جائے۔'' (جلد نمبر ۱۹، طبع اوّل، ۱۹۸۶ء، ص ۱۴) حمد اور نبی محتشم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توصیف کرنے والا ''حامد'' نہیں ہو گا تو اور کون ہو گا۔ یہ منصب جمیل وسعید حامد یزدانی! آپ کو مبارک ہو۔

ڈاکٹر شبیر احمد قادری

صدر شعبۂ اُردو

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد

جولائی ۲۰۲۵ء

# برگِ مِدحَت

## (حمد وثناء)

جس کی ثنا کی خوشبو پھیلے آیاتِ قرآنی سے
اُس ہستی کی مدحت ہوگی کیا حامدؔ یزدانی سے

## حمدِ ربِّ ذوالجلال

ہے سبھی حمد و ثنا تیرے لیے
مالکِ ارض و سما تیرے لیے

ذرّے ذرّے میں تری تابانیاں
پتّہ پتّہ تیری عظمت کا نشاں

مہر و مہ میں نور، تاروں میں چمک
اِذن سے تیرے ہے پھولوں میں مہک

تیرے ہی تابع زمین و آسماں
بحر و بر، کہسار، وادی، گلستاں

ماورائے عقل ہیں تیری صفات
بے جہت ہے، اور جلوے شش جہات

تو غنیؔ تو بے نیاز و بے مثال
تیری ہستی لا یزال و لازوال

مالک و مولا ہے تُو، رازق ہے تُو
سب جہاں مخلوق ہیں، خالق ہے تُو

تو کہ ہے رحمن و واحد اور حمید
نام ہیں تیرے قوی، باقی، شہید

جامع و مغنی ہے تو، ماجِد ہے تُو
قادر و ظاہر ہے تو، واجِد ہے تُو

تُو رحیم و باسط و جبّار ہے
خافض و مصوّر و غفّار ہے

کھول دے دِل کے دریچے، اے خدا
راستہ اپنی محبت کا دِکھا!

# حمدِ ربِّ ذوالجلال

کوئی نظیر نہیں تیری، نہیں تیری کوئی مثال، یا رَبّ ذوالجلال
ہر اِک شے سے جھلکے تیری خلاّقی کا کمال یا رَبّ ذوالجلال

ساری عظمتیں تیری مولا، سب شانیں تیری، سب دُنیائیں تیری
تیرے ہیں سب روز وشب، تیرے ہیں ماہ وسال یا رَبّ ذوالجلال

تیرا کرم ہے ہم کو عطا اپنا محبوب کیا، احساں کیا خوب کیا
پیارا آخری پیغمبر اور پیاری اُس کی آلؑ یا رَبّ ذوالجلال

قُربت کی معراج عطا کی رحمتِ عالم کو، محبوبِ اعظم کو
فاصلے سمٹے، ٹوٹ کے رہ گیا یہ لمحوں کا جال یا رَبّ ذوالجلال

قرآن کا ہر لفظ انوکھی رکھتا ہے تاثیر، اِک لافانی تنویر
تیرے کلام کی نہیں ہے مالک کوئی کہیں مثال یا رَبّ ذوالجلال

ایّاک نعبدو ایّاک نستعین، اِس دل کو دے تسکین
مالکِ یومِ دیں! تجھ سے اِک بخشش کا ہے سوال یا رَبّ ذوالجلال

کون و مکاں میں تیرے ذکر کا سلسلہ قائم ہے،تُو باقی، دائم ہے
اطمینان کی دولت سے جو دل ہیں مالامال یا رَبّ ذوالجلال

اسمآءُ اللہ کے صدقے اِک چشمِ کرم ہو جائے، فضل بہم ہو جائے
آقا کی اُمّت کی عظمت پھر ہو جائے بحال یا رَبّ ذوالجلال

خوشبوخوشبو پھول حسیں،سورج چاند،ستارے،سب دل کش نظارے
کائنات کا سارا حسن ہے تیرا عکسِ جمال یا رَبّ ذوالجلال

صدیقؓ،عمرؓ،عثمانؓ،علیؓ ہیں کیسے ذی شان، جاں اُن پر ہے قربان
تیری راہ میں وار دیئے سب جاں، اولاد و مال یا رَبّ ذوالجلال

نیک بنادے، راہ دکھادے، دل کو چمکا دے، ہر شب کو اُجالا دے
تجھ پر سب روشن ہے ماضی، مستقبل اور حال یا رَبّ ذوالجلال

حامدؔ نے تھاما ہے اِک شیخِ کامل کا ہاتھ، یہ دو جگ کا ہے ساتھ
اپنے دوست کی خاطر سر سے تُو ہر مشکل ٹال یا رَبّ ذوالجلال

## حمدِ باری تعالیٰ

روشن ہے تجھ سے کُو بہ کُو، اللہ جلَّ شانہٗ
ہے نور تیرا چار سُو، اللہ جلَّ شانہٗ

اے خالقِ کون و مکاں، قدرت کا تیری ہے نشاں
یہ کائناتِ رنگ و بُو، اللہ جلَّ شانہٗ

روزِ ازل سے تا ابد، گونجے سدا، اللہ صمد
ہر سمت ہے: 'اللہ ھُوٗ'، اللہ جلَّ شانہٗ

روح و دل و جاں کے مکیں تو ہے رگِ جاں سے قریں
پھر بھی ہے تیری جستجو، اللہ جلَّ شانہٗ

جاں سُکھ میں ہو دِل چین میں، حاضر ہوں ہم حرمین میں
ہے یہ دعا، یہ آرزو، اللہ جلَّ شانہٗ

قرآن کے اکرام پر، اپنے نبی کے نام پر
جو مانگیے، دیتا ہے تُو، اللہ جلَّ شانہٗ

میں نے کہا: ''آزار ہے، دل میں خطا کا بار ہے''
تُو نے کہا: ''لاتقنطو''، اللہ جلَّ شانہٗ

اصحابؓ و آلِؓ مصطفیٰ، عکسِ جمالِ مصطفیٰ
غوث الوراؒ آئینہ رُو، اللہ جلَّ شانہٗ

دل میں حبیب آباد ہوں اور حضرتِ حدادؒ ہوں
ہے اصفیاؒء کی آرزو، اللہ جلَّ شانہٗ

ہے شیخ کاملؒ کی عطا، سانسوں میں چلتی ہے ثنا
جیسے رگوں میں ہے لہو، اللہ جلَّ شانہٗ

حامدؔ تو رہ کی خاک ہے، محبوب تیرا پاک ہے
میں نام لوں کر کے وضُو، اللہ جلَّ شانہٗ

# دعائیہ

یا الٰہی!
جلوہ گاہِ شام سے شہرِ سحر تک
خیر کے جتنے دریچے ہیں
تِرے ہی نام کی برکت سے کُھلتے ہیں
الٰہی!
مجھ پہ بھی تُو فِکر کا
امکان کا در کھول دے
اظہار کے رنگوں میں کچھ
تاثیرِ حیرت گھول دے

تیرا کرم ہو جائے تو
یہ ضبط کی مُٹھی میں سہما حرف
یک دَم بول دے۔

# دُعا

مرے مولا!

مرے دن بجھتے جاتے ہیں

اِنہیں تو روشنی دے دے

ستارے ریزہ ریزہ آنکھ کی صورت

خلا میں گر رہے ہیں

رات کی دیوار خستہ ہے

مرے سر پر نہ گر جائے

چٹختے چاند کا خیمہ

مری روئیدگی

ماحول کے پرُ ہول سناٹوں میں گم ہونے لگی ہے

میری شاخوں سے طراوت

میری مٹی سے ہر انَم چھن رہا ہے

تو مری تاریک دھڑکن کو

دُعا میں لہلہاتی چاندنی دے دے

دھڑکتی صبح جیسی زندگی دے دے

مجھے اپنی محبت دے
مجھے عشقِ رسولِ ہاشمی دے دے
مرے مولا!
مِرے بجھتے دِنوں کو روشنی دے دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الحمدُ للہ

(طوافِ حرمِ کعبہ کی یادگار)

☆

صحنِ حرم ہے، رشکِ ارم ہے۔ الحمدُ للہ، الحمدُ للہ
ہے فضل رب کا، رب کا کرم ہے الحمدُ للہ، الحمدُ للہ

پیشِ نظر ہیں کیا کیا عطائیں
رحمت کی برسیں ہر سُو گھٹائیں
لب پر دعا ہے آنکھوں میں نم ہے
الحمدُ لِلّٰہ، الحمدُ لِلّٰہ

لب پر صدائے اللہُ اکبر
دل میں مچلتی یادِ پیمبرؐ
ذکرِ الٰہی ہے جو بھی دم ہے
الحمدُ لِلّٰہ، الحمدُ لِلّٰہ

کعبہ کی عظمت، کعبہ کی شانیں
نوری فضا میں گونجیں اذانیں
دن رات جاری طوفِ حرم ہے
الحمدُ لِلّٰہ ، الحمدُ لِلّٰہ

جوشِ دعا سے پگھلے ہیں جذبے
احرام باندھے نکلے ہیں جذبے
لبیک یارب، اب دم بہ دم ہے
الحمدُ لِلّٰہ ، الحمدُ لِلّٰہ

جلوہ نما ہے اللہ کی رحمت
اللہ کی رحمت نے دی سعادت
ہو شُکر جتنا بھی اُتنا کم ہے
الحمدُ لِلّٰہ ، الحمدُ لِلّٰہ

مولا کی عظمت کی ہیں نشانی
اسود مقدس، رکنِ یمانی
جو کچھ یہاں ہے سب محترم ہے
الحمدُ لِلّٰہ ، الحمدُ لِلّٰہ

مروہ، صفا کی رونق جدا ہے
زم زم کی نعمت بھی تو عطا ہے
شکرِ الٰہی! سب یہ بہم ہے
الحمدُ لِلّٰہ ، الحمدُ لِلّٰہ

میری جبیں میں سجدے ہیں جتنے
دیکھے نہیں تھے بے تاب اِتنے
جب سے نظر میں صحنِ حرم ہے
الحمدُ لِلّٰہ ، الحمدُ لِلّٰہ

☆

حرمِ پاک۔مکہ معظّمہ (۲۷۔شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ)

# اسماء اللہ الحسنیٰ

## (منظوم)

سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ
تُو ہے اعلیٰ، سب سے بالا، ہے اونچی تیری شان اللہ
تیرے نام سبھی دلکش ہیں، سب ہیں تیری پہچان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

یا اللہ تُو رحمن، رحیم، مالک ہے سب دنیاؤں کا
قدوس، سلام، اے مومن اب کھل جائے باب عطاؤں کا
تُو ہے مہیمن، تُو ہے عزیز، ہے سب کو تیرا ارمان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

تُو جبّار ہے، متکبّر ہے، تُو خالق ہے، تُو باری ہے
تُو ہے مصوّر تُو غفّار ہے بس حکم تِرا ہی جاری ہے
تُو قہّار ہے، تُو وہاب ہے رزّاق تُو عالی شان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

اے فتاح و علیم و قابض اے باسط خافض رافع شان
تُو ہے معز اور تُو ہی مُذلّ، تو سمیع و بصیر حکم شایان
تُو ہے عدل، لطیف، خبیر تجھی پر تو ہے ایمان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

اے حلیم، عظیم، غفور، شکور، علی و کبیر ہیں تیرے نام
اے حفیظ، مقیت، حسیب، جلیل، کریم، منیر ہیں تیرے نام
تُو رقیب، مجیب تُو ہے واسع ترے نام غموں سے امان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

تُو ہے حکیم، وُدود، مجید، تِرے باعث ہی ہر بستی ہے
تُو شہید تُو حق و وکیل، قوی ہے رحمت تری برستی ہے
اے متین، ولی ہے حمید تُہی تِری شان ہو کیسے بیان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

اے محصی، مبدی معید ہے تُو، تُو محیی اور ممیت بھی ہے
الحی القیوم، اے واجد، ماجد، واحد تُو محیط بھی ہے
تُو ہے صمد، تُو قادر ہے، تیری قدرت سارا جہان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

ہے مقتدر ترا وصفِ جلی، ہے مقدم تیری ذات خُدا
تُو موَخِر، اوّل، آخر ہے، حق بات تِری ہر بات خُدا
تُو ظاہر و باطن و والی ہے تیرے ہیں زمین زمان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

متعالی و برّ، توّاب ہے تُو، تُو منعم ہے ہر نعمت کا
اے منتقم، اے عفو روٴف، ہے چرچا تِری عنایت کا
اے مالکِ مُلک جلال ترے، اکرام تِرے شایان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

مقسط، جامع، تُو غنی، مغنی، تُو معطی، مانع، ضار بھی ہے
اے نافع نور اے ہادی بدیع، تُو مقصدِ ہر اظہار بھی ہے
تنزیل من رب العٰلمین ہے سچا قرآن اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

تُو باقی بھی ہے وارث بھی، تُو رشید بھی ہے تُو صبور بھی ہے
تُو لائقِ حمد و ثنا بھی ہے، تُو مالک و ربِّ غفور بھی ہے
تجھ سے دل میں یہ دھڑکن ہے تجھ سے ہے جان میں جان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

جو الحمدِ للّٰہِ ربِّ العٰلمین لبوں پر ہے
یہ نام اللہ کے اور ذکرِ طٰہٰ، یٰسٓ لبوں پر ہے
کچھ علم وہ ہُنر کا کمال نہیں، بس تیرا فضل احسان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

وہ روح الحق، وہ صفی اللہ، وہ صاحبِ معراج و اسرا
وہ صاحبِ تاج، نجی اللہ، وہ صاحبِ معراج و اسرار
جو فرش پہ ہیں پہچان تِری، سرِ عرش ترے مہمان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

ہے وسیلہ پاک اسماء کا بھی اور شافعِ روزِ جزا کا بھی
ہے واسطہ نور، نبی، مختار، حبیب کے آلِؓ عبا کا بھی
مِرے قلب کو دے تسکیں مولا اور روح کو دے عرفان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

نبیوں کو رہا ارمانِ نبی، جبریلِ امینؑ دربانِ نبی
پورا ہُوا ہر پیمانِ نبی، اصحابؓ تو ہیں خاصانِ نبی
ولیوں کو ملا فیضانِ نبی، ہے نوری یہ فیضان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

اُن کے علم و عمل ہیں مثالی، اللہ اللہ کیا اُن کا مقام
ابو حنیفہؒ، شافعیؒ، مالکؒ اور حنبلؒ، چار عظیم امام
وہ اُمت کا ہیں مان تِری عظمت کے ہیں وہ نشان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

سوہنے پیارے کملی والے سرکارِ دو عالم کے صدقے
اور سرکارِ دو عالم کے نائب، غوثِ اعظمؓ کے صدقے
ہر بگڑی بات بنے مولا، ہر مشکل ہو آسان اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

دل میں ادب ہر دم مُرشِد کا اور تعظیم اُستاد کی بھی ہو
بخشش ہو سب کے ماں باپ کی خیر سدا اولاد بھی ہو
تیرے فضل کے طالب سب ہیں، سب پر رحمت ہر آن اللہ
سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ

❧☙

# قرآن عظیم الشان

## نظم در شانِ کلام اللہ

اللہ کا ہے احسان، قرآن عظیم الشان
دائم عظمت کا نشان، قرآن عظیم الشان

پائندہ پیام اُس کا، پاکیزہ کلام اُس کا
سچائی کی میزان، قرآن عظیم الشان

اُترا ہے محمد پر، جو نور کا ہیں پیکر
جو ہیں جانِ ایمان، قرآن عظیم الشان

توحید و رسالت کا، یہ حُسن عبادت کا
اور خیر کا ہے سامان، قرآن عظیم الشان

جبریلؑ کے ساتھ اُترا، جو قدر کی رات اُترا
ہے پیغامِ غفران، قرآن عظیم الشان

تیس اِس کے جو پارے ہیں سب نور کے دھارے ہیں
یہ ہے بحرِ عرفان، قرآن عظیم الشان

ہے روح کی یہ تسکین، اِس میں نورِ یٰسٓ
اِس میں ذکرِ رحمن، قرآن عظیم الشان

یہ اپنا عقیدہ ہے، قرآن بھی زندہ ہے
زندہ صاحبِ قرآن، قرآن عظیم الشان

اہلِ بیتِؓ آقا، ہیں طاہر و پاکیزہ
رب کرتا ہے اعلان، قرآن عظیم الشان

اللہ جن سے راضی، جو جیت گئے بازی
وہ اصحابِؓ ذی شان، قرآن عظیم الشان

ہیں علم کی تنویریں، کیا خوب ہیں تفسیریں
سب دنیا ہے حیران، قرآن عظیم الشان

یہ فیضِ مدینہ ہے، نوری یہ خزینہ ہے
پڑھیے 'کنز الایمان'، قرآن عظیم الشان

خواجہؒ، داتاؒ، حدّادؒ، سب کے دل میں آباد
غوث الاعظمؓ کی جان، قرآن عظیم الشان

ہر سُو ہے اُس کی دھوم، ٹورانٹو ہو یا خرطوم
تُرکی ہو کہ پاکستان، قرآن عظیم الشان

اسرار بھی حاصل ہوں جب مُرشِد کامل ہوں
ہر منزل ہو آسان، قرآن عظیم الشان

# خوش آمدید رمضان

تو اے ماہِ رمضان خوش آمدید
اے اللہ کے مہمان خوش آمدید

سعادت سے روشن ہے تیری جبیں
تو ہے شانِ رحمن خوش آمدید

جو یہ ماہ پائے وہ روزے رکھے
خدا کا ہے فرمان خوش آمدید

ہمیں سب محمد کے صدقے ملا
جو ہیں جانِ ایمان خوش آمدید

زکوٰۃ اور روزے، نمازیں ملیں
ملے حج و قرآن خوش آمدید

محبت ہے تو آل؄ و اصحاب؄ کی
اے پاکیزہ ارمان خوش آمدید

مبارک مہینوں کی فہرست میں
نرالی تِری شان خوش آمدید

شب قدر بھی تیرے دامن میں ہے
مہِ فضل و احسان خوش آمدید

فرشتے جب آئیں صفیں باندھ کر
لیے نوری اعلان خوش آمدید

تِرا خیر مقدم کریں سب ولیؒ
کہیں شاہِ جیلانؒ خوش آمدید

صبا مغفرت کی مہکنے لگی
کھلا بابِ غفران خوش آمدید

تِرا چاند لایا ہے ایسی بہار
کھلے ہیں دل و جان خوش آمدید

کرم ہی کرم ہے تِری ہر گھڑی
عطا ہے ہر اِک آن خوش آمدید

تِرے روز و شب، یہ تِری ساعتیں
ہیں بخشش کا سامان خوش آمدید

سحر اور افطار کی رونقیں
تراویح کی شان خوش آمدید

ہر اِک سُو گھِریں خیر کی بدلیاں
اے رحمت کے باران خوش آمدید

تجھے پا کے چہرے دمکنے لگے
تو مومن کی پہچان خوش آمدید

ہے وابستہ تجھ سے خوشی عید کی
ہیں شاداں مسلمان خوش آمدید

❧☙

جہاں میں نیک نامی کی سند حامدؔ کو مل جائے
اگر تیری غلامی کی سند حامدؔ کو مل جائے

# برگِ اطاعت

## (نعتیں)

حوصلہ مل رہا ہے جینے کا
ذکر کچھ اور ہو مدینے کا

صلی اللہ علیہ وسلم

گُلِ توصیف بنوں، برگِ ثنا ہو جاؤں
کاش میں آپ کا نقشِ کفِ پا ہو جاؤں

آپ چاہیں تو مرے حرف بھی روشن کر دیں
آپ چاہیں تو میں خورشیدِ نوا ہو جاؤں

حرفِ بےصوت کی صورت ہوں لبِ امکاں پر
اِذن مل جائے تو اِمکانِ ادا ہو جاؤں

میرے آقا! مری پہچان فقط آپ رہیں
گرد ہوں، کاش گُلِ گردِ صدا ہو جاؤں

اے شہنشاہِ امم، مہرِ عرب، ماہِ عجم
آرزو ہے کہ سزاوارِ ردا ہو جاؤں

روشنی میرے مقدر پر سدا رشک کرے
کاش گردِ رہِ مہتابِ حرا ہو جاؤں

آپ سمٹیں تو زمانوں کا احاطہ کر لیں
میں جو پھیلوں بھی تو عکسِ کفِ پا ہو جاؤں

رنگ کھِل جائیں سرِ شاخِ اَبد اے حامدؔ
لوحِ آفاق پہ اک حرفِ دُعا ہو جاؤں

صلی اللہ علیہ وسلم

مگن ابھی سے طوافِ درِجمال میں ہے
وہ روشنی کہ گزر گاہِ ماہ و سال میں ہے

اُتر رہے ہیں ستارے سے میرے لفظوں میں
کہ نجمِ عجزِ ہُنر ساعتِ کمال میں ہے

مجھے بہ نامِ محمد رہائی دے مولا!
نیا زمانہ نئے وسوسوں کے جال میں ہے

اسے بھی دولتِ تاثیر بھیک میں دے دے
کہ ایک حرف مِرے کاسۂ سوال میں ہے

اک استعارہ، اک آنسو اک آس ہے حامدؔ
کہ اِک چراغِ فلک حجلۂ خیال میں ہے

ﷺ

ذاتِ پیغمبر مِرے فکر و نظر کی روشنی
ماند جس کے سامنے شمس و قمر کی روشنی

اُن کی آمد، ظلمتِ باطل کو پیغامِ شکست
اُن کی آمد، مطلعِ جاں پر سحر کی روشنی

کر گئی پُرنور جو قلب و نظر کی وادیاں
چاند سے بڑھکر تھی وہ پچھلے پہر کی روشنی

جگمگائی آپ کے پَرتَو سے بزمِ کائنات
بڑھ گئی بیت الحرم کے بام و در کی روشنی

کاروانِ خیر رستے سے بھٹک سکتا نہیں
رہنما ہے اُسوۂ خیرالبشر کی روشنی

آپ کی باتیں کہ سوندھی دُھوپ سی سرگوشیاں
آپ کا لہجہ کہ نکھری سی سحر کی روشنی

وقت کی لوحِ سیہ پر نعت لکھنے کے لئے
مجھ کو بھی درکار ہے حرف و ہنر کی روشنی

آمنہ کا چاند، عبداللہ کا دُرِّ یتیم
جس سے دوبالا ہوئی ہاشم کے گھر کی روشنی

یہ بھی حامدؔ اُن کی نعتِ پاک کا اعجاز ہے
آ گئی ہے میری دعاؤں میں اثر کی روشنی

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ! یہ اعزازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک
آقا ہیں سرافرازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

جزو آپ کے ہے کون کہ ممدوحِ خدا ہو
ہے مدح بہ اندازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

یہ رُوح کہ اِک صلِ وسلم کی صدا ہے
وجدان کہ آوازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

کیا کیا نہ تھے زیر و بم آہنگِ زمانہ
دِھیما نہ پڑا سازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

وہ فخرِ رُسل، فخرِ بشر، فخرِ ملائک
ہے شانِ نبی نازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

موجود سے امکان تلک وجد کا عالم
یہ حُسن، یہ اعجازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

اِس باب میں تاریخِ دو عالم بھی ہے حیراں
کب ہوتا ہے آغازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

خورشیدِ ازل تاب سے مہتابِ ابد تک
تفصیل ہے ایجازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

اے فہم بشر! تجھ پہ تو اپنا نہ کھُلا بھید
کیا تجھ پہ کھُلے رازِ رَفَعنَا لکَ ذکرَک

صلی اللہ علیہ وسلم

جِن کے لئے چُنے گئے رنگ یہ کائنات کے
کملی بنائیں شُکر کی، صبر کا سُوت کات کے

صُبحِ حرم کے سائے میں، اُن کے کرم کے سائے میں
پائے گی شامِ زندگی رنگ سبھی ثبات کے

فصلِ بہار آ گئی، زندگی جھِلمِلا گئی
پھُول جو چار سُو کھلے آپ کی بات بات کے

نور سے بھر گئیں سبھی قلب و نظر کی وادیاں
چٹکی کُچھ ایسی چاندنی پچھلے پہر وہ رات کے

جب سے نبی کی یاد کا دِل میں مِرے قیام ہے
مہکا سا اِک خرام ہے گوشے میں صحنِ ذات کے

صلی اللہ علیہ وسلم

گُلِ عشقِ نبی دِل میں کِھلا، آہستہ آہستہ
مہک اُٹھی بہارِ جاں فزا، آہستہ آہستہ

خزاں کی زرد ویرانی میں لِپٹے باغِ ہستی میں
پڑاؤ موسمِ گُل کا ہوا، آہستہ آہستہ

مِرے شعروں میں رفتہ رفتہ میرا دِل اُتر آیا
اثر، حرفِ سخن کو مِل گیا، آہستہ آہستہ

نظر پرُنم، قدم لرزاں، کہ دِل بجھتا ہوا رہ پر
بھلا یہ کون طیبہ کو چلا؟ آہستہ آہستہ

یہ آخر کون ہے حامدؔ جو چُھپ کر میری دھڑکن میں
کہے صلِ علیٰ، صلِ علیٰ آہستہ آہستہ

ﷺ

نہ اِس کنارے سے مطلب، نہ اُس کنارے سے
نظر بندھی ہے کسی روشنی کے دھارے سے

جو آپ ہیں مِرے منزل نما بھی، رہبر بھی
تو راہ کس لئے پوچھوں کسی ستارے سے؟

سحابِ طیبہ جو برسا، سخن کی دھرتی پر
ثنا کے پھول کِھلے کیسے پیارے پیارے سے!

جو تیرے دھیان کی برکت نہ میری عمر میں ہو
تو ایک پَل بھی نہ گزرے مِرا، گزارے سے

اگر نہ ہوتا نبی کا کریم دَر حامدؔ
کدھر کو جاتے؟ گنہگار پھر ہمارے سے

❧

ﷺ

بجز اُن کے، کسی پر اِتنی رحمت کون کرتا ہے
کہ یوں دُشمن کے گھر جا کر عیادت کون کرتا ہے

یہ کس کے نام کی خوشبو دمکتی ہے اذانوں میں
نزولِ صبح کی صورت محبت کون کرتا ہے

کہ آ بیٹھے ہیں جبرائیل بھی چپکے سے قدموں میں
حرا کی خامشی میں یہ عبادت کون کرتا ہے

ہری ہونے لگی ہیں کونپلیں امید کی پھر سے
برستے بادلوں جیسی سخاوت کون کرتا ہے

سہارا ہے تو بس اُن کی کرم آمیز نظروں کا
وگرنہ مجھ سے عاصی کی شفاعت کون کرتا ہے

کہ پیچھے رہ گئی وقت کی رفتار بھی تھک کر
سفر حیران ہے حامدؔ مسافت کون کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

خاموشیوں کے اشک سُنے ہیں حضور نے
ویراں نظر کو خواب دیے ہیں حضور نے

جن کی نمو سے خیر کی تشکیل ہو سکے
لب کو عطا وہ حرف کئے ہیں حضور نے

جس نے سدا اندھیرے بچھائے تھے راہ میں
اُس شب کو بھی چراغ دیے ہیں حضور نے

وہ لفظ، ذہن سے جو زباں تک نہ آ سکے
مجھ کو یقیں ہے، وہ بھی سُنے ہیں حضور نے

وہ فاصلے کہ صدیوں پہ شاید محیط ہوں
طے فاصلے وہ پَل میں کئے ہیں حضور نے

ﷺ

دہر میں کوئی نہ اُترا مِرے رہبر جیسا
اک نبی بھی نہ ہوا میرے پیمبر جیسا

خُلد کے قریے کہاں ہیں تری گلیوں جیسے
کب مکاں کوئی زمیں پر ہے ترے گھر جیسا

کوئی سورج نہیں خورشیدِ حِرا کے مانند
ایک تارہ بھی نہیں میرے مقدر جیسا

سرِ اوراقِ مصوّر نہیں اک نقشِ وفا
تیرے صدیق کی صورت، ترے حیدر جیسا

اللہ اللہ تری چشمِ کرم کا اعجاز
بن گیا لعلِ یمن، دل کہ تھا پتھر جیسا

کس طرح نعت کا حق مجھ سے ادا ہو آقا
کوئی پیکر نہیں دیکھا ترے پیکر جیسا

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عجب دل کی تمنا ہے، ترے دور میں ہو
کبھی دربانِ حرا ہو تو کبھی ثور میں ہو

کیسے ممکن ہے کوئی اور ہو تیرے جیسا
کیسے ممکن ہے جو تجھ میں ہے، کسی اور میں ہو

تیرا منکر تو ابوجہل ہی کہلائے گا
وہ کسی ملک کا باسی ہو، کسی دور میں ہو

جب بھی فہرست مرتب ہو غلاموں کی، حضور
درج ہو نام ہمارا بھی، کسی طور میں ہو

رُوح کا ایک ہی مسکن ہے مدینہ تیرا
جسم کا کیا ہے، ہملٹن میں ہو، لاہور میں ہو

ﷺ

قافلے غم زدوں کے پھر سے چلے' سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں
ہر مصیبت ہماری' آ کے ٹلے' سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

قسمتیں آزمانے بیٹھے ہیں' تیرے در پر زمانے بیٹھے ہیں
ہو اشارہ ترا تو وقت چلے' سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

دل و جاں کا قرار وہ دربار' دیکھ لوں ایک بار وہ دربار
پھر جو رُک جائے میری سانس بھلے' سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

کج کلا ہی نہ لائے خاطر میں، تاجِ شاہی نہ لائے خاطر میں
تیرے ٹکڑوں پہ جو فقیر پلے' سبز گنبد کی نرم چھاؤں میں

ﷺ

وہ دل پذیر سماں، وہ فضائیں طیبہ کی
مِلے جو اِذن تو چومیں ہوائیں طیبہ کی

ہمیں بھی یاد، کبوتر کریں مدینے کے
کبھی ہمیں بھی تو گلیاں بُلائیں طیبہ کی

کہے جو سانس شب و روز، داستانِ حرم
تو ڈھڑکنیں مجھے باتیں سُنائیں طیبہ کی

یہ دل ملول ہوا، ہاں خزاں کا پھول ہوا
عطا ہوں اِس کو بھی آقا! گھٹائیں طیبہ کی

کوئی بتائے بھلا کیا ہو ضبط کا یارا؟
ہمارے دل میں جو یادیں در آئیں طیبہ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں میں اب حرا کا رتجگا ممکن نہیں ہے
کوئی دنیا میں آئے آپ سا، ممکن نہیں ہے

مرا ایمان ہے جس سے محمد خوش نہیں ہیں
ہو خوش اُس سے محمد کا خدا! ممکن نہیں ہے

وہ جن کے حُسن کا اک عکس ہے رنگِ دو عالم
مقابل اُن کے ٹھہرے آئنہ، ممکن نہیں ہے

خدا کی معرفت پنہاں ہے عرفانِ نبی میں
نبی سے ہٹ کے ہو فہمِ خدا، ممکن نہیں ہے

چمکتے چاند کو توڑے کہ ڈھلتے دن کو موڑے
کسی سے بھی یہ آقا کے سوا ممکن نہیں ہے

وہ جس در کے ہوں والی رحمۃللعالمیں خود
تو خالی جائے اُس در سے گدا، ممکن نہیں ہے

ہو جس کی رہنما و راہبر اُن کی شریعت
بھٹک جائے وہ رہ سے قافلہ، ممکن نہیں ہے

کیسے کرتا رقم زمزمہ نعت کا
میں کہ پاتا نہ تھا حوصلہ نعت کا

شاملِ حال رحمت خدا کی ہوئی
مجھ پہ کُھلتا گیا راستہ نعت کا

جانچنے کو خدوخالِ فکر و نظر
سامنے رکھ لیا آئنہ نعت کا

پیچھے رہتے گئے نکتہ چیں آپ کے
آگے بڑھتا گیا قافلہ نعت کا

اُس کو بھاتا نہیں اور دنیا میں کچھ
جس نے بھی چکھ لیا ذائقہ نعت کا

بارشِ نور پھر سے برسنے لگی
پھر سے جاری ہوا سلسلہ نعت کا

راستہ نعت کا میرا ایمان ہے
میرا ایمان ہے راستہ نعت کا

ذوقِ اقبالؔ و شوقِ ندیمؔ و ظفرؔ
گونجتا ہی گیا زمزمہ نعت کا

کعبؔ و حسانؔ و تائبؔ سے ہوتا ہوا
پہنچا حامدؔ تک قافلہ نعت کا

دارِ طیبہ سے آئے ہملٹن تلک
کیسا دلکش ہے یہ رابطہ نعت کا!

صلی اللہ علیہ وسلم

کہیں جہاں میں کوئی گوشۂ پناہ نہ ہو
حضور! ہم پہ اگر آپ کی نگاہ نہ ہو

زباں وہ کیسی زباں، جس پہ تیرا نام نہیں
وہ دل بھی دل ہے کوئی جس میں تیری چاہ نہ ہو

کہاں سے جا کے شفاعت کی بھیک ہم مانگیں؟
ہمارا کیا ہو، اگر تیری بارگاہ نہ ہو

نظر ہٹے جو تِرے در سے، یوں لگے جیسے
کہ میرے واسطے جینے کی کوئی راہ نہ ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

ازل سے میرِ کارواں، حضور تھے، حضور ہیں
کہ رہنمائے ہر زماں، حضور تھے، حضور ہیں

سکونِ دل، انیس جاں، حضور تھے، حضور ہیں
کہ غم گسارِ بے کساں، حضور تھے، حضور ہیں

جہاں بھی غم کی دھوپ تھی، جہاں بھی غم کی دھوپ ہو
کہ سایہ کُن وہاں وہاں، حضور تھے، حضور ہیں

وہ جس پہ آسماں کو رشک اور زمیں کو ناز ہے
وہ خیرِ زیرِ آسماں حضور تھے، حضور ہیں

دل و نظر اگر جھکے تو ایک اُن کے در جھکے
کہ قبلہ گاہِ عارفاں، حضور تھے، حضور ہیں

ﷺ

ایک انداز جدا چاہتی ہے
نعت پیرایہ نیا چاہتی ہے

دست بستہ ہے کھڑی روضے پر
کوئی پیغام صبا چاہتی ہے

آپ کے در پہ ادا ہو اِک دن
بس یہ اعزاز دعا چاہتی ہے

آیا چاہے ابھی پیغام اُن کا
میری تقدیر بنا چاہتی ہے

نقرئی یاد سے دامن ہو بھرا
اور کیا عمر بھلا چاہتی ہے

دل کو درکار ہے مدحت کا گداز
اور زباں حرفِ ثنا چاہتی ہے

راہِ طیبہ ہے؟ کہ ہے ماں کی دعا
ہر مسافر کا بھلا چاہتی ہے

ﷺ

سراپا لُطف و کرم سر بہ سر جمال کوئی
جہاں میں اور نہیں ایسا بے مثال کوئی

رجوع دل نے کیا درس گاہِ سیرت سے
کبھی جو ذہن میں آیا مرے سوال کوئی

ہوں روز و شب یہ بسر زیرِ سایۂ گنبد
کہ میری عمر میں آ جائے ایسا سال کوئی

یہ ذوق نعت بھی اُن کا کرم ہے، اُن کی عطا
وگرنہ مجھ میں ہنر ہے، نہ ہے کمال کوئی

ﷺ

وہ میرے دل کو شاداں، روح کو مسرور رکھتے ہیں
کہ مجھ کو اپنی مدحِ پاک پر مامور رکھتے ہیں

بجائے دل، وہ سینے میں دھڑکتا نور رکھتے ہیں
جو سانسوں کو درودِ پاک سے معمور رکھتے ہیں

پھٹکنے ہی نہیں دیتے کسی غم کو قریب اُن کے
غلاموں پر نظر آقا بڑی بھرپور رکھتے ہیں

غلامی سیدِ کونین کی اب ڈھال ہے میری
وہ ہر غم، ہر پریشانی کو مجھ سے دور رکھتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

ذہن میں رنگ نور پھیلتے ہیں
اُن کے بارے میں جب بھی سوچتے ہیں

اُن سا خوش بخت کوئی کیا ہو گا
وہ جو خوابِ مدینہ دیکھتے ہیں

بھیجتے ہیں سلام ہم دن رات
رات دن ہم درود بھیجتے ہیں

سو گئے سوچ کے مسافر بھی
آنکھ میں اشک کوئی جاگتے ہیں

ہر قدم پر نثار ہے منزل
یا الٰہی! یہ کیسے راستے ہیں؟

ﷺ

''پیشِ نگاہ اُسوۂ خیرالبشر رہا''
دل کی پناہ' اُسوۂ خیرالبشر رہا

چاہت انھیں عطا ہوئی ربّ جلیل کی
وہ جن کی چاہ اُسوۂ خیرالبشر رہا

منزل رہی ہے سیرتِ خیرالوریٰ مری
اور میری راہ، اُسوۂ خیرالبشر رہا

تھا گمرہی کا لشکرِ تاریک روبرو
میری سپاہ، اُسوۂ خیرالبشر رہا

صلی اللہ علیہ وسلم

بے آسروں ملجا و ماویٰ حضور ہیں
جوُد و عطا و لُطف کا دریا حضور ہیں

قرآں کا حرف حرف ہے سیرت حضور کی
قرآں کا لفظ لفظ سراپا حضور ہیں

دنیا نے جس سے پایا سُراغِ رہِ یقیں
وہ رہنمائے کامل و یکتا حضور ہیں

میرا سفر حضور ہیں' زادِ سفر حضور
سب منزلوں کی منزلِ اعلیٰ حضور ہیں

حامدؔ، مَیں ہوں غلامِ غلامانِ مصطفیٰ
آقا حضور ہیں' مرے مولا حضور ہیں

ﷺ

تیری توصیف سے ہٹ کر، تری مدحت کے سوا
دل میں کچھ اور نہ ہو تیری محبت کے سوا

آج کے دور کے بھٹکے ہوئے انساں کے لیے
راستہ کوئی نہیں تیری شریعت کے سوا

میرے بچے بھی سدا تیری غلامی میں رہیں
کوئی اعزاز نہیں ایک اسی نسبت کے سوا

ہاتھ باندھے ہوئے محشر میں کھڑا ہوں خاموش
آسرا کوئی نہیں تیری شفاعت کے سوا

صاحبِ لُطف و عنایات! ترے حامدؔ کو
کچھ بھی درکار نہیں تری رحمت کے سوا

صلی اللہ علیہ وسلم

جو طیبہ کے خوابوں کی بارش رہے گی
نظر پر ستاروں کی بارش رہے گی

برستی رہے گی جوابوں کی رحمت
کہ جب تک سوالوں کی بارش رہے گی

ازل سے سلاموں کی رمِ جھم لگی ہے
ابد تک درُودوں کی بارش رہے گی

لکھوں گا میں جب تک ثنائے محمد
ورق پر ستاروں کی بارش رہے گی

ﷺ

سحر کو نور، بندے کو خدا ان سے ملا ہے
مرا ایماں ہے، جس کو جو ملا، اُن سے ملا ہے

انھی سے منسلک ہیں نیکیوں کے سارے رستے
جہاں میں خیر کا ہر سلسلہ اُن سے ملا ہے

سکھایا ہے جنھوں نے آنسوؤں کو پھول بننا
لرزتے لب کو یہ حرفِ دُعا اُن سے ملا ہے

تھکے ہارے مسافر سمتِ طیبہ دیکھتے ہیں
شکستہ ساعتوں کو حوصلہ اُن سے ملا ہے

خیال اُن کا اذاں بن کر سفر میں گونج اُٹھّا
بھٹکتے جنگلوں میں راستہ اُن سے ملا ہے

چمک اُٹھّی مری قسمت مرے حرفوں کی صورت
مجھے یہ اُن کی نعتوں کا صلہ اُن سے ملا ہے

میں گم تھا وقت کے گمنام صحراؤں میں حامدؔ
مجھے تو اپنے ہونے کا پتہ اُن سے ملا ہے

ﷺ

کیا بیاں عظمت کریں اُس در کی ہم، شاہِ اُمم
سر فرشتوں کے بھی ہیں جس در پہ خم شاہِ اُمم

آپ آئے تو جہاں سے چھٹ گئیں تاریکیاں
آپ ہیں ماہِ عرب، مہرِ عجم، شاہِ اُمم

آپ کی دہلیز کے خادم امیرانِ جہاں
آپ کے در کے گدا فغفور و جم، شاہِ اُمم

آپ ہیں خیرالرُّسل، خیرالوریٰ، خیرالبشر
آپ کی نسبت سے ہم خیرالامم، شاہِ اُمم

آپ کی رحمت سے میری آبرو دنیا میں ہے
آپ ہی محشر میں ہیں میرا بھرم، شاہِ اُمم

کاروانِ خیر رستے سے بھٹک سکتا نہیں
رہنما ہے آپ کا نقشِ قدم شاہِ اُمم

رات دن جس در پہ پیہم بارشِ انوار ہے
اُٹھ کے اُس در سے کہاں جائیں گے ہم، شاہِ اُمم

اپنے حامدؔ پر کرم یہ آپ کا کچھ کم نہیں
وقفِ نعتِ پاک ہے اُس کا قلم شاہِ اُمم

صلی اللہ علیہ وسلم

پھر فلک رات کا مہکا' آقا
چاند ہے پھول ثنا کا آقا

چشمِ تاریخ نے اس دنیا میں
کب کوئی آپ سا دیکھا آقا

میرا اسباب' محبت اُن کی
سمت میری' مرا رستہ آقا

منزلیں رہ میں بچھی جاتی ہیں
رہنما ہے ترا اُسوہ آقا

ہجر کی ملگجی خاموشی میں
دل پکارے گیا ''آقا آقا''

صلی اللہ علیہ وسلم

خدایا! کاش پوری یہ دعا ہو
مرا فن وقفِ نعتِ مصطفیٰ ہو

سفر ہو حرف کا آسان مجھ پر
کرم تیرا جو میرا رہنما ہو

کہ ہے اعمال کا کشکول خالی
بس اک سکّہ شفاعت کا عطا ہو

چمک جائیں مری بے نور سوچیں
کہ تم شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ ہو

ملے حامدؔ کو بھی اذنِ حضوری
مدینے یہ بھی آئے، تم جو چاہو

صلی اللہ علیہ وسلم

جس روز سے توفیقِ ثنا مجھ کو بہم ہے
اُس روز سے روشن مرا تاریک قلم ہے

یہ کون حسیں ایسا زمیں پر اُتر آیا
تعظیم کو جھکتی ہوئی دیوارِ حرم ہے

صحرا میں مہکنے لگے کچھ اشکِ گلابی
یہ آنکھ میں کِھلتا ہوا کس ہجر کا غم ہے

اُن کی ہی عطا ہے کہ زباں مدح سرا ہے
دل محوِ ثنا تو یہ اُن کا ہی کرم ہے

ہو شانِ نبی کیسے بیاں خاک نشیں سے
کیا ذکر زمیں کا کہ فلک زیرِ قدم ہے

نعتِ شہِ کونین کہاں اور کہاں میں
یہ اُن کی نظر، اُن کی عطا، اُن کا کرم ہے

ہستی کی سیہ رات کو نسبت سے اُجالا
میں جتنا ادا شکر خدا کا کروں، کم ہے

ﷺ

کن فیکیوں کی غرض و غایت آپ نہیں تو اور ہے کون
جن کی شاہد آیت آیت، آپ نہیں تو اور ہے کون

آپ نہیں تو کون مخاطب، مدّثر، مزّمل کا
حُسنِ معنیٔ آیۂ رحمت آپ نہیں تو اور ہے کون

عنوانِ لولاکَ لَمَاکَ، مصداق و معیارِ معلیٰ
باعثِ کُن از روئے درایت آپ نہیں تو اور ہے کون

جس کی ذات دکھوں میں مامن، جس کی ہستی خیر کی ضامن
رب کا کرم ہے جس کی بعثت، آپ نہیں تو اور ہے کون

صلی اللہ علیہ وسلم

درِ رسول سے یوں حسرتوں کی داد ملی
سوال کرنے سے پہلے ہمیں مراد ملی

ہمارے پاس کسی کو کچھ اور ملتا بھی کیا
زباں پہ ذکر مِلا' دل میں اُن کی یاد ملی

جو رو لیے تو ہوا صاف رُوح کا مطلع
کہ ٹھنڈی دھوپ ہمیں بارشوں کے بعد ملی

اب اور کیا بھلا چاہوں صلہ کسی سے میں
کہ میری نعت پہ طیبہ سے مجھ کو داد ملی

نشانی تھی وہ انھی کے وجود کی حامدؔ
ازل سے پہلے ملی جو ابد کے بعد ملی

صلی اللہ علیہ وسلم

عکس در عکس روشن ہے ذات آپ کی
آئنہ آئنہ ہیں صفات آپ کی

کیا حسیں رات تھی، کیا ملاقات تھی!
ایک ذاتِ خدا، ایک ذات آپ کی

مطلعٔ ذہن پر نور اُبھرنے لگے
ایسے روشن ہوئی بات بات آپ کی

دن گزرتا تھا تبلیغ میں آپ کا
اور سجدہ گزاری میں رات آپ کی

کس کو اندازہ ہو آپ کی شان کا
جب خدا آپ کا، کائنات آپ کی

صلی اللہ علیہ وسلم

بہار کے نزول کی تو بات ہی کچھ اور ہے
کہ آمنہ کے پھول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

خدائے پاک کے نبی، بہت عظیم ہیں سبھی
پر آخری رسول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

کہاں نصیبِ کہکشاں کہ اُس کی دُھول پا سکے
ترے سفر کی دھول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

وہ جس کا ایک ایک پَل نثار ہو رسول پر
اُس عاشقِ رسول کی تو بات ہی کچھ اور ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

شاملِ حال ہو گر تیرا کرم
کر دے آسان سفر، تیرا کرم

ہے عطا تیری، نشانِ منزل
میرا اسبابِ سفر، تیرا کرم

میرا فن تیری نظر کا صدقہ
اور یہ میرا ہنر، تیرا کرم

سائباں سر پہ درودوں کا کھُلا
بن کے پھیلا ہے شجر تیرا کرم

لکنتیں سوچ کی باقی نہ رہیں
لائے حرفوں میں اثر، تیرا کرم

ﷺ

ختم ہو شب کا سلسلہ آقا
کوئی اِمکان، صبح کا؟ آقا

غم کی دہلیز پار ہو جائے
دیجیے ہم کو حوصلہ آقا

سوکھتی جا رہی ہے شاخِ نظر
اک نیا خواب ہو عطا، آقا

کھلی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں
مجھ میں کب اتنا حوصلہ آقا

چاند، سورج، ستارے، کاہکشاں
عکس ہیں سارے، آئنہ آقا

آپ کی نعت، زندگی ہے مِری
سانس ہے ذکر آپ کا آقا

جس پہ نیندیں نثار حامدؔ کی
پھر کوئی ایسا رتجگا آقا

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ اقتدار، نہ کچھ چاہیے سپاہ مجھے
اگر کوئی ہے تو بس اُن کے در کی چاہ مجھے

اب احتیاج چراغوں کی ہے، نہ تاروں کی
کہ نورِ عشقِ پیمبر دکھائے راہ مجھے

بروزِ حشر کہ جب دھوپ کا اجارہ ہو
اُنھی کی کملی کے نیچے ملے پناہ مجھے

چراغِ اسمِ محمد ہے دل کی مُٹّھی میں
عجیب رشک سے تکتے ہیں مہر و ماہ مجھے

غلام پر یہ عنایات اک اشارہ ہے
کہ پیار کرتے ہیں آقا بھی بے پناہ مجھے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر اک خوشی کو، ہر ایک غم کو ترے حوالے سے دیکھتا ہوں
میں زندگی کی سیاہ شب میں ترے اُجالے سے دیکھتا ہوں

ہے ذکر یوں صبح و شام تیرا، زباں جو لیتی ہے نام تیرا
میں پھیلتے اپنے چاروں جانب حسیں اُجالے سے دیکھتا ہوں

میں دیکھتا ہوں کہ روزِ محشر نہیں ہے پرُسانِ حال کوئی
لپٹ رہی ہے تمام خلقت، ترے دوشالے سے دیکھتا ہوں

ترا کرم ہو تو پار اُترے، یہ روشنی کے دیار اُترے
کہ ناوٴ اُمت کی لے رہی ہے عجب سنبھالے سے، دیکھتا ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

دل کی دھڑکن ہے کہ چاہت تیری
ہے رگ و پے میں محبت تیری

نیند جب گردِ سفر سے اَٹ جائے
یاد کر لیتا ہوں ہجرت تیری

ہر زمانہ ہے گواہی کی سند
لایا ہر عہد بشارت تیری

اے کریم! اپنے پرائے میں کبھی
فرق کرتی نہیں رحمت تیری

اب نہیں کوئی اور رہ درکار
ہم کو کافی ہے شریعت تیری

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مہکتے ہوئے دن رات ترے
صاحبِ لُطف و عنایات! ترے

ثور سے شعبِ ابی طالب تک
رب کہ ہر وقت رہا سات ترے

چاند سورج، یہ بہاریں، یہ صبا
گُن سبھی گاتے ہیں دن رات ترے

ہم پہ بھی ایک نظر رحمت کی
ہم بھی ہیں سیدِ سادات! ترے

سانس لیتے ہوئے موسم تیرے
یہ دھڑکتے ہوئے دن رات ترے

ﷺ

سر اپنا جھکائے جہاں تقدیر کھڑی ہے
سرکار کا دَر ہے وہ مدینے کی گلی ہے

وہ جس کی نظر روضۂ اقدس پہ جھکی ہے
خوش بخت ہے وہ شخص، مقدر کا دھنی ہے

چمکے نہ بھلا کیوں مری قسمت کا ستارہ
خاکِ رہِ طیبہ مرے ماتھے پہ سجی ہے

کیوں رشک سے دیکھیں نہ مجھے چاند ستارے
گردِ رہِ بطحیٰ مری پوشاک ہوئی ہے

تسکین ہے، آرام ہے، آنکھوں کی ہے ٹھنڈک
وہ شہرِ نبی، شہرِ نبی، شہرِ نبی ہے

ذکرِ شہِ کونین کی یہ شام تو دیکھو
جیسے مرے آنگن میں ابھی دھوپ کھِلی ہے

گرمی بھی غضب، پیٹ پہ پتھر بھی بندھے ہیں
ہونٹوں پہ شکایت ہے، نہ آنکھوں میں نمی ہے

صدیق نے سرکار کے پوچھے پہ بتایا:
''گھر میں ہے مرے حُبِّ خدا، عشقِ نبی ہے''

اک چشمِ کرم! اُمت بے حال پہ آقا
یہ ناؤ بڑی دیر سے طوفاں میں گھری ہے

چھَٹتے ہی نہیں ذہن سے غفلت کے اندھیرے
اب اپنے دنوں پر بھی سیہ رات تنی ہے

رستہ ہے، نہ منزل، نہ کوئی راہنما ہے
بس ایک ترے در ہی سے اب آس لگی ہے

صدقہ ہے مرے مرشدِ کامل کی نظر کا
وہ شمع جو اس دل میں عقیدت کی جلی ہے

ﷺ

سطر در سطر اک اُجالا ہے
حرف حرف آنسوؤں میں ڈھالا ہے

گنبدِ ذات کے اندھیروں میں
ذکرِ سرکار سے اُجالا ہے

ورنہ تو کیا یہاں مری پہچان
اک فقط آپ کا حوالہ ہے

سانس کی ڈگمگاتی کشتی کو
آپ کی یاد کا سنبھالا ہے

دل میں تصویرِ روضۂ عالی
ہونٹ پر ذکرِ شاہِ والا ہے

مدح کی شاخ شاخ کی ہو خیر
یہ شجر آنسوؤں سے پالا ہے

سائے میں چل رہی ہے کاہکشاں
اور کاندھوں پہ اک دوشالہ ہے

ہر طرف ذکر آپ کا آقا
ہر طرف آپ کا اُجالا ہے

ﷺ

حشر تک نور و ضیا کا سلسلہ جاری رہے
آپ کی مدح و ثنا کا سلسلہ جاری رہے

ہو لبوں پر رات دن تسبیح ذکرِ مصطفیٰ
رُوح میں صلِ علیٰ کا سلسلہ جاری رہے

جھولیاں بھر بھر کے اُٹھیں آپ کے در سے فقیر
ہر گھڑی جود و سخا کا سلسلہ جاری رہے

سلسلہ جاری رہے لُطف و عطا کا، یا نبی!
یا نبی! لُطف و عطا کا سلسلہ جاری رہے

پھیلتا جائے نظر میں نورِ عشقِ مجتبیٰ
دل میں مدحِ مصطفیٰ کا سلسلہ جاری رہے

یا خدا فیضانِ یارانِ محمد عام ہو
ہم میں بھی ویسا وفا کا سلسلہ جاری رہے

پھولتا پھلتا رہے یہ باغِ فیضِ مصطفیٰ
تا قیامت اولیا کا سلسلہ جاری رہے

صلی اللہ علیہ وسلم

گلِ ذکرِ نبی مہک جائے
چاندنی رُوح میں چھٹک جائے

ذکر جب ہو جہاں کے خوباں کا
دھیان میرا بس آپ تک جائے

دیکھ کر حُسنِ ماہتابِ حرا
چاندنی کی ردا ڈھلک جائے

آرزو ہے کہ یادِ طیبہ ہے؟
بن کے اشک آنکھ میں چمک جائے

جلتے جائیں دیے محبت کے
یادِ آقا پلک پلک جائے

صلی اللہ علیہ وسلم

سَر بہ سَر روشنی کی بات کریں
آؤ پیارے نبی کی بات کریں

جس نے مہکا دیا جہاں کا چمن
اُس گلِ ہاشمی کی بات کریں

ذکر کرتا ہے جس کا خود خالق
آؤ ہم بھی اُسی کی بات کریں

جیسے کلیاں چٹک چٹک جائیں
دھیمی دھیمی ہنسی کی بات کریں

آپ کی یاد میں فنا ہو کر
دائمی زندگی کی بات کریں

دل کے پت جھڑ میں پھول کھلنے لگیں
جب بھی اُن کی گلی کی بات کریں

حرمِ دل ادب سے جھک جائے
جب بھی آلِ نبی کی بات کریں

فرق اصحاب میں نہیں کوئی
ہم ادب سے سبھی کی بات کریں

جس کی یادوں سے ثور مہکا ہے
آج اُس دوستی کی بات کریں

تذکرہ عدل و علم کا چھیڑیں
پھر عمر کی، علی کی بات کریں

ذکر ہو حُسن کا، سخاوت کا
آؤ عثماں غنی کی بات کریں

کعب و حسّان یاد آتے ہیں
جب حسینؓ شاعری کی بات کریں

جس نے مُردہ دلوں کو زندہ کیا
اُس خدا کے ولی کی بات کریں

حُسنِ احمد کا ذکر ہو حامدؔ
آؤ ہم دلکشی کسی بات کریں

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کا سفر ہو
ہماری آنکھ تر ہو

ہو پلکوں سے مسافت
نبی کی رہ گزر ہو

یہی غم معتبر ہے
مسلسل معتبر ہو!

جو ہو اذنِ سخن تو
کوئی رنگِ ہُنر ہو

بھٹک سکتے نہیں ہم
جو سیرت راہبر ہو

ﷺ

میری حیات، میرا اثاثہ نبی کی نعت
منزل نبی کی نعت ہے، رستہ نبی کی نعت

ہر پاک دل کی ایک ہی خواہش، خدا کا ذکر
ہر نیک رُوح کا ہے تقاضا نبی کی نعت

ہستی بنی ہوئی ہے مثلث کا دائرہ
ذکرِ رسول، خواہشِ طیبہ، نبی کی نعت

پوچھا خدا نے، لائے ہو دُنیا سے ساتھ کیا؟
حامدؔ ادب سے جھک کے یہ بولا ''نبی کی نعت''

❧❧

صلی اللہ علیہ وسلم

مہر و مہ ہیں جہاں ادب سے جھکے
مانگیے روشنی اُسی در سے

منظر ایسا کُھلے مدینے کا
دُھند حائل نہ اشک کی بھی رہے

شامِ طیبہ نظر میں کیا اُتری
جھلملانے لگے اَدب کے دیے

کاش! ایسی بھی نیند ہو کوئی
آنکھ بس خوابِ مصطفیٰ میں کھُلے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہستی کے صحرائے تیرہ و تار کو روشن کر دے
دل کے حرا میں آ، اک دن، اِس غار کو روشن کر دے

لوح و قلم کے شاہ! دکھا دے دن میری سوچوں کو
رات کے لہجے میں لکھّے اشعار کو روشن کر دے

وقت کا ساحل تیرے کرم سے جیسے جگمگ جگمگ
یوں ہی نور شفاعت کا، اُس پار کو روشن کر دے

جھلمل جھلمل اُتریں تیرے ذکر کی روشن کرنیں
آقا آج غلاموں کے گھر بار کو روشن کر دے

تیرگی ہر سُو، اور ہمارے بچّے بھی ناداں ہیں
اِن کے عمل چمکا، اِن کے کردار کو روشن کر دے

صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ کون و مکاں! تیرے لیے ہیں
یہ زمین و آسماں تیرے لیے ہیں

رمز حرفوں کے، کنائے آیتوں کے
سرِّ کُن کے رازداں! تیرے لیے ہیں

حُسن جتنا ہے وہاں، ہے تیرے خاطر
رنگ جتنے ہیں یہاں، تیرے لیے ہیں

آتے جاتے موسموں کے رُوپ، تیرے
روز و شب کے کارواں تیرے لیے ہیں

سچ تو یہ ہے، مالکِ ہر دو جہاں کے
جو خزانے ہیں جہاں، تیرے لیے ہیں

ﷺ

کیسا دلکش ہے، زمانے سے جدا آپ کا نام
سارے ناموں میں مِرے رب نے چنا آپ کا نام

آپ کی یاد ضیا بن کے جو صبحوں میں گھلی
چاندنی بن کے شبِ غم میں کِھلا آپ کا نام

آپ کا نام دمکتا ہے ہر اک ساعت پر
میں نے تو وقت کی دھڑکن میں سُنا آپ کا نام

آپ کے نام کی برکت کے طلبگار نبی
میری بخشش کا وسیلہ بھی بنا آپ کا نام

خود ہی آسانیاں چوکھٹ پہ مری آ پہنچیں
میں نے مشکل کی گھڑی میں جو لیا آپ کا نام

ﷺ

سلسلۂ ذکرِ سرکار کا دل میں ہے
ہر گھڑی اب تو صلِ علیٰ دل میں ہے

ایک دولت ہے سینے میں ایمان کی
یا خزانہ تری یاد کا دل میں ہے

چاندنی جگمگائے گھنی رات میں
''جلوۂ حُسنِ خیرالوریٰ دل میں ہے''

ڈھونڈتے ہو کہاں تم یہاں اور وہاں
جس میں رہتے ہیں وہ، وہ جگہ دل میں ہے

ہے یہ تصویرِ شہرِ نبی آنکھ میں
عکسِ طیبہ کا، یا آئنہ دل میں ہے

کوئی جچتا نہیں ہے نظر میں مِری
جب سے طیبہ کا وہ دلربا دل میں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

کرتے آئے ہیں بیاں شان، مہ و سال تری
عظمتیں بڑھتی چلی جائیں گی ہر حال تری

مجھ کو تو آیۂ رحمت ہیں خدوخال ترے
ہُو بہ ہُو سورۂ رحمان لگے چال تری

اے شہنشاہِ امم! رزم گہِ ہستی میں
خُلق تلوار تری، دھیمی ہنسی ڈھال تری

ہم کو توفیق بہم ہو کہ سمیٹیں رحمت
عیدِ میلاد منائیں یونہی ہر سال تری

اِن سے قربان ہوا جائے کہ اُن پر واری
اعلیٰ اصحاب ترے، اعلیٰ بہت آل تری

ﷺ

میں لفظوں کا حیران پُل پار کر لوں
تو شاید معانی کی بستی سے گزروں

میں چاہوں، رہے فاصلہ کچھ نہ باقی
میں چاہوں کہ فرقت کا ہر خط مٹا دوں

ہو ایسا کہ جی میں نہ ہو اور خواہش
ہو ایسا، میں جس دم ترے شہر پہنچوں

اِک انبار ہے، سوکھے پتوں کا، ہستی
اُڑتی ہواؤں کو میں کیسے روکوں

تصور میں آتا ہے اک زرد سا دن
اگر اپنے بیتے ہوئے کل کا سوچوں

تری مدح کا ذائقہ شعر میں ہو
کہوں میں غزل یا کوئی نظم لکھوں

ندیمؔ اور تائبؔ سا لہجہ عطا ہو
کرم سے ترے اور میں کچھ نہ مانگوں

صلی اللہ علیہ وسلم

بامِ ازل سے، صحنِ ابد تک ہے روشنی
آقا ترا وجود ہی بے شک ہے روشنی

سوچا تھا ایک لمحے کو رستہ حضور کا
بکھری مرے خیال میں اب تک ہے روشنی

زخموں کی لَو سے سارے زمانے ہیں دمک اُٹھے
گویا کہ اہلِ درد کا مسلک ہے روشنی

شمس الضحیٰ کے نور سے دُنیا چمک اُٹھی
کیسی ہے صبح، کیسی مبارک ہے روشنی!

صلی اللہ علیہ وسلم

دربارِ رسول کو چلا ہے
دل، خواب یہ روز دیکھتا ہے

لگتا ہے مجھے کہ آسماں بھی
طیبہ ہی کے رُخ جھکا ہوا ہے

آنکھوں سے جھلک رہے ہیں آنسو
ہونٹوں پہ ترے فقط دُعا ہے

کیوں تیرہ سفر ہو زندگی کا!
ذکر آپ کا جگمگا رہا ہے

بجھتی ہوئی ساعتوں میں حامدؔ
اک چاند ہے اور چمک رہا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

بدلیں مرے حالات! عنایت کی نظر ہو
''اے سیّدِ سادات! عنایت کی نظر ہو''

اُبھرے مری اُمید کا سورج مرے آقا
اب ختم ہو یہ رات' عنایت کی نظر ہو

ہم کہتر و ابتر' تری چوکھٹ پہ کھڑے ہیں
عالی ہے تری ذات' عنایت کی نظر ہو

مِل جائیں قیامت میں شفاعت کی پناہیں
بن جائے مری بات' عنایت کی نظر ہو

ﷺ

کیا حق نے ہم کو وہ ہادی عطا، سلامُ علیکَ حبیبِ خدا
کہ پوری ہوئی انبیاء کی دعا، سلامُ علیکَ حبیبِ خدا

خدا جانے کب سے تھا کھویا ہوا، میں ہستی کے اس بے نشاں دشت میں
مجھے تو پتہ اپنا تجھ سے ملا، سلامُ علیکَ حبیبِ خدا

یہ ہستی، یہ بستی، یہ کون ومکاں، زمیں، آسماں، یہ جہاں، وہ جہاں
ترے واسطے ہر یہ منظر سجا، سلامُ علیکَ حبیبِ خدا

ہدایت کی رہ، بس تری راہ ہے، تجھے جس نے چھوڑا، وہ گمراہ ہے
ترے ہی وسیلے سے خالق مِلا، سلامُ علیکَ حبیبِ خدا

بھلا نعت کا حق ہو کیسے ادا، میں عصیاں ہی عصیاں، خطا ہی خطا
کرم ہی کرم تو، عطا ہی عطا، سلامُ علیکَ حبیبِ خدا

فلک پر جو پہنچے رسولِ خدا، لبوں پر فرشتوں کے جاری ہوا
سلامُ علیکَ حبیبِ خدا، سلامُ علیکَ حبیبِ خدا

ﷺ

جب سُوئے شہرِ سیّدِ ذی شان جائیے
لب پر سجا کے سورۂ رحمان جائیے

اُس ارضِ دل کشا کی زیارت ہو بار بار
دل میں بسا کے اک یہی ارمان جائیے

سانسوں میں لے کے سنبل و ریحاں کی ڈالیاں
پیشِ جنابِ سرور و سلطان جائیے

جس نے مٹایا احمر و اسود کا امتیاز
اُس محسنِ عظیم کے قربان جائیے

حامدؔ جو اُن کے دَر پہ کبھی باریاب ہوں
لے کر زباں پہ لہجۂ حسان جائیے

ﷺ

چشمِ کرم کہ حُسنِ عطا، سب سے جدا ہے
آقا کی ایک ایک ادا سب سے جدا ہے

اُن سا رسول ہے نہ کوئی اُن سا بشر ہے
اُن کا مقام صلِ علیٰ سب سے جدا ہے

کتنے رسول، کتنے نبی اُترے زمیں پر
لیکن ہے اُن کی بات جدا، سب سے جدا ہے

یوں تو بہشت کی بھی فضا خوب ہے لیکن
طیبہ سے آنے والی ہوا سب سے جدا ہے

رنگِ کرم میں شانِ خدا، سب سے الگ ہے
رحمت میں وہ حبیبِ خدا سب سے جدا ہے

خاموش رہ کے بھی، سبھی کچھ مانگ رہے ہو
حامد! تمہاری طرزِ دعا سب سے جدا ہے

ﷺ

دل میں خواہش ہے یہ سرکارؐ مدینہ دیکھوں
دیکھوں میں آپ کا دربارؐ مدینہ دیکھوں

مجھ کو آقا! مرے ہونے کا یقیں ہو جائے
اپنی آنکھوں سے جو اک بار مدینہ دیکھوں

جس کی بوندوں میں کھنکتی ہے شفاعت کی صدا
دیکھوں وہ بارشِ انوارؐ مدینہ دیکھوں

جس کی مٹی میں مہک اب بھی مواخات کی ہے
حُسنِ ایثار کا معیارؐ مدینہ دیکھوں

جن کے سائے میں پڑے رہتے ہیں سورج کتنے
دیکھوں وہ گنبد و مینارؐ مدینہ دیکھوں

اُن کے دربارِ گہر بار کا حامدؔ اک دن
خواب ہی میں کروں دیدارؐ مدینہ دیکھوں

صلی اللہ علیہ وسلم

آقا، مرے مولا، مرے سرکار نبی جی
ہو چشمِ کرم مجھ پہ بھی اک بار نبی جی

آنکھوں کے یہ کشکول ترستے ہی نہ رہ جائیں
ہو ان کو عطا سکۂ دیدار نبی جی

معراج کی شب نے یہ دیا ہے ہمیں پیغام
ہیں آپ ہی بس واقفِ اَسرار نبی جی

کنکر بھی کریں آپ کے پیغام کی توثیق
دینے کو سلامی بڑھیں اشجار، نبی جی

پیشانی سے جاری ہے لہو، لب پہ دُعائیں
وہ راستے طائف کے، وہ بازار نبی جی

روزہ بھی ہے اور پیٹ پہ پتھر بھی بندھے ہیں
اللہ رے! یہ صبر، یہ ایثار نبی جی

خوش بخت ہیں جو آپ کی عظمت کو سراہیں
بدبخت کریں آپ کا انکار نبی جی

جس طرح سے دُنیا میں رکھی لاج ہماری
رہ جائے بھرم ایسے ہی اُس پار نبی جی

کیا دھوپ کی جرأت کہ ہمیں چھو بھی سکے وہ
محشر میں ہیں جب سایۂ دیوار نبی جی

ہجرت کی دمکتی ہوئی تاریخ کے کردار
وہ رات، وہ صدیق، وہ اک غار، نبی جی

صورت میں مہِ نور ہیں، سیرت میں ہیں کامل
صنّاعیِ قدرت کا ہیں شہکار نبی جی

اس رزمِ گہ وقت میں تھے صبر و یقیں ڈھال
اخلاقِ مبیں آپ کی تلوار نبی جی

صدیق و عمر، حیدر و عثماں رضی اللہ
اعلیٰ ہیں بہت آپ کے سب یار نبی جی

آغوشِ علی میں تو کبھی دوشِ نبی پر
حسنین محبت کا ہیں معیار نبی جی

ہو خیرؔ مرے مرشدِ کامل کی سدا خیر
کرتے ہیں بہت آپ سے وہ پیار نبی جی

تائبؔ سا ہو آہنگ عطا مجھ کو بھی اے کاش!
اُتریں دل و جاں میں مرے اشعار نبی جی!

بچّے بھی مرے، آپ کے در کے ہی گدا ہوں
ہوں آپ ہی اُن کے لئے معیار نبی جی

ہم جا کے کسے حالِ دلِ زار سنائیں
دُنیا تو ہوئی ظلم کا بازار نبی جی

ہم ایک ہی امت ہیں مگر ایک نہیں ہیں
حاوی ہیں اسی واسطے اغیار نبی جی

ہر بار بھروسہ کیا اپنوں ہی پہ ہم نے
دھوکا ہی ملا ہم کو تو ہر بار نبی جی

اس رات کے بوسیدہ اندھیروں میں کہیں سے
پیدا ہوں نئی صبح کے آثار نبی جی

اس دولت و شہرت کے طلبگارؔ جہاں میں
حامدؔ کو فقط آپ ہیں درکار نبی جی

صلی اللہ علیہ وسلم

جو طیبہ دیکھوں ایک بار یا نبی
ملے نظر کو اعتبار یا نبی

جو رہ ترے کرم سے انتساب ہو
وہ رہ کروں میں اختیار یا نبی

نہ تھا، نہ ہے، نہ ہو گا کوئی آپ سا
ہیں رب کے آپ شاہکار یا نبی

گلاب اُس کی منزلوں کو کر دیا
بچھائے جس نے رہ میں خار یا نبی

وہ جن کے واسطے ٹھہر گیا تھا وقت
ہیں لا مکاں کے رازدار یا نبی

مرے خزاں رسیدہ حرف وصوت کو
ملی ہے آپ سے بہار یا نبی

کرم ہو مجھ پہ بار بار آپ کا
میں طیبہ آؤں بار بار یا نبی

عظیم تر ہیں اہلِ بیت آپ کے
عظیم آپ کے ہیں یار یا نبی

کہاں وہ آپ روشنی ہی روشنی
کہاں مَیں، شام کا غبار یا نبی

جو شب ہے میری نذرِ خوابِ زندگی
تو دن ہے وقفِ روزگار یا نبی

ﷺ

فیض ہر سُو عام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے
خیر ہے پیغام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

اُن کے دامن سے ہے وابستہ شفاعت کی امید
تو بھی دامن تھام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

محفلِ ذکرِ محمد عام ہو، اللہ کرے
ذکر ہو ہر گام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

ہے لبِ ہر صبح پر اُن کی ثنا سے زندگی
گیت گائے شام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

نسبتِ خیرالبشر سے ہم ہوئے خیرالامم
یہ بھی ہے انعام اُن کا، خیر اُن کی ذات ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

دھڑکن میں جو ذکرِ مصطفیٰ ہے
دل نور کا آئینہ بنا ہے

ہیں مدح سرا جو سب پیمبر
قرآن بھی آپ کی ثنا ہے

قاتل بھی جو آ گیا ہے دَر پر
اُس کو بھی معاف کر دیا ہے

اللہ اللہ خُلقِ آقا
دُشمن کے حق میں بھی دعا ہے

کس نے یہ کہا ابھی ''مدینہ''
ہاتھوں سے دل نکل چلا ہے

جو حرفؔ زباں تلک نہ پہنچا
وہ حرف بھی آپ نے سنا ہے

دیکھے کبھی آپ کا مدینہ
حامدؔ کے لبوں پہ یہ دعا ہے

ﷺ

مرے بھی رات جیسے حرف وصوت کو سحر نشاں' اُجالا دینے والی اُن کی ذات ہے
وہ جن کے پرتوِ جمال کی بس اک جھلک کا استعارہ جھلملاتی کائنات ہے

وہ جن کے خُلق نے دریچے رحمتوں کے وا کیے' ہے زندگی خراج جن کے واسطے
نظر میں اُن کی روشنی ہے' میری دھڑکنوں میں اُن کی یاد ہے' زباں پہ اُن کی بات ہے

وہ زخم جو اُحد میں آپ کو لگا' وہ میری رُوح میں کہیں ہے آج بھی کِھلا ہوا
اُس ایک زخم کی مہکتی یاد سے' مری حیات' رشکِ گلستانِ شش جہات ہے

نبی کی ذات ہے رفیع بھی شفیع بھی' اُسی کے آسرے گزر رہی ہے زندگی
نبی کی نعت روح کی حیات ہے' نبی کی نعت ہی مِرا وسیلۂ نجات ہے

اُتر رہے ہیں جن کے در کی حاضری کو صبح وشام' صف بہ صف ملائکہ کے قافلے
درود جن کے واسطے' سلام جن کے واسطے فلک سے آ رہے ہیں' اُن کی ذات ہے

حبِ شہِ کونین مرے دل پہ رقم ہے
جتنا بھی کروں ناز مقدر پہ میں، کم ہے

وہ ماہِ عرب، مہرِ عجم، سرورِ دوراں
وہ ختمِ رُسل، رحمت کل، شاہِ امم ہے

اُس ذات پہ آ کر ہوئی تکمیلِ رسالت
فرقانِ مبیں، خاتمِ اتمامِ نعم ہے

گفتار میں، کردار میں ہے اسوۂ کامل
اُمی ہے مگر صاحبِ تفسیرِ حِکم ہے

ہیں مشرق و مغرب پہ محیط اُس کی عنایات
دریائے سخا، بحرِ عطا، ابرِ کرم ہے

اِک ایک گلی اُس کی ہے فردوس سے بڑھ کر
طیبہ مری نظروں میں گلستانِ اِرم ہے

حاصل ہے اُسے آپ کی مدحت کا جو اعزاز
حامدؔ پہ حضور آپ کا یہ خاص کرم ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ ازل کے نیرِ تاباں حضور ہیں
شامِ ابد کے شمعِ فروزاں حضور ہیں

صُورت میں حُسنِ سورۂ فرقاں حضور ہیں
سیرت میں روحِ آیۂ قرآں حضور ہیں

ذات آپ کی ہے باعثِ تزئینِ کائنات
وجہِ فروغِ محفلِ اِمکاں حضور ہیں

عشقِ حبیبِ حق مرے ایمان کی اساس
میرا یقیں حضور ہیں، ایماں حضور ہیں

ہم عاصیوں کو سائے میں جس کے ملی پناہ
وہ سائبانِ رحمتِ یزداں حضور ہیں

جس سے فروغ گیرؔ نبوت کی کہکشاں
جلوہ فروزؔ مہر درخشاں حضور ہیں

کیا غم انہیں کہ جن کے طرف دار ہیں حضور
کیا فکر اُن کو، جن کے نگہباں حضور ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

سلام اُن پر جو وجہِ خلقتِ ارض و سما ٹھہرے
سلام اُن پر کہ جو مصداقِ لولاکَ لَما ٹھہرے

سلام اُن پر، مِلی جن سے جہاں کو منزلِ ہستی
سلام اُن پر، کہ جو سر چشمۂ رُشد و ہدیٰ ٹھہرے

سلام اُن پر، نہیں جن کا کوئی ہمسر زمانے میں
سلام اُن پر، درود اُن پر، جو فخرِ انبیا ٹھہرے

سلام اُن پر ملی خلعت جنہیں الفقر و فخری کی
سلام اُن پر کہ جو بحرِ عطا، ابرِ سخا ٹھہرے

رُخِ مہتاب ہے پُر داغ، سورج آگ کا گولہ
مقابل کوئی بھی سرکار کے ٹھہرے تو کیا ٹھہرے!

ﷺ

لب پر جو مرے نامِ شہِ ہر دوسرا ہے
دِل جلوۂ انوار سے آئنہ بنا ہے

سینے میں مرے اُس کی محبت کا ضیا ہے
مطلوبِ دو عالم ہے، جو محبوبِ خدا ہے

میں بھی ہوں گدائے دَرِ دُربارِ مدینہ
وہ دَر کہ زیارت گہِ ہر شاہ و گدا ہے

وہ جس سے مہکتی ہے فضا خلدِ بریں کی
طیبہ کی ہَوا، ہاں وہ مدینے کی ہوا ہے

حامدؔ کو کہاں نعتِ پیمبر کا سلیقہ
اُن کا کرمِ خاص ہے یہ اُن کی عطا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے راہبر، رہنما آپ ہیں
مجھے منزلوں کا پتہ آپ ہیں

نبی یوں تو آئے ہیں لاکھوں یہاں
مگر خاتم الانبیا آپ ہیں

امین اور صادق لقب آپ کے
بشیر آپ، خیرالوریٰ آپ ہیں

نہ پہنچا جہاں کوئی، پہنچے وہاں
کمالات کی انتہا آپ ہیں

کرم ہی کرم آپ کی ذات ہے
عطا ہیں، عطا ہی عطا آپ ہیں

یتیموں پہ چشمِ کرم آپ کی
تو بیواؤں کا آسرا آپ ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ہدیٰ ہے آپ کی سیرت
راہنما ہے آپ کی سیرت

رازِ ازل کے محرمؐ آقا
رمزِ خدا ہے، آپ کی سیرت

وقت کے جلتے صحراؤں میں
بادِ صبا ہے آپ کی سیرت

قرآں کے آئینے میں بھی
جلوہ نما ہے آپ کی سیرت

قوم، کبھی وہ مٹ نہیں سکتی
جس کی بِنا ہے آپ کی سیرت

حُسنِ دُعا ہے آپ کا لہجہ
حرفِ ثنا ہے آپ کی سیرت

حشر میں بھی حامدؔ کا سہارا
صلِ علیٰ، ہے آپ کی سیرت

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے اُن کا جہاں آستاں اللہ اللہ
زمیں ہے وہ جنت نشاں اللہ اللہ

خدا جس کا خالق، نبی اُس کے مالک
وہ ہیں سرورِ دو جہاں اللہ اللہ

جمالِ خداوند تھا کنزِ مخفی
ہُوا اُن کی خاطر عیاں اللہ اللہ

وہ کُنجی ہیں اسرارِ کون و مکاں کی
وہ رازوں کے ہیں رازداں اللہ اللہ

ازل سے ابد تک نبوت ہے اُن کی
ہیں وہ قائدِ مُرسلاں اللہ اللہ

اُنہی کے لیے کائناتیں سبھی ہیں
وہ ہیں باعثِ کُن فکاں اللہ اللہ

محمد کی باتیں ہیں، باتیں خدا کی
محمد ہیں حق کی زباں اللہ اللہ

کبھی لب پہ جاری: 'محمد، محمد
کبھی دھڑکنوں میں رواں: اللہ اللہ

میں قرآن کیوں کر نہ دل سے لگاؤں
ہے سیرت کا اِس میں بیاں، اللہ ا

ہے کیا مرتبہ طیبہ کی سرزمیں کا!
نثار اُس پہ ہے آسماں اللہ اللہ

مکیں پر ہے قربان، حسنِ دو عالم
مکاں پر فدا لامکاں اللہ اللہ

مہک اُن کے صحرا کی ایسی نرالی
سوالی ہیں سب گلستاں اللہ اللہ

جسے دھوپ مِل جائے طیبہ نگر کی
وہ مانگے نہ پھر سائباں اللہ اللہ

ہے آلِؓ محمد جو بخشش کی کشتی
تو اصحابؓ ہیں کہکشاں اللہ اللہ

ہیں ہم بھی تو دیوانے غوثؓ الورا کے
جو ہیں رہبرِ عارفاں، اللہ اللہ

دل و جاں رکھیں شاد، مولانا حدّادؒ
ہیں احمد حبیبِ جہاں اللہ اللہ

رُخِ شیخِ کامل ہُوا نقش دل پر
کرم اُن کا رحمت فشاں اللہ اللہ

سبھی اہلِ دل جھومتے جا رہے ہیں
یہ حامدؔ کی طرزِ بیاں اللہ اللہ

ﷺ

خَلق کے آقا رسولوں کے امام یا محمد مصطفی خیرالانام
آ گئے ہیں آپ کے در پر غلام یا محمد مصطفی خیرالانام

رنج دل سے دُور اب جانے کو ہے، منزلِ لطف و کرم آنے کو ہے
رہ گیا ہے روضۂ آقا دو گام یا محمد مصطفی خیرالانام

آپ ہی کے ذکر سے روشن جہاں آپ ہی کی نعت ہیں کون و مکاں
آپ خورشیدِ حرا، ماہِ تمام یا محمد مصطفی خیرالانام

سائرِ ہفت آسماں، عرشِ بریں آپ کا کوئی ثانی شہا! کوئی نہیں
بالا تر سے بالا ہے اعلیٰ مقام یا محمد مصطفی خیرالانام

مجتبیٰ کے دل نشیں انداز نے ساقیِ کوثر کی چشمِ ناز نے
توڑ ڈالے نخوت و نفرت کے جام یا محمد مصطفی خیرالانام

آپ کی ہر بات ہے وحیِ خدا آپ نے جو بھی کہا پورا ہُوا
بات ہے رب کی محمد کا کلام یا محمد مصطفی خیرالانام

آپ ہیں حسنِ ابد، نورِ ازل آپ ہیں سِرِ خدائے لَم یزل
باعثِ کُن آپ کا حسنِ تمام یا محمد مصطفی خیرالانام

پاک باطِن، پاک طِینت ، باصفا عائشہؓ ماں کے لیے ہے یہ دعا
قُربِ حق حاصل رہے اُن کو مُدام یا محمد مصطفی خیرالانام

سینے میں جو دولتِ ایمان ہے مُرشِدِ کاملؒ کا یہ احسان ہے
اور ہے حُبِ نبی دِل میں دَوام یا محمد مصطفی خیرالانام

کیوں نہ ہم عزت کریں اُستاد کی طاعتِ آقا ہے جن کی زندگی
ہم کو سِکھلایا نبی کا احترام یا محمد مصطفی خیرالانام

یا رسول اللہ! اِک چشمِ کرم دو جہاں میں آپ ہی میرا بھرم
آپ پر بھیجوں میں روز و شب سلام یا محمد مصطفی خیرالانام

اپنے حامدؔ پر بھی آقا اِک نظر زندگی ہو ذکرِ نوری میں بسر
آپ کی نسبت سے پائے یہ بھی نام یا محمد مصطفی خیرالانام

ﷺ

یہ مدحتِ سرکار، مِرے رب کی عطا ہے
یہ سوچ، یہ اظہار مِرے رب کی عطا ہے

لو پوری ہوئی روح و دل و جاں کی تمنّا
ہُوں حاضرِ دربار، مِرے رب کی عطا ہے

ہر سمت چراغاں ہے یہاں ذکرِ نبی کا
ہر سمت ہیں انوار، مِرے رب کی عطا ہے

الحمد، لب و دل مِرے مصروفِ ثنا ہیں
رحمت کے ہیں آثار، مِرے رب کی عطا ہے

میخانۂ بغداد، مئے غوثِ وراؓ سے
یہ دل ہے جو سرشار، مِرے رب کی عطا ہے

اِک نورِ ہدایت ہے یہ قرآنِ مقدّس
پیغامِ ضیا بار، مِرے رب کی عطا ہے

حامدؔ، یہ بِنا فکر مِرے دل کے ورق پر
اُترے ہیں جو اشعار، مِرے رب کی عطا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ آنسو بہا کر درِ مصطفیٰ پر
سکوں پایا آ کر درِ مصطفیٰ پر

وثیقہ دیا ہے شفاعت کا ہم کو
خدا نے بُلا کر درِ مصطفیٰ پر

بہ فضلِ خدا یہ سعادت بھی پا لی
پڑھی نعت جا کر درِ مصطفیٰ پر

نکال اپنے ارماں تُو اشکوں کی صورت
یہ قیدی رہا کر درِ مصطفیٰ پر

اگر چاہتا ہے سُنے تیری مولا
تُو جا کر صدا کر درِ مصطفیٰ پر

سبھی حرف اپنے نچھاور کیے جا
تُو کلیاں بنا کر درِ مصطفیٰ پر

بلندی یہ پائی ہے شمس و قمر نے
نگاہیں جھکا کر درِ مصطفیٰ پر

بظاہر نہیں تو خیالوں میں حامدؔ
تُو ہر دم رہا کر درِ مصطفیٰ پر

خدا کا فضل لایا ہے مدینے کی فضاؤں میں
تو پھر یہ حامد آیا ہے مدینے کی فضاؤں میں

سکوں اِس دل نے پایا ہے مدینے کی فضاؤں میں
ہر اِک سُو نور چھایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

ہر اِک زائر کو لگتا ہے کہ آقا پاس ہیں اُس کے
کہ قُرب ایسا سمایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

سحابِ ہر عطا تیرا، حسیں ابرِ دعا تیرا
سروں پر اب بھی چھایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

دلوں کے قافلے ہر سمت سے کھنچتے چلے آئیں
کشش کیسی خدایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

گماں ہونے لگا ہے آسماں کا اپنے سینے پر
یہ دل یوں جگمگایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

تِری ذی شان ہجرت کا، تِرے درسِ اُخوّت کا
ابھی تک لطف پایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

دِیا بن کر ہماری قبر کو وہ جگمگائے گا
وہ آنسو جو بہایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

سمجھ لو لگ گئی ہے مہر بخشش کے وثیقے پر
جو آقا نے بُلایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

قصیدہ داخلیّہ حضرتِ حدادؔ والا کا
زبانِ دل پہ آیا ہے مدینے کی فضاؤں میں

یہ وجداں محوِ مدحت ہے، سلامِ اعلیٰ حضرتؒ ہے
عجب اِک کیف چھایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

ہے قربِ روضہ، اسما النبی کا ذکر اور حامدؔ
حسیں اعزاز پایا ہے مدینے کی فضاؤں میں

صلی اللہ علیہ وسلم

کون و مکاں میں کوئی نہیں ہے حضور سا
دونوں جہاں میں کوئی نہیں ہے حضور سا

وہ ربِّ بے مثال کے بے مثل شاہکار
ہاں، اِنس و جاں میں کوئی نہیں ہے حضور سا

کوئی نہ تھا گزشتہ زمانوں میں آپ سا
عہدِ رواں میں کوئی نہیں ہے حضور سا

نبیوںؑ کا کارواں کہ ہے اپنی مثال آپ
اِس کارواں میں کوئی نہیں ہے حضور سا

قرآن سا نہیں کوئی حُسنِ کلام میں
حُسنِ بیاں میں کوئی نہیں ہے حضور سا

بندوں کی کیا مجال کہ ڈھونڈیں نظیر بھی
جب قدسیاں میں کوئی نہیں ہے حضور سا

ﷺ

جو دل غم سے ہارے یہاں بھی وہاں بھی
مدد کو پکارے یہاں بھی وہاں بھی

بہ فضلِ خدا اہلِ ایماں کی کشتی
لگے گی کنارے یہاں بھی وہاں بھی

مدینہ دیا جس نے، جنت بھی دے گا
ہیں دل کش نظارے یہاں بھی وہاں بھی

اُسی پر ہے چھوڑی دعاؤں کی کشتی
وہی پار اُتارے یہاں بھی وہاں بھی

ازل بھی اُنہی کا، ابد بھی اُنہی کا
اُنہی کے نظارے یہاں بھی وہاں بھی

اُنہی سے بنے ہیں، اُنہی کے لیے ہیں
جو ہیں رنگ سارے یہاں بھی وہاں بھی

ٹورنٹو ہو، طیبہ ہو، سُنتے ہیں آقا
ہیں آقا ہمارے یہاں بھی وہاں بھی

ابوبکرؓ و فاروقؓ، عثمانؓ و حیدرؓ
چمکتے ستارے یہاں بھی وہاں بھی

# سلام اُن پر، درود اُن پر

سلام اُن پر، درُود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر
سلام اُن پر، درُود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

وہ آنِ قرآں، وہ جانِ ایماں، عبودیت آپ پر ہے نازاں
تمامِ شانِ سجود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

وہ ماہِ معراج، نجمِ اسرا، جو ہیں حبیبِ خدائے یکتا
ہوں کیا حدود و قیود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

بحکمِ مالک جو خود ہوں رحمت، بیاں کریں کیسے اُن کی عظمت
ہے رحمتوں کا وُرود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

خوشی میں جن کی خدا ہے راضی، وہ اصلِ فردا، وہ رُوحِ ماضی
نثار ہیں ہست و بُود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

وہ فضلِ رحمان کا نشاں ہیں، وہ دشمنوں پر بھی مہرباں ہیں
فدا ہیں خود لطف وجُود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

کہ کوئی ادنیٰ ہو یا ہو اعلیٰ، یہی ہے حکمِ خدا تعالیٰ
پڑھے ہمیشہ درُود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

سبھی فسانے کو جانتے ہیں، وہ ہر زمانے کو جانتے ہیں
عیاں فنا و نمود اُن پر، سلام اُن پر، درُود اُن پر

رحمتِ حق، سرکارِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم
اُن کے چرچے عالم عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سب کے لبوں پر آپ کی باتیں، موسمِ گُل ہو یا برساتیں
ہر موسم ہے آپ کا موسم صلی اللہ علیہ وسلم

سبحان اللہ! ارضِ طیبہ اور پھر اس پر آپ کا روضہ
جیسے گلاب کے رُخ پر شبنم صلی اللہ علیہ وسلم

کاندھے پر ہے جن کے دوشالہ، سچ پوچھیں تو اُن کا حوالہ
سارے حوالوں سے ہے محکم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے سفر جب رُک جائیں گے، حشر میں سب سر جُھک جائیں گے
لہرائے گا آپ کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ ازل ہے اُن کی محبت، شامِ ابد ہے اُن کی حکومت
میرے آقا شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

چاروں طرف سے رات نے گھیرا، ہم کو عجب حالات نے گھیرا
اپنے پرائے، سب ہیں برہم صلی اللہ علیہ وسلم

دُکھ کے لمحے کٹ جائیں گے، درد کے بادل چھٹ جائیں گے
آپ ہیں مونس تو ہے کیا غم، صلی اللہ علیہ وسلم

حامدؔ یزدانی! یہ جرأت، کرنے چلے ہو اُن کی مدحت
جن کا ثنا خواں ربّ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ

چمکا دل، جب آ گیا لب پر صلی اللہ علیہ وسلم
نامِ محمدؐ اسمِ مطہر صلی اللہ علیہ وسلم

جینے کا احساس نہیں تھا، کچھ بھی میرے پاس نہیں تھا
پایا سب کچھ آپ کو پا کر صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ساری اُجلی رعنائی، صبح نے اُس دہلیز سے پائی
شام نے مانگا جھلمل زیور صلی اللہ علیہ وسلم

لگ کر دَر کے ساتھ کھڑا ہے، سورج باندھ کے ہاتھ کھڑا ہے
اِذن ملے تو اُبھرے اُفق پر صلی اللہ علیہ وسلم

صبح و شام کنیزیں گھر کی اور یہ رات بھکارن دَر کی
وقت ہے اُس چوکھٹ کا نوکر صلی اللہ علیہ وسلم

انگلی کا جو اشارہ ہوا تھا، یک دم چاند دو پارہ ہوا تھا
آیا تھا خورشید پلٹ کر صلی اللہ علیہ وسلم

کیسا حسیں انداز ہے اُن کا، یہ بھی تو اعجاز ہے اُن کا
بولتے ہیں مٹھی میں پتھر صلی اللہ علیہ وسلم

چپ ہے فلک، خاموش زمیں ہے، کوئی نہیں تھا، کوئی نہیں ہے
کوئی نہ ہو گا آپ کا ہمسر صلی اللہ علیہ وسلم

چلتے چلتے تھک جانے کا، یا پھر راہ بھٹک جانے کا
کیا ڈر ہو، جب آپ ہیں رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

کون ہو خیر میں آپ کا ثانی، جب ہو یہ حکمِ ربانی
''اِنّا اَعْطینکَ الکوثَر'' صلی اللہ علیہ وسلم

دل اُجلے کردار ہیں اعلیٰ، آپ کے چاروں یار ہیں اعلیٰ
فوقیت دیں کس کو، کس پر صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ

(حروفیہ)

اللہ کے محبوب پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بعدِ خدا ہیں سب سے برتر صلی اللہ علیہ وسلم

پیڑ سلامی دینے آئے، ہرنی لے کے اجازت جائے
تارے مانگیں صدقہ آ کر صلی اللہ علیہ وسلم

ٹوٹ کے بکھری کالی رینا، گونجا طَلَعَ البدرُ علینا
ثور سے طیبہ پہنچے جو سرور صلی اللہ علیہ وسلم

جاری لب پہ درود رکھو تم، صلّو علیَّ حیثُما کُنتم
چمکا یہ ارشادِ مؤقر صلی اللہ علیہ وسلم

حسرت دل کی مٹانے والے، وہ قرآن سنانے والے
خُلد کی رونق، خلق کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم

دہر میں ذاتِ محمد چمکی، مہرِ نبوت ایسی دمکی
ذرّہ ذرّہ اُن کا ثناگر صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت و رافت اُن کی ادائیں، سانسیں مقبول دعائیں
زہد و تقویٰ خون کے اندر صلی اللہ علیہ وسلم

سرِّ ازل نے حسن بکھیرا، شجرِ نور سے ہُوا سویرا
شامِ ابد ہے اُن سے منوّر صلی اللہ علیہ وسلم

صبح ہیں آقا، شام ہیں آقا، خیر ہیں، خیرِ انام، ہیں آقا
ضامنِ بخشش، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم

طے ہوئے پل میں فاصلے ایسے، رہ گیا سارا وقت ہی جیسے
ظرف شبِ اسرا میں سمٹ کر صلی اللہ علیہ وسلم

عمرِ عزیز کا لمحہ لمحہ، ذکر و فکرِ خدا میں گزرا
غیب و شہود کی راہ کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

فضل کا وہ شہکار ہیں آقا، نیند میں بھی بیدار ہیں آقا
قاریِ قرآں، خُلق کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی نہیں ہے آپ کا ثانی، آپ ہیں شہکارِ ربّانی
گردِ رہِ سرکار اُفق پر صلی اللہ علیہ وسلم

لوح وقلم بھی، دونوں حرم بھی، اُن کے لیے ہیں جاہ وحشم بھی
مالکِ کُل، مختار و سرور صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ 'الم نشرح' کی شعاعیں، آلِؓ محمد، اُن کی وفائیں
والہ شاں اصحابِؓ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

ہونٹ اُن کے فرمان خدا کا، ان ھُوا اِلَّا وَحی یُوحیٰ
یعنی حق، حق کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

⁂

صلی اللہ علیہ وسلم

درد زباں ہے نامِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ میرا مقدرؔ صلی اللہ علیہ وسلم

اُس کے فضائل، اُس کے محاسن، حدِ زبان و بیاں سے باہر
کامل و اکمل، طاہر و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

حاملِ قرآں، صاحبِ فرقاں، رُشد و ہدیٰ کی شمعِ فروزاں
سب کا ہادی، سب کا رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

لُطف کا دریا، خیر کا زمزم، عدل کی دنیا، حسن کا عالم
امن کا ضامن، خلق کا پیکر صلی اللہ علیہ وسلم

حامدؔ، یہ بھی فضلِ خدا ہے، لب پہ جو تیرے صبح ومسا ہے
مدحِ صحابہ، نعتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کہوں، یہ جی میں آیا، قلم اُٹھایا میں نے یہ پڑھ کر، صلی اللہ علیہ وسلم
راتوں جیسا کالا کاغذ، چمکا بن کر نور کا پیکر، صلی اللہ علیہ وسلم

حرف مسافر چلتا جائے، جیسے سورج ڈھلتا جائے اور دل ہجر میں جلتا جائے
یک دم مہکا ایک اُجالا، بیٹھنے کو ہی تھا دل تھک کر، صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتھوں میں بخشش کا قبالہ، کاندھے پر رحمت کا دوشالہ، دیکھو آیا کملی والا
سب سے اعلیٰ سے بھی اعلیٰ، سب سے بہتر سے بھی بہتر، صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے جدا ہے آپ کا اُسوہ نور وضیا ہے آپ کا اُسوہ، راہنما ہے آپ کا اُسوہ
راہ سُجھائی ہم کو خدا کی، بخشش کا رستہ دکھلا کر، صلی اللہ علیہ وسلم

رِم جھم رِم جھم اُجلی بارش، سانسوں میں انجانی لرزش، آنکھوں میں لہراتی خواہش
جھلکے یوں سینے کے اندر، جھلمل جھلمل نوری چادر، صلی اللہ علیہ وسلم

رومیؔ اور نہ جامیؔ ہوں میں، اک حرفِ گمنامی ہوں میں، ہاں بس آپ کا حامی ہوں میں
میرے شعر کی خالی جھولی، آپ کہ ہیں مختار و سرور، صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی ندیمؔ سی سطر عطا ہو، تائبؔ جیسی طرزِ ثنا ہو، پوری دل کی کاش دعا ہو
نعت کا حق کیا مجھ سے ادا ہو، نعت پڑھے خود ربِّ داور، صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ

(صنعتِ توشیح میں۔حروفِ مقطعات کے آئینے میں)

ا اللہ کے وہ مُرسَلِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ل لطف و عطا و مہر ہیں پیہم صلی اللہ علیہ وسلم
م مُہرِ نبوّت شانِ محمد، نبیوں کو ارمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ا ارض و سما کے لب پہ دما دم صلی اللہ علیہ وسلم
ل لوح و قلم کی آقا ہیں شاں، اُن کے منادی موسیٰؑ عمراں
م مدح گزار ہیں عیسیٰؑ مریمؑ صلی اللہ علیہ وسلم
ص صلِ علیٰ مِیلاد کی گھڑیاں، ہر سُو اُن کی یاد کی گھڑیاں
ا اصلِ حیات وہ نازشِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
ل لائے صحائف اُن کی بشارت، وہ ہیں دعائے خلیلؑ کی عظمت
ر رحمت و رافت کا وہ زمزم صلی اللہ علیہ وسلم
ا اور ملائک جو ہیں مقرّب، اُن کے حضور ہیں سارے مؤدّب
ل لہرائیں تسلیم کے پرچم صلی اللہ علیہ وسلم
م مطلعِ صبحِ ازل کی جھلمل، شامِ ابد کی رونقِ محفل

ر رحمتِ باری، شانِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم
ک کوئی نہیں ہے آپ کا ثانی، کس کو ملی ایسی سلطانی
ہ ہادیِ برحق، جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ی یاد میں اُن کی عمر بسر ہو، یہی ہو منزل، یہی سفر ہو
ع عِزّو شرف یوں پائیں سب ہم صلی اللہ علیہ وسلم
ص صادق، عاقب، قاسم، حاشر، شاہد، کامل، ظاہر، ناصر
ط طیّب، طاہر، شافعِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
ہ ہجرتِ آقا خاص خزینہ، یثرب بن گیا پاک مدینہ
ط طرزِ کلام بھی اُن کا محکم صلی اللہ علیہ وسلم
س سدرہ تو آغازِ سفر ہے، آگے کیا ہے؟ اُن کو خبر ہے
م منزلِ اَو ادنیٰ کے محرم صلی اللہ علیہ وسلم
ط طیبہ کی ہے خواہش دل میں، اشکوں کی ہے بارش دل میں
س سانسوں میں ہے یاد کی شبنم صلی اللہ علیہ وسلم
ی یہ بھی اُن کا خاص کرم ہے، اُن کے ہجر میں آنکھ جونم ہے
س سوز ہے دل میں مدھم مدھم صلی اللہ علیہ وسلم
ص صحنِ حرم کو پلکیں چُومیں، طیبہ کی گلیوں میں گھُومیں

ح حاضری ہو حرمین میں جس دم صلی اللہ علیہ وسلم
م معجزہ ہے اِک اِک پَل اُن کا، آج ہے اُن کا اور کل اُن کا
ح حاملِ وحی و خیرِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم
م مدح کے لائق آلِ محمد، سب پر فائق آلِ محمد
ع عظمتِ عترت خاص و مقدّم صلی اللہ علیہ وسلم
س ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، جانِ صحابہؓ، اولیاء پرور
ق قاسمِ نعمت، مُونس و ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
ق قرآن و سنّت کی ڈوری، ہر مشکل کا حل ہے فوری
ن نورِ ہدایت ہر جا، ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

(غیر منقوط)

اللہ کے دلدار محمد، صلی اللہ علیٰ محمد
ہر دل کو درکار محمد، صلی اللہ علیٰ محمد

مدحِ رسول ہے حکمِ الٰہی، وحیِ الٰہی اِس کی گواہی
صلِ علیٰ سرکار محمد، صلی اللہ علیٰ محمد

اعلیٰ عطا ہے اسمِ احمد، دُکھ کی دوا ہے اسمِ احمد
دُکھی دلوں کی ٹھار محمد، صلی اللہ علیٰ محمد

اصل و روحِ دو عالم ٹھہرے، وہ کہ رسولِ اکرم ٹھہرے
سرور اور سرکار محمد، صلی اللہ علیٰ محمد

گردِ ماہ کرم کے ہالے، آئے آئے کملی والے
آئے کرم اطوار محمد، صلی اللہ علیٰ محمد

علم داور دل ہے اُس کا، اسم ہے مُھِد، کامل اُس کا
محرمِ کل اِسرار محمد، صلی اللہ علیٰ محمد

وہ ہادی، اسرا کا راہی، وا ہو گا درِ وصلِ الٰہی
مدعو ہے دلدار محمد، صل اللہُ علیٰ محمد

طٰسٓ و حٰمٓ و طٰہٰ، داعٍ، واصل، مصلح، اولیٰ
ہے والہ کردار محمد، صل اللہُ علیٰ محمد

رحم سراسر، علم سراسر، عدل سراسر، حِلم سراسر
صالح ہے سردار محمد، صل اللہُ علیٰ محمد

سارے عہد دوام اُسی کے، سارے درود و سلام اُسی کے
حاصلِ کل ادوار محمد، صل اللہُ علیٰ محمد

وہ کہ امام رسولوں کا ہے، محکم سدا اُصولوں کا ہے
اوّل وہ سالار محمد، صل اللہُ علیٰ محمد

مہکا ہُوا در، مہکی گلی ہے، کھلی ہوئی ہر دل کی کلی ہے
ہے ساری مہکار محمد، صل اللہُ علیٰ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلیٰ حضرت امام احمد خاں رضاؒ کی زمین میں)

پیڑ جھکتے گئے، ہر راستہ قربان گیا
جس طرف بولتا چلتا ہُوا قرآن گیا

عشقِ سرکار ہے بنیاد مِرے ایماں کی
عشقِ سرکار گیا دل سے تو ایمان گیا

ہم کو جنت کے مناظر کی بھی خواہش ہے، مگر
صبحِ طیبہ کا، نہ دل سے کبھی ارمان گیا

ایسا بدلا ہے مِری سوچ کا رُخ آقا نے
پھر کسی اور کی جانب نہ کبھی دھیان گیا

ہاں مِری نعت میں یہ رنگ کہاں تھا پہلے
یہ کرم آپ کا ہے، آپ کا، میں جان گیا

اُن کا نقشِ کفِ پا، نقش ہُوا یوں دل پر
خود مقدّر، مِری تقدیر پہ قربان گیا

ہے سبھی نورِ محمد کا یہ فیضاں، حامدؔ
وہی چمکا تھا یمن میں، وہی جیلان گیا

صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی وقفِ عبادت کیجیے
رات دن آقا کی مدحت کیجیے

سوکھتی جاتی ہے کھیتی فکر کی
"یا نبی! بارانِ رحمت کیجیے"

دور ہو گی لکُنتِ فکر و نظر
سرورِ عالم کی مدحت کیجیے

جانتے ہیں آپ دل کی بات کو
آپ سے کیسی وضاحت کیجیے

دیکھیے! یہ خالی جھولی دیکھیے
کیجیے! سرکار رحمت کیجیے!

سرورِ کون و مکاں! حاضر ہیں ہم
ہم پہ بھی چشمِ عنایت کیجیے

چاہتے ہیں گر خدا سے دوستی
میرے آقا کی اطاعت کیجیے

لیجیے بخشش کی کشتی میں ہمیں
آلِ احمد سے محبت کیجیے

فرق مت رکھیے روا اصحاب میں
آپ چاروں سے محبت کیجیے

ﷺ

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں)

بسا کر شوق اِس دل میں تِرے در کی زیارت کا
تِرا حامدؔ ہے اب تک منتظر تیری اجازت کا

اگر مقدور ہو پڑھتا رہوں میں رات دن قرآں
سو یوں دیدار میں کرتا رہوں آقا کی صورت کا

یہ سارے باغ، یہ ساری بہاریں کیا کریں لے کر
ہمیں تو پھول اِک کافی ہے بس تیری شفاعت کا

ازل سے ہی مِری قسمت میں تھی تیری ثناخوانی
سو میرے فن کو ہے اعزاز حاصل تیری بیعت کا

حقیقت یہ ہے میرے پاس اپنا کچھ نہیں آقا
ثنا کرنے کو بھی چاہوں اشارہ تیری رحمت کا

وہ ہوں حسانؔ یا پھر کعبؔ یا ابنِ رواحہؔ ہوں
ادا کس سے ہُوا حق، کس سے ہو گا تیری مدحت کا

صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں)

کس اوجِ مقدر پہ ستارا ہے ہمارا
ہم اُس کے ہیں اور وہ شہِ بطحا ہے ہمارا

خاکِ رہِ طیبہ بنی پوشاک ہماری
عشقِ شہِ لولاک لبادہ ہے ہمارا

دربان جو آئیں گے ہمیں روکنے در پر
فرمائیں گے: رہنے دو، یہ منگتا ہے ہمارا

اِس خیرِ مسلسل کی غلامی کی بدولت
ہم خیرِ اُمم ٹھہرے یہ رُتبہ ہے ہمارا

ورنہ تو وجود اپنا بھی، اپنا نہیں حامدؔ
ہاں، اُن کا کرم ہو تو زمانہ ہے ہمارا

صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں)

اگر مہرباں ہو خدائے محمد
تو آئے زباں پر ثنائے محمد

ہے کیا مہکا مہکا سا پیغام اُن کا
ہے کیا شیریں شیریں صدائے محمد

عدو بھی ہیں کردارِ عالی کے شیدا
ہے دل کش بہت ہر ادائے محمد

غزال اُن سے باتیں کریں اپنے دل کی
دلوں میں کچھ ایسے سمائے محمد

پلٹتا ہے خورشید آقا کی خاطر
شجر جھک رہے ہیں برائے محمد

بنا رشکِ جنت وہ صحرا عرب کا
کھِلے یوں گُلِ نقشِ پائے محمد

تو معراج میں سدرۃ المنتہیٰ سے
گیا کون آگے سوائے محمد

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں)

آقا مِرے غم گُسار آقا
تجھ پر ہے سب آشکار، آقا

کب اِذن ملے گا حاضری کا
گھڑیاں میں کروں شمار آقا

اے چشمِ فلک! کہیں ہے دیکھا
ایسا کوئی باوقار آقا

جو رہ تِری سمت لے کے جائے
وہ رہ کروں اختیار آقا

اے کاش! تِرے نگر بسر ہوں
باقی ہیں جو دن یہ چار، آقا

ہے سامنے خوف کا سمندر
تو پار ہمیں اُتار آقا

تعبیر کی روشنی عطا ہو
میں خواب کا ہوں غبار، آقا

ﷺ

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں)

حُسن اِس طرح مِری روح میں اُترا تیرا
مجھ کو ہر شے میں نظر آئے سراپا تیرا

آئینہ خانۂ جاں سے مجھے فرصت ہی نہیں
اِس میں ہر سمت نظر آتا ہے جلوہ تیرا

چمک اُٹھّی مِری تنہائی میں اِک بزمِ خیال
دل نے تنہائی میں جب نام پکارا تیرا

منزلیں ہونے لگیں میری مسافت پہ نثار
رختِ ہجرت میں فَقَط نام تھا رکھّا تیرا

خوابِ دل میں تِری تعبیر کی صورت اُتریں
آنکھ جھپکوں بھی نہ، ہو جائے نظارا تیرا

کاسۂ عمر میں سانسوں کی کھنک تجھ سے ہے
اُٹھ گیا در سے تو مر جائے گا منگتا تیرا

جس گھڑی بجھنے پہ آئیں مِری سانسوں کے چراغ
میرے وِجدان میں کِھل جائے اُجالا تیرا

صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زمین میں)

دل میں یادِ مصطفیٰ ہو
لب پہ آقا کی ثنا ہو

تم سراسر خیر، آقا
تم کرم ہو، تم عطا ہو

تم کہ ہو جانِ دو عالم
تم ہی شاہِ دو سرا ہو

میری سوچیں بھی ہوں اُجلی
یا نبی ! بدرالدجیٰ ہو

ق

آئے حامدؔ پاک در پر
در پہ آئے تم جو چاہو

سامنے روضے کی جالی
ہونٹ پر صلِّ علیٰ ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کی راہوں میں ہم بڑھ رہے ہیں
شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

دُرودوں کا موسم کِھلا جا رہا ہے
کہ رستے میں دل بھی بچھا جا رہا ہے
کہ ہم سُوئے بابِ کرم بڑھ رہے ہیں
شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

دعائیں مہکتی ہیں سانسوں میں اپنی
گھٹائیں لہکتی ہیں راہوں میں اپنی
لیے ہم جو آنکھوں میں نم بڑھ رہے ہیں
شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

نہ دولت، نہ ہیں نیک نامی پہ نازاں
کہ ہم ہیں اُنہی کی غلامی پہ نازاں
یہی لے کے دل میں بھرم بڑھ رہے ہیں
شفاعت کی جانب قدم بڑھ رہے ہیں

# برگِ نعت

(نعتیہ نظمیں ، ہائیکو ، ترائلے ، سانیٹ ،
رباعیات ، قطعات ، فردیات )

جلوۂ قرآں آپ کی سیرت
معنیِ فرقاں آپ کی سیرت

# نعتیہ نظمیں

## پھر ایک دن کرم ہوا

میں اپنی ذات کے اندھیرے اوڑھ کر
سفر میں تھا
سیاہ زندگی کا ایک پَل بھی کب
نظر میں تھا
پھر ایک دن کرم ہوا
کہ دشتِ زیست نَم ہوا
حرائے دل میں، یک بہ یک
وہ برق سی لپک گئی
نظر تو کیا!
یہ رُوح بھی چمک گئی
چمک وہ دُور تک گئی

# مگر وہ دِیا

اِدھر

مغربی کھڑکیوں سے جو سورج اُگے تھے

وہ کمھلا گئے ہیں

اُدھر

سمتِ مشرق کے سوئے دریچوں میں جو

چاند چمکے

سبھی بجھ چکے ہیں

مگر

وہ دِیا جو مدینے کے رُخ پر جلا تھا

زمانے کو ضو دے رہا ہے

اُفق در اُفق

روح پرورسی

لَو دے رہا ہے۔

# ذکر

تھرتھرانے لگے سبھی ایواں
ذکر کِس بوریا نشیں کا ہوا

آ کے جھکتے ہیں کس کے در سُلطاں
کس کا دیدار درد کا درماں
چھوڑ کر یہ دیار جائے کہاں
جو بھی آیا یہاں، یہیں کا ہوا

تھرتھرانے لگے سبھی ایواں
ذکر کس بوریا نشیں کا ہوا

(ترائلے)

# تِری دہلیز

ہیں کھنچے آتے دلوں کے کارواں
ہے کشش کیسی تری دہلیز میں

سیّدِ والاؐ شہنشاہِ شہاں
ہیں کھنچے آتے دلوں کے کارواں
لطف جو پاتا ہے اس در پر جہاں
ہے کہاں آقا کسی بھی چیز میں

ہیں کھنچے آتے دلوں کے کارواں
ہے کشش کیسی تری دہلیز میں

(ترائلے)

# نُور کی سطر

میرے تاریک شب و روز چمک اُٹھتے ہیں
نور کی سَطر سے تحریر کسی نغمے سے

جاں کے بے رنگ چمن زار مہک اُٹھتے ہیں
میرے تاریک شب و روز چمک اُٹھتے ہیں
سازِ وجداں کے سبھی تار کھنک اُٹھتے ہیں
آپ کا ذکر کروں، رُوح میں اُتریں تارے

میرے تاریک شب و روز چمک اُٹھتے ہیں
نور کی سَطر سے تحریر کسی نغمے سے

(ترائیلے)

# آپ کا جلوہ

صبح کا پرچم، آپ کا جلوہ
شام کی چادر، آپ کے گیسو

دل میں ہر دم آپ کا جلوہ
صبح کا پرچم آپ کا جلوہ
سب پہ مقدّم آپ کا جلوہ
اور معنبر، آپ کے گیسو

صبح کا پرچم، آپ کا جلوہ
شام کی چادر آپ کے گیسو

(ترائلے)

# سایہ جمال

روشنی ہے جہاں جہاں آقا
آپ کے سایۂ جمال میں ہے
رات اُلجھی ہوئی سوال میں ہے
چاندنی ہے جہاں جہاں آقا

زندگی ہے جہاں جہاں آقا
آپ کے عکسِ خوش خصال میں ہے
تارہ تارہ رہِ خیال میں ہے
آگہی ہے جہاں جہاں آقا

خواہشوں سے جلیں، دلوں کے چراغ
آہٹوں سے کِھلیں سفر کے گلاب
آرزو راستہ بناتی ہوئی
عکس در عکس آئنوں کے چراغ

نم ہیں، یا ضوفشاں نظر کے چراغ؟
خامشی نعت گنگناتی ہوئی

(سانیٹ)

# ہائیکو

جاں پہ برسے سحابِ اِذنِ سفر
ہمیں آقا بلائیں طیبہ اگر
اپنی قسمت پہ ناز ہم بھی کریں

جن کا لہجہ ہے سر بہ سر قرآں
چال جن کی ہے سورۂ رحماں
اُن کی تمثیل کون لائے گا

دل جو غم سے نڈھال ہوتا ہے
سب سے مایوس ہو کے یہ آنکھیں
سبز گنبد کی سمت دیکھتی ہیں

دل میں اِمکانِ ہر نمو لے کر
موسمِ رشکِ صد بہار آیا
اب نظر کو خزاں کا ڈر کیسا!

لے کے پھر کاسۂ طلب آقا
آپ کے در پہ آگئے ہیں فقیر
اِن کو خیراتِ حُسن مل جائے

رخ پہ ہے حُسنِ والضحیٰ کی چمک
آنکھ ''مازاغ'' کا لیے سرمہ
زُلف ''واللیل'' کی حقیقت ہے

دل کے ویران باغ میں حامدؔ
ہر طرف سے بہار اُترنے لگی ہے
گل ذکرِ نبی مہکنے لگا

جس سے حاصل نجات کی منزل
جس پہ چل کر فلاح ملتی ہے
وہ تو بس آپ ہی کا رستہ ہے

جس نے فکر و نظر کو چمکایا
جس نے اصحاب کو نجوم کیا
اُس محبت کی بات کی جائے

ہو اگر آپ کی نگاہِ کرم
ناؤ اُمت کی پار لگ جائے
یا نبیؐ یا نبیؐ مرے آقا

زندگی کی تلاش میں جلتی
ریت ہوتی ہوئی مسافت کو
اک تری یاد کا سہارا ہے

آپ کی ذات حُسن ہر امکاں
ہر زمانہ ہے آپ کے تابع
از ازل تا ابد ہے آپ کا عہد

آرزوئیں کہ عازمینِ وفا؟
خواہشیں زائرینِ شوقِ وصال
دل مِرا عشق کا مدینہ ہے

خواہشوں کے دیے، دلوں کے چراغ
خُلق کے چاند، عزم کے تارے
آپ کی روشنی سے پھوٹے ہیں

روح کو جستجوئے عہدِ رسول
دل کو درکار یادِ مصطفوی
آنکھ طیبہ کا خواب مانگتی ہے

تیرے ہی نور سے جہاں روشن
یہ زمیں اور یہ آسماں روشن
از اُفق تا اُفق تری رحمت

زندگی ہے جہاں جہاں آقا
روشنی ہے جہاں جہاں آقا
آپ کے سایہِ جمال میں ہے

جاں پہ برسے سحابِ اِذنِ سفر
ہم کو آقا بُلائیں طیبہ اگر
اپنی قسمت پہ ناز ہم بھی کریں

جن کا لہجہ ہے سر بہ سر قرآں
چال جن کی ہے سورۂ رحماں
اُن کی تمثیل کون لائے گا

دل جو غم سے نڈھال ہوتا ہے
سب سے مایوس ہو کے یہ آنکھیں
سبز گنبد کی سمت دیکھتی ہیں

دل میں اِمکانِ ہر نمو لے کر
موسمِ رشکِ صد بہار آیا
اب نظر کو خزاں کا ڈر کیسا!

لے کے پھر کاسہِ طلب، آقا
در پہ ہیں منتظر سوالی کچھ
اِن کو خیراتِ اذن مل جائے

رخ پہ ہے حُسنِ والضحیٰ کی چمک
آنکھ ''مازاغ'' کا لیے سُرمہ
زُلف ''واللیل'' کی علامت ہے

دل کے ویران باغ میں حامدؔ
ہر طرف سے بہار اُترنے لگی ہے
گلِ ذکرِ نبی مہکنے لگا

جس سے حاصل نجات کی منزل
جس پہ چل کر فلاح ملتی ہے
وہ تو بس آپ ہی کا رستہ ہے

جس نے فکر و نظر کو چمکایا
جس نے اصحابؓ کو نجوم کیا
اُس محبت کی بات کی جائے

ہو اگر آپ کی نگاہِ کرم
ناؤ اُمت کی پار لگ جائے
یا نبی ، یا نبی، مِرے آقا

زندگی کی تلاش میں جلتی
ریت ہوتی ہوئی مسافت کو
اِک تری یاد کا سہارا ہے

آپ کی ذات حُسن ہر امکاں
ہر زمانہ، زمانہ آپ کا ہے
از ازل تا ابد ہے آپ کا عہد

آرزوئیں کہ عازمینِ وفا؟
خواہشیں زائرینِ شوق مثال
دل مِرا عشق کا مدینہ ہوا

خواہشوں کے دیے، دلوں کے چراغ
خُلق کے چاند، عزم کے تارے
عکسِ حُسنِ مبیں سے روشن ہیں

روح کو جستجوئے عہدِ رسول
دل کو درکار یادِ مصطفوی
آنکھ طیبہ کا خواب مانگتی ہے

# رباعیات

پیرایۂ نعت میں دعا ہو جائے
ہر حرف مِرا ثنا ہو جائے
اے شافعِ محشر! تِرے گل دستے سے
اِک پھول شفاعت کا عطا ہو جائے

ہر زخمِ تمنا مِرا آقا سِل جائے
میری اُمیّد کی کلی بھی کِھل جائے
کُھل جائے مِرے سینے میں اِک روزنِ نور
مہتابِ مدینہ کی تجلی مِل جائے

ہر اِک نے خوب تر تِری نعت لکھی
احساس میں ڈوب کر تِری نعت لکھی
آتی جاتی سانس کی لے سے آقا
میں نے اِس روح پر تری نعت لکھی

ہے آلِؓ محمد سے محبت مجھ کو
اصحابؓ سے بھی اُن کے عقیدت مجھ کو
پائی ہے وراثت میں جو میں نے آقا
حاصل رہے مدحت کی یہ دولت مجھ کو

کیا اور کوئی ذکر مقابل ٹھہرے
تذکارِ نبی، فکر کی منزل ٹھہرے
کچھ اور نہ آرزو ہو دل میں حامدؔ
بس نعت ہی زندگی کا حاصل ٹھہرے

ہر سوچ پہ تیرا ہی پہرا آقا
محکوم ہے تیری سب دنیا آقا
روشن ہے تیری عطا کا سورج مولا!
جاری ہے تِری سخا کا دریا آقا

مخلوق کو خالق سے ملانے والا
رستۂ توحید کا دکھانے والا
کرتا ہے سرِّ کُن فکاں کی تفہیم
گلہ بنی سعد کا چرانے والا

آنکھوں کو ترا نقشِ کفِ پا لکھوں
اس شہرِ دل و جاں کو مدینہ لکھوں
دن رات رہے وردِ زباں نامِ خدا
دن رات حضور کا قصیدہ لکھوں

اُس فخرِ دو عالم کا قصیدہ لکھنا
عقبیٰ میں نجات کا وسیلہ لکھنا
ہر لفظ کی قسمت میں کہاں یہ اعزاز
آساں نہیں نعتِ شہِ والا لکھنا

اک دولتِ دیدار کو پانا چاہے
دل آپ کے دربار میں جانا چاہے
گر شہرِ محمد میں مِل جائے پناہ
دل پھر نہ کبھی لوٹ کر آنا چاہے

چمکے سورج تری عطا کا آقا
مہکے گلشن ترِی سخا کا آقا
تیرے خُلقِ مبیں کی لے کر کرنیں
روشن ہے آئنہ صفا کا آقا

پیرایۂ نعت میں دعا ہو جائے
ہر حرف مِرا ثنا ہو جائے
اے شافعِ محشر! ترِے گل دستے سے
اِک پھول شفاعت کا عطا ہو جائے

ہر زخمِ تمنا مِرا آقا سِل جائے
میری اُمیّد کی کلی بھی کِھل جائے
کھُل جائے مِرے سینے میں اِک روزنِ نور
مہتابِ مدینہ کی تجلی مِل جائے

ہر اِک نے خوب تر تِری نعت لکھی
احساس میں ڈوب کر تِری نعت لکھی
آتی جاتی سانس کی لے سے آقا
میں نے اِس روح پر تری نعت لکھی

ہے آلِؓ محمد سے محبت مجھ کو
اصحابؓ سے بھی اُن کے عقیدت مجھ کو
پائی ہے وراثت میں جو میں نے آقا
حاصل رہے مدحت کی یہ دولت مجھ کو

# قطعات

عیدِ میلاد مبارک سب کو
ہیں سبھی شادؔ مبارک سب کو
صحنِ کعبہ کہ پڑا تھا ویراں
ہوا آبادؔ مبارک سب کو

یہ غم زدوں پہ جو ارزاں خوشی کی رحمت ہے
کرم یہ اُن کا ہے ہم پر اُنہی کی رحمت ہے
مہک رہے ہیں جو یہ حرف بھی، مرا گھر بھی
خدا کا فضل ہے حامدؔ، نبی کی رحمت ہے

عظمتوں کے ہر شمارے میں رہے گا
تذکرہ آقا کے بارے میں رہے گا
آپ کے رب کا کہا ہو کر رہے گا
آپ کا دشمن خسارے میں رہے گا

❁

ساری دنیاؤں کی خاطر، سب جہانوں کے لیے
آپ آئے حشر تک سارے زمانوں کے لیے
رحمتیں بن کر وہ آئے، رونقیں بن کر وہ آئے
اس زمیں کے واسطے، سب آسمانوں کے لیے

# فردیات

اُتر آیا ہوں آسمان تلے
سبز گنبد کے سائبان تلے

☆

دن کو مرے چمکا دے، میری رات کو روشن کردے
خاکِ درِ طیبہ چھُولے تو ذات کو روشن کردے

☆

وہ ذات کہ ہے جس کی ثنا میرا حوالہ
ہے اُس کے کرم سے مرے لفظوں میں اُجالا

☆

بارش اُن کے حُسن کی، بارش سے پہلے ہو گئی
پوری یوں خواہش مِری، خواہش سے پہلے ہو گئی

☆

☆

ویران ریگزاروں پہ چشمِ کرم ہوئے
اک عمر ہو گئی ہے اِن آنکھوں کو نم ہوئے

☆

یہ مہر و ماہ یہ کرنیں، جو یہ ستارے ہیں
تری جھلک ہی کے امیدوار سارے ہیں

☆

بھلے برے کا سب شعور، آپ نے دیا
کہ آپ نے دیا حضور، آپ نے دیا

☆

دل کا ہے بس ایک تقاضا، دیکھوں شہر نبی کا
روشن ہو قسمت کا ستارہ، دیکھوں شہر نبی کا

☆

جس کملی کے سائے کے طلبگار دو عالم
وہ کملی بچھا دیتے ہیں مہمان کی خاطر

☆

کل بھی قرباں تھی آپ پر یہ جاں
آج بھی ہے یہ دل فدا آقا

☆

سوکھ کر رزقِ ہوا ہو جائے گا برگِ ستم
آپ کی عظمت کے موسم لہلہاتے جائیں گے

# برگِ سیادت

## (تضامین)

کیسے جلائے گی تپشِ آفتابِ حشر
ہوگا ہمارے سر پہ تو سایہ درود کا

# بلغ العلیٰ بکمالہٖ

## حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ کے نعتیہ اشعار پر تضمین

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

تُو ہے مرتضیٰ تُو ہے مصطفیٰ
تُو محمد، احمدِ مجتبیٰ
تُو حبیبِ حق، شہِ دو سرا
ہے تُو روحِ حکمت و آگہی
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

تُو رؤف ہے، تُو رحیم ہے
ہے تُو اُمّی، پھر بھی علیم ہے
تُو خلیل ہے، تُو کریم ہے
تُو عزیز ہے، تُو عظیم بھی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

تُو ہی بخششوں کی سبیل ہے
تُو دعائے پاکِ خلیلؑ ہے
تِری ذات حق کی دلیل ہے
تِرا منتظر تھا ہر اِک نبیؑ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

ہوں نبیؑ، فرشتےؑ کہ اولیاؒء
کریں ذکرِ آمدِ مصطفیٰ
لبِ دو جہاں پہ ہے یہ صدا
ہے یہ بارہ، پہلی بہار کی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

یہ مسافتیں، یہ سعادتیں
ہیں تِرے قدم کی وہ عظمتیں
ملیں کہکشاؤں کو رفعتیں
ہے فلک فلک تِری روشنی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

تِرا حرف، حرفِ ثبات ہے
یہ عقیدہ وجہِ نجات ہے
تُو ہے زندہ یعنی حیات ہے
تِرے دم قدم سے ہے زندگی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

یہ تِری نگاہ کا ہے اثر
ہوئے چاروں یار ہی معتبر
ابوبکرؓ ہوں یا وہ ہوں عمرؓ
ہوں غنیؓ تِرے کہ وہ ہوں علیؓ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

تُو ہی جانِ چشت و بُخارہ ہے
تُو ہی سہرورد کو پیارا ہے
تِرے نام ہی کا سہارا ہے
علَوی تِرے، تِرے قادری

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

تُو کنارا، دل یہ سفینہ ہے
تِری یاد ہے، مِرا سینہ ہے
مِرا خواب، تیرا مدینہ ہے
ملے پھر سعادتِ حاضری

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

تِرا ذکر ہی مجھے راس ہے
دل وجاں کواذن کی آس ہے
تِری دید کی مجھے پیاس ہے
بجھے اب شہا مِری تشنگی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

یہ جو اہلِ دل کی ہیں محفلیں
ہیں خدا کی خاص یہ رحمتیں
بِنا مانگے ملتی ہیں برکتیں
نہیں جا یہ حرفِ سوال کی

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

مِری نعت عکسِ جمال ہو
یونہی ذکرِ نوری خصال ہو
مِرا حرف حرفِ کمال ہو
ہو عطا وہ لہجے کو چاشنی
بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وآلہٖ

## صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمَّدٍ

نازشِ بزمِ کائنات، خیر ہی خیر تیرا نام
کیسی بلند تیری ذات، کیسا بلند ہے مقام
رب نے ترے لیے کیا کون و مکاں کا اہتمام
تجھ پہ سلام اور درود، تجھ پہ درود اور سلام

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

اے شہِ جُود وہست و بُود تجھ سے حیات کی نمود
باعثِ فوز ہے ترا عالمِ خاک پر ورود
تیرے لیے نبیِ حق غیب بھی عین ہے شہود
سرّ ازل کے رازداں! لائق دائمی دُرود

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

صحنِ زمیں کی روشنی، بامِ فلک کی سب چمک
شانِ خُدا کا ہے یہ نور، ہے تیرے رُخ کی یہ جھلک
قُربِ دوام کی دمک، خیرِ تمام کی مہک
آئے ترے ہی حسن سے، جائے ترے ہی حسن تک

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

رب کے سوا کسے پتا عظمت و شانِ مصطفی
سارے نبیؑ ہیں مقتدی، وہ ہیں امام الانبیاء
اسرا کی منزلیں کٹیں اب ہے فلک کا مرحلہ
پہنچے نبی جو عرش پر ہونٹوں پہ قدسیوں کے تھا

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

ہر سو کرم کی بارشیں، کیسی ہے دل نشیں یہ رات
خاص خدا کی ہے عطا، خاص ہے بالیقیں یہ رات
وصل، نماز، بخششیں تحفوں کی ہے امیں یہ رات
مہماں بھی نور نور سا، نور بھری حسیں یہ رات

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

خالقِ حُسن کو تِرا حُسن کچھ ایسا بھا گیا
محفلِ لامکاں پہ بھی عالمِ وجد چھا گیا
فاصلے سارے مٹ گئے قرب وہ جگمگا گیا
نُور جو اپنے نُور کے اِتنے قریب آ گیا

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

حسنِ یقین، رونقِ باغِ عمل بھی تجھ سے ہے
دل کا گلاب ہی نہیں جاں کا کنول بھی تجھ سے ہے
شامِ ابد بھی ہے تری، صبحِ ازل بھی تجھ سے ہے
تجھ سے ہی آج ہے مرا اور مرا کل بھی تجھ سے ہے

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

اصل و جوازِ کن فکاں، آئینۂ جمالِ حق
عکسِ مبیں میں جلوہ گر نورِ ازل، کمالِ حق
تابعِ حکم ہیں ترے، جتنے بھی ہیں رجالِ حق
تیرے ہی وصل سے ہُوا جس کو ہُوا وصالِ حق

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

لب پہ شکستہ حرف ہیں، آنکھ میں کانپتا ہے غم
روزِ حساب رکھ شہا! حامدِؔ خستہ کا بھرم
ذات ہے تیری محتشم، بات ہے تیری محترم
تیری نگاہ ہے عطا، تیرا مزاج ہے کرم

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

# قصیدہِ بُردہ

(تضمین فصلِ اوّل)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

خُدا ہے رزّاق و منعِم دائماً ابداً
نبی، محمد و قاسم دائماً ابداً
ہو بارشِ نُور رِم جِھم دائماً ابداً

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(بابِ اوّل: غزل وشوق)

مبین و حق ہیں محمد، آخری پیامی
سلام احمد پہ بھیجیں دو جہاں، مدامی
عزیز ہے جاں سے بھی سیّد ترِی غلامی
أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعاً جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمِ

ہُوں دُور طیبہ سے میں، گھڑیاں یُوں کاٹوں گِن گِن
یہ پھول مرجھا نہ جائے، رنگ وخوشبو کے بِن
ہے یاد محمود کی، وہ رات ہو کہ ہو دِن
أَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
وَأَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

کوئی تو غم ہے جو میرے دل کو ہے ستاتا
پھروں میں اِس غم کو اب خود سے ہی چھپاتا
شفیعِ من حالِ دل میں کسے سناتا
فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

یہ بے قراری ہے کیسی، تجھ کو کیسی ہے دُھن
ذرا تو سُن، میرے دل، تُو بات میری بھی سُن
تُو کام لے صبر سے، ہاں صبر ہے بڑا گُن
أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

سمجھ حقیقت کو تو، مت بن تو ایسا کم سِن
وہ چیز کیا ہے جو ہو تیری خوشی کی ضامِن
جو مشکلوں میں بنے تیرے لیے ہی مامِن
لَوْلاَ الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعاً عَلىٰ طَلَلٍ
وَ لاَ أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

زباں کو تُو نے نہ دی کہنے کی جو اجازت
یہ اشک تیرے بیاں کرنے لگے حقیقت
چھپائے بھی ہادی سے کیسے چھپے محبت
فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا مبَعْدَمَا شَهِدَتْ
بِهِ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

یہ دل تِرا بن گیا ہے کیوں دُکھی فسانہ
بحقِ المصطفیٰ آئے سُکھی زمانہ
لبوں پہ تیرے سجے خوشیوں بھرا ترانہ
وَأَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلىٰ خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

عجب فسانہ تِرا، تیری عجب کہانی
تجھے ستاتی رہیں یادیں سدا پرانی
بنامِ المجتبیٰ آئیں رُتیں سہانی
نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِي
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالأَلَمِ

یہ روز وشب میری آنکھوں سے جو برسے ساون
یہ دل بھی میرا بنا ہے ہجر کا ہی درپن
ستارے کس کی جدائی کے فلک پہ روشن
يَا لائِمِيْ فِي الْهَوٰى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِّنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

کوئی بھی موسم ہو دل میں بس غموں کی رِکن مِن
اِسی طرح بیتیں راتیں، یونہی گزریں یہ دِن
نبیِ رحمت پہ ظاہر میرا حالِ باطن
عَدَتْكَ حَالِيَ لاَ سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلاَ دَائِي بِمُنْحَسِمِ

نہ دل پہ ہو بات کا کوئی اثر سرِ مُو
کہ عشق نے تان دی چادر عجب ہر اِک سُو
ہے کس کے بس میں تمناؤں کا تیز آہُو
مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

ہے چہرا نورانی اُن کا اور ہے کالی کملی
حفی کی دیوانی ہے یہ روح تو اَزَلی
سدا ہی چھائی رہے دل پر ثنا کی بدلی
اِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلٍ
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

# قصیدہِ بُردہ

حضرت امام البوصیریؒ
(پانچ منتخب اشعار کی اُردو تضمین)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللہ ہے رزّاق و منعِم دائماً ابداً
پیارے محمد ہیں قاسم دائماً ابداً
ہو بارشِ نور رِم جھم دائماً ابداً
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ہیں صاحبِ تاج بھی وہ صاحبِ حرَمین
ہیں اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک فاطمہؓ، حسنینؓ
کہ دیکھ کر خواب میں بھی اُن کو، ملتا ہے چین
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

ازل سے لے کر ابد تک جاری نُوری نمو
وفا ہے اُن کی رگوں میں جیسے دوڑے لہو
جو دل کہے اللہ اللہ، روح یہ کہے ھُو

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آقا کی خدمت میں کوشاں رات ہو کہ ہو دن
اصحابؓ جیسا ہُوا انساں ہی کوئی نہ جِن
حق پر ہیں وہ، اُن کو باطل سے تو آتی ہے گِھن

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِىْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرٍ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِى الْكَرَمِ

ہر اِک زمانہ برائے مجتبٰی ہے بنا
باقی کی چاہت بھلا کس طرح ہو گی فنا
بس مصطفٰی پر کھلا ہے رازِ قصرِ دنٰی

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْلَنَا مَامَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

ﷺ

تاروں میں ضوؤ قمر میں انوار تیری خاطر
ہر دور ہر جہاں کے سردار، تیری خاطر
کلیوں میں حُسن گُل میں مہکار تیری خاطر
''نقش و نگارِ ہستی ضو بار تیری خاطر
خَلّاقِ دو جہاں کے شہکار! تیری خاطر''
یوں ہے دل و نظر میں باہم ترا تصور
کرتا ہے دُور مولا ہر غم ترا تصور
روشن مرے دنوں میں ہر دم ترا تصور
''راتیں ہیں اور آقا پیہم ترا تصور
رہتی ہیں میری آنکھیں بیدار تیری خاطر''
رکھتا ہے زندگی کو آباد یہ عقیدہ
رہتا ہے مجھ کو آقا بس یاد یہ عقیدہ
کرتا ہے رُوح و دل کو یوں شاد یہ عقیدہ
''ہے میرے ہر عمل کی بنیاد یہ عقیدہ
ہر بغض تیری خاطر ہر پیار تیری خاطر''

ہر شے میں انبیا کے سردار، کردوں قرباں
صدقے میں اک نظر کے ہر بار' کردوں قرباں
دُنیا میں چاہتوں کے معیار کردوں قرباں
''سو بار میں لُٹا دوں' سو بار کردوں قرباں
''اولاد و مال و دولت' گھر بار تیری خاطر''

تو آسمان' میں ہوں رستے کی دھول آقا
ہو جائے رحمتوں کا مجھ پر نزول آقا
ہیں پیش مدحتوں کے' جو چند پھول آقا
''تیری نظر میں پائیں حُسنِ قبول' آقا
لکھے ہیں صدقِ دل سے اشعار تیری خاطر''

اُس رشکِ آسماں کو' ہر حُسن سے حسیں کو
دیکھوں نظر سے اپنی طیبہ کی سر زمیں کو
حسرت ہی رہ نہ جائے حسرت زدہ جبیں کو
''قدموں میں اب بلا لے یزدانیؔ حزیں کو
تڑپے گا کب تلک یہ بیمار تیری خاطر''

(تضمین بر کلامِ حضرت یزدانی جالندھری)

ﷺ

دُعا کا سلسلہ ہے اور میں ہوں
سخی کی یہ عطا ہے اور میں ہوں
یہ نعتوں کی ضیا ہے اور میں ہوں
''حدیثِ مصطفیٰ ہے اور میں ہوں
بس اک حرفِ ثنا ہے اور میں ہوں''

بس آقا کا کرم ہے اور دِل ہے
یہی میرا بھرم ہے اور دل ہے
تری چشمِ کرم ہے اور دل ہے
''سرِ طوفِ حرم ہے اور دِل ہے
سرِ سیرِ حرا ہے اور میں ہوں''

نظر میں کِھل اُٹھے منظر وہ نوری
تمنا دل کی ہونے کو ہے پوری
بس اب تو ختم ہونے کو ہے دُوری
''ملا ہے مجھ کو بھی اِذنِ حضوری
کرم کی انتہا ہے اور میں ہوں''

جھکا ہے آسماں حدِّ نظر تک
کہ میں دیکھوں جہاں، حدِّ نظر تک
ہے کیا جھلمل سماں، حدِّ نظر تک
''بچھی ہے کہکشاں حدِّ نظر تک
حرم کا راستہ ہے اور میں ہوں''
نہ میں حالیؔ نہ میں رومیؔ، نہ جامیؔ
اَدب سے پیش کرتا ہوں سلامی
اسی ناتے سے پاؤں نیک نامی
''میسر ہے مجھے اُن کی غلامی
مرا بختِ رسا ہے اور میں ہوں''
زباں کو نعتِ پیغمبر عطا ہو
قلم کو موجۂ کوثر عطا ہو
لبوں کو مدحتِ سرور عطا ہو
''مجھے بھی خواب میں چادر عطا ہو
زباں ہے، یہ دُعا ہے، اور میں ہوں''
(تضمین برکلامِ حضرت یزدانی جالندھری)

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے با مقصد یہ جینا دیکھتا ہوں
میں بخشش کا سفینہ دیکھتا ہوں
شفاعت کا خزینہ دیکھتا ہوں
''میں جب خوابِ مدینہ دیکھتا ہوں
پُرانوار اپنا سینہ دیکھتا ہوں''

درِ دُربارِ شاہِ ہر زماں پر
دیارِ منبعِ تسکینِ جاں پر
ہے ہر دم خیر کی بارش وہاں پر
''پہنچ پاؤں گا جب اُس آستاں پر
میں وہ دن، وہ مہینہ دیکھتا ہوں''

یہ دل قربان اُس کچے مکاں پر
کہ نازِ زندگی فخرِ جناں پر
فرشتے با اَدب اُس آستاں پر
''مری نظریں کہاں ہیں، کہکشاں پر
شبِ اسریٰ کا زینہ دیکھتا ہوں''

رُخِ پُر نورِ سرور کے مقابل
کہاں کوئی پیمبر کے مقابل
کہ عکسِ حُسنِ داور کے مقابل
''خیالِ رُوئے انور کے مقابل
رُخِ مہ پر پسینہ دیکھتا ہوں''

نبی کا مستقر ہے ارضِ طیبہ
بہت ہی معتبر ہے ارضِ طیبہ
دلوں میں جلوہ گر ہے ارضِ طیبہ
''مرے پیشِ نظر ہے ارضِ طیبہ
تجلی گاہِ سینا دیکھتا ہوں''

کشش ایسی کہاں شمس و قمر میں
ازل سے دل ہے یہ جس کے اثر میں
سراپا ہے اُسی کا اس نظر میں
''نقوشِ اُسوۂ خیرالبشر میں
میں جینے کا قرینہ دیکھتا ہوں''

(تضمین برکلامِ حضرت یزدانی جالندھری)

ﷺ

میرا نبی ہے حسیں، میرا نبی ہے عظیم
لہجہ اگر قند ہے، بات ہے بادِ شمیم
آپ کی عظمت پہ دال، خود ہے کلامِ حکیم
''بندہ کہاں اور کہاں نعتِ رسولِ کریم
جس کے محامد عظیم، جس کے محاسن عمیم''

بے کس و نادار کا ملجا و ماویٰ ہے وہ
خلق میں یکتا ہے وہ، خُلق میں اعلیٰ ہے وہ
حُسن سراسر ہے وہ، خیر سراپا ہے وہ
''نقطۂ اقرا ہے وہ، مرکزِ اسریٰ ہے وہ
شرحِ الف لام را، رمزِ الف لام میم''

اُس کے ہیں زیرِ نگیں سارے زمیں آسماں
وہ کہ ہے اُمّی لقب اور ہے معجز بیاں
حکم سے اللہ کے راز کرے سب بیاں
''میرے نبی کا خدا، خالقِ کون و مکاں
میرے خدا کا نبی حاملِ خُلقِ عظیم''

خیر کا ہے ترجماں، امن کا ہے وہ سفیر
ہے نہیں تاریخ میں کوئی بھی اُس کی نظیر
جس نے بھی دیکھا اُسے، ہو گیا اُس کا اسیر
''حق ہے سمیع و بصیر، عبد بشیر و نذیر
وہ بھی رؤف و رحیم، یہ بھی رؤف و رحیم''

اُس کی نگہ کے سبب، اُس کی نظر کے طفیل
خیرِ اُمم ہم ہوئے خیرِ بشر کے طفیل
تحفۂ ہجرت ملا، اُس کے سفر کے طفیل
''تھے وہ مبارک قدم، جن کے اثر کے طفیل
وادیِ بطحا ہوئی رُوکشِ خُلدِ نعیم''

آپ کی جلوہ گری وجہِ صلاح و فلاح
آپ ہی کی پیروی وجہِ صلاح و فلاح
آپ ہی کی دوستی، وجہِ صلاح و فلاح
''آپ کی فرماں بری وجہِ صلاح و فلاح
آپ کا عشق و جنوں، باعثِ فوزِ عظیم''

(تضمین بر کلامِ حضرت علیم ناصری)

ﷺ

آشنا یہ دل خدا سے اور خدائی سے ہوا
رازِ فطرت فاش اُن کی رونمائی سے ہوا
یہ جہاں خوش وصف حُسنِ مجتبائی سے ہوا
''آشنا انساں مقامِ کبریائی سے ہوا
ہفت خواں یہ طے نبی کی رہنمائی سے ہوا''

یوں ہی پس انداز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
بے صدا' بے ساز رہتا وحدت وکثرت کا ربط
یعنی بے آواز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
''جانے کب تک راز رہتا وحدت و کثرت کا ربط
منکشف جو آپ کی عقدہ کُشائی سے ہوا''

خاکداں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
یہ جہاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
حُسنِ جاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
''ہر مکاں خوشبوئے سیرت سے بنا رشکِ چمن
ہر زماں روشن جمالِ مصطفائی سے ہوا''

دل کشی منظر کو حُسنِ سادگی نے کی عطا
پھول کو خوشبو رسولِ ہاشمی نے کی عطا
رہبری بھی آپ ہی کی پیروی نے کی عطا
''بے نیازی آپ کی دل بستگی نے کی عطا
میں غنی کوئے پیمبر کی گدائی سے ہوا''
دل کی ایک اک آرزو حرفِ دُعا بنتی گئی
لفظ خوشبو میں ڈھلے' اُن کی ثنا بنتی گئی
نعتِ سردار امم' صلِ علیٰ بنتی گئی
''مدحت آقا، متاع بے بہا بنتی گئی
میرا ہر ارمان پورا اِس کمائی سے ہوا''
حرفِ پُر تاثیر حرفِ بے اثر مجھ کو لگا
منزلوں پر آ کے بھی پیہم سفر مجھ کو لگا
اپنا دستِ کارگر بھی بے ہنر مجھ کو لگا
''لب کشائی کا ہنر نا معتبر مجھ کو لگا
مدّعا دل کا جو ظاہر بے نوائی سے ہوا''
(تضمین برکلامِ حضرت حفیظ تائب)

ﷺ

تُو حقیقت میں فقط سایہ ہوں
اشک کچھ پاس تھے لے آیا ہوں
اپنی ہستی پہ بھی شرمایا ہوں
''میں کہ بے وقعت و بے مایا ہوں
تیری محفل میں چلا آیا ہوں''
دیکھ کر روضۂ اقدس کی زمیں
کیسی بے تاب ہوئی میری جبیں
دل کو کس طرح بھلا ہو یہ یقیں
''آج میں ہوں ترا دہلیز نشیں
آج میں عرش کا ہم پایا ہوں''
نکل آیا ہوں دُکھوں کے یم سے
حوصلہ پایا ہے تیرے غم سے
راستہ پوچھا ترے پرچم سے
''کائناتوں پہ میں تیرے دم سے
آسمانوں کی طرح چھایا ہوں''

دن کٹے جو تری چاہت میں کٹے
بس ترے سایۂ رحمت میں کٹے
اک عجب کیف کی لذت میں کٹے
''چند پَل یوں تری قربت میں کٹے
جیسے اک عمر گزار آیا ہوں''

نوری چادر ہے کہ اک ہالۂ نور
رُخِ انور ہے کہ اک ہالۂ نور
حسنِ سرور ہے کہ اک ہالۂ نور
''تیرا پیکر ہے کہ اک ہالۂ نور
جالیوں سے تجھے دیکھ آیا ہوں''

مہکی کیاری ہے ترے شہر کی دُھوپ
کیسی نیاری ہے ترے شہر کی دُھوپ
تجھ پہ واری ہے ترے شہر کی دُھوپ
''کتنی پیاری ہے ترے شہر کی دُھوپ
خود کو اکسیر بنا لایا ہوں''

(تضمین برکلامِ حضرت احمد ندیم قاسمی)

صلی اللہ علیہ وسلم

سب زمانوں میں یکتا ہمارا نبی
مِثلِ خورشید چمکا ہمارا نبی
لاڈلا ہے خدا کا ہمارا نبی
سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

ہر نمایاں سے بڑھ کر نمایاں ہوا
سب کا رہبر ہوا، سب کا سلطاں ہوا
صبحِ روشن کی شامِ درخشاں ہوا
بزمِ آخر کا شمعِ فروزاں ہوا
نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی

پیارا پیارا دوشالا ہے جِس کا، وہ ہے
ہر صحیفہ حوالہ ہے جِس کا، وہ ہے
ذکر ہی نور والا ہے جِس کا، وہ ہے
لا مکاں تک اجالا ہے جِس کا، وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

(تضمین بر کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ خان)

صلی اللہ علیہ وسلم

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر پر تضمین)

روشنی تیری، مِرا دل تو سدا پاتا ہے
میری تنہائی، تِرا نام ہی مہکاتا ہے

ذکر سے تیرے مِرے قرب میں اُترے رونق
ذکر تیرا ہی مِری بزم کو چمکاتا ہے

میں نے مہتاب کے کاغذ پہ لکھی نعت تِری
میرا ہر حرفِ سخن تاروں کو شرماتا ہے

تیرے در سے مجھے خیرات ملے لفظوں کی
تیری دہلیز سے دل اذنِ سخن پاتا ہے

تجھ سے اُمیّدِ کرم ہے تو بھلا کیوں، آقا ﷺ
"دل عجب خوف سے پتّا سا اُڑا جاتا ہے
پلّہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا"

# تم پہ کروڑوں دُرود
## (کلامِ رضاؔ پر تضمین)

کعبہ کے بدرالدجیٰ، تم پہ کروڑوں دُرود
طیبہ کے شمس الضحیٰ، تم پہ کروڑوں دُرود

لائقِ صلِّ علیٰ، تم پہ کروڑوں دُرود
نجمِ ہُدیٰ، رہنما، تم پہ کروڑوں دُرود
حسنِ عطا، مرحبا! تم پہ کروڑوں دُرود
''کعبہ کے بدرالدجیٰ، تم پہ کروڑوں دُرود
طیبہ کے شمس الضحیٰ، تم پہ کروڑوں دُرود''

جانِ رمِ ابتدا، تم پہ کروڑوں دُرود
شانِ کرم مُنتہا، تم پہ کروڑوں دُرود
اے شہِ جود و سخا، تم پہ کروڑوں دُرود
''شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں دُرود
دافعِ جملہ بَلا، تم پہ کروڑوں دُرود''

نورِ ازل، مہ لِقا، تم پہ کروڑوں دُرود
تم کہ ہو خیرالورا، تم پہ کروڑوں دُرود
جان یہ تم پر فدا، تم پہ کروڑوں دُرود
''جان و دلِ اصفیا، تم پہ کروڑوں دُرود
آب و گِلِ انبیا، تم پہ کروڑوں دُرود''

پھول حسیں نور کا شاخِ ازل پر کِھلا
جس کی مہک تا ابد، سلسلہ در سلسلہ
حسن کا ہر آئنہ پاتا ہے جس سے جلا
''لائیں تو یہ دُوسرا، دوسَرا جس کو ملا
کوشکِ عرش و دنیٰ، تم پہ کروڑوں دُرود''

نوشہِ بزمِ دنیٰ عرش کی جانب چلا
آنکھ سے، افلاک نے، پاؤں کا تلوا مَلا
قدسیوں کے لب پہ ہے: مرحبا! صلِّ علیٰ
''اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروڑوں دُرود''

فکر میں روشن ہُوا جھالا سا تنویر کا
اوج پہ تارا ہے اب وقت کی تقدیر کا
حرفِ دعا پر کُھلا باب وہ تاثیر کا
''طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا
نیّرِ فاراں ہُوا، تم پہ کروڑوں درُوْ''

چاند سا چمکا کِیا، وہ کفِ پا چاند سا
نور سے گویا بنا، وہ کفِ پا چاند سا
صاف سحر آئنہ، وہ کفِ پا چاند سا
''دل کرو ٹھنڈا مِرا، وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں دُرودْ''

تم ہو عطائے خدا، تم ہو رسولوں کا خواب
نخلِ رسالت کے تم آخری ٹھہرے گلاب
بند ہُوا تم پہ ہی قصرِ نبوّت کا باب
''ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب
نام ہُوا مصطفٰی، تم پہ کروڑوں دُرودْ''

حُسن، اُجالا کہ چھب، بہرِ جہاں تم ہو سب
لائقِ عزّ و ادب، بہرِ جہاں تم ہو سب
قاسمِ الطافِ ربِ بہرِ جہاں تم ہو سب
''غایت و علّت سبب بہرِ جہاں تم ہو سب
تم سے بَنا، تم بِنا، تم پہ کروڑوں درُود''

تم سے زمانے کی رَو، تم سے زماں کا ثبات
ایک تمہاری وفا، کون و مکاں کا ثبات
ورنہ کہاں کا وجود اور کہاں کا ثبات
''تم سے جہاں کی حیات، تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درُود''

ساتھ یہاں پَل کا ہے اور ہیں پل بھر کے دوست
ہیں کہیں طاقت کے یار اور کہیں زر کے دوست
روح سے بڑھ کر یہاں خاک کے پیکر کے دوست
''مغز ہو تم اور پوست اور ہیں باہَر کے دوست
تم ہو درونِ سرا تم پہ کروڑوں درُود''

تم سے زمانے سبھی تم سے ہے ہر دَور غوثؓ
حاضری در کی ملے مجھ کو کسی طور غوثؓ
میں کہ سہوں صبر سے زیست کا ہر جور غوثؓ
''کیا ہیں جو بے حد ہیں لوث تم ہو غیث اور غوثؓ
چھینٹے میں ہو گا بھلا، تم پہ کروڑوں دُرُود''

ذکرِ نبی سے کہ جو کرتا ہے بدظن خبیث
بن کے کبھی لوبھ آئے اور کبھی دھن خبیث
دھوکا ہے ہر اِک ادا، اُس کا ہر اِک فن خبیث
''تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا، تم پہ کروڑوں دُرُود''

خُلق سے بدلا شہا تم نے عرب کا سماج
نورِ کرم سے گندھا اِتنا وہ شیریں مزاج
ہاتھ تمہارے ہی ہے اُمتِ عاصی کی لاج
''وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہُوا، تم پہ کروڑوں دُرُود''

نیک نبی کا خیال، نیک نبی کی صلاح
پیروی اُس کی ہمیں باعثِ فوز و فلاح
پاک ہے طیبہ نگر پاک ہے اُس کا نواح
''نُحت فلاح الفلاح رُحت فَراح المراح
عُدْ لِیَعُوْدَ الْهَنَا تم پہ کروڑوں درود''

رنگِ ملاحت لیے کس کا ہے حُسنِ صبیح
آپ خدا بھی ہُوا ذات کا جس کی مدیح
جس کا سُنا ہے درست جس کا کہا ہے صحیح
''جان و جہانِ مسیح داد کہ دل ہے جریح
نبضیں چُھٹیں دَم چلا تم پہ کروڑوں درُود''

کس کی مہک ڈھونڈتی جائے صبا شاخ شاخ
نعت سجائے سدا نخلِ نوا شاخ شاخ
دُور مدینہ سے ہوں دل ہے مِرا شاخ شاخ
''اُف وہ رہِ سنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مِرے مشکل کشا تم پہ کروڑوں درُود''

شاہدِ مولا کا ہے دونوں جہاں میں شہود
چاروں طرف رات دن جاری سلام و درود
باعثِ خیرِ اتم، نورِ ازل کا وُرُود
''تم سے کُھلا بابِ جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں دُرُود''

اپنی ہی دُھن میں مگن رستہ ہوں اور تم ملاذ
منزلوں کی کھوج میں نکلا ہوں اور تم ملاذ
کتنا سفر کر کے میں آیا ہوں اور تم ملاذ
''خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ
آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروڑوں دُرُود''

خستہ ہے دل درد سے جان ہے زخموں سے چُور
اِس شبِ غم میں کِھلے صبحِ درخشاں کا نور
مجھ سے خطا کار پر چشمِ کرم ہو حضور
''گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور!
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود''

اے مری جاں کے قرار، اے مرے دل کے سرُور
صاحبِ لطف و کرم، عرض ہے اتنی ضرور
دل کے اندھیرے میں ہو نورِ سحر کا ظہور
''مہرِ خدا نور نور دل ہے سیہ دن ہے دُور
شب میں کرو چاندنا تم پہ کروڑوں درُود''

نفس کہ منہ زور ہے کاش یہ ہو جائے زیر
رات کی تاریکیوں میں کِھلے روشن سویر
اے مِرے مشکل کُشا! ہو نہ کہیں جائے دیر
''تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروڑوں درُود''

رہروِ گم گشتہ پائے منزلوں کی پھر خبر
اُمّتِ بے سمت پر ایک نگہہ، اِک نظر
تم ہو کرم سر بہ سر، تم کہ ہو خیرالبشر
''چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر
دل میں رچا دو ضیا، تم پہ کروڑوں درُود''

نورِ خدا کے جِلو میں ضیا آرا ظہور
پردے میں تکوین کے کس کا ہے سارا ظہور
اتنی وہ نیاری ہے شان اتنا ہے پیارا ظہور
''تم سے خدا کا ظہور اُس سے تمہارا ظہور
لِم ہے یہ وہ اِن ہُوا، تم پہ کروڑوں دُرُود''

حبِ نبی سے فزوں کون سی دنیا میں چیز
آئینہِ زیست پر گردِ خطا تھی دبیز
ہاں سحر و شام میں تم نے سکھائی تمیز
''بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں دُرُود''

پاس عمل کچھ نہیں دل یہ ہُوا وقفِ یاس
حشر کی گرمی غضب، کون بجھائے گا پیاس
کون سنے اِلتجا، کس سے کریں اِلتماس
''آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں دُرُود''

کیوں بھلا مہکا فلک کس لئے مہکا ہے فرش
حدِّ نظر تک مِری کیا حسیں پھیلا ہے فرش
خاکِ قدم چوم کر صبح سا چمکا ہے فرش
''طارمِ اعلیٰ کا عرش جس کفِ پا کا ہے فرش
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں دُرُود''

پیشِ نظر جب بھی ہو مرحلہِ اعتیاص
سارے امیر وغریب سارے عوام وخواص
دیکھیں تمہاری طرف سب ہی بِلا اختصاص
''کہنے کو ہیں عام وخاص ایک تمہی ہو خلاص
بند سے کر دو رہا تم پہ کروڑوں دُرُود''

باغِ طلب مطلبی، اُس کی ہَوا خود غرض
یعنی نظر بے وفا اور ادا خود غرض
ایک تمہارے سوا جگ یہ ہُوا خود غرض
''تم ہو شفائے مرض، خلقِ خدا خود غرض
خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں دُرُود''

کون و مکاں پر دیا رب نے تمہیں انضباط
اور کسے ڈھونڈے بھلا جان شبِ انحطاط
اِک تمہی وجہِ سکوں اِک تمہی وجہِ نشاط
''آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما تم پہ کروڑوں دُرود''

حیلہِ شیطاں سے ہو صلِّ علیٰ کچھ حفاظ
نفس کی گمراہی سے بارِ خدا کچھ حفاظ
اپنی سی کوشش تو کی پر نہ ہُوا کچھ حفاظ
''بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ
عفو پہ بُھولا رہا تم پہ کروڑوں دُرود''

یوں گھرا ساون کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع
اِک تمہی مامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع
آؤ تم آنگن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع
''لو تہِ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روز جمع
آندھیوں سے حشر اُٹھا تم پہ کروڑوں دُرود''

سوچ میں ہو تازگی اِس طرح مہکے دماغ
زخمِ جگر ہیں کہ ہیں تاروں کے روشن چراغ
ہو جو اشارہ ابھی پھولوں کے چھلکیں ایاغ
''سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آ کر صبا تم پہ کروڑوں دُرود''

ہو سفرِ زیست سے جور و جفا منصرف
نفس کو دے دو شکست، کبر و اَنا منصرف
کر دو حبیبِ خدا! حرص و ہَوا منصرف
''گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف
لا کے تہِ تیغِ لا تم پہ کروڑوں دُرود''

اے شہِ کونین! اے رحمتِ ربِّ فلق
سامنے اُس حسن کے ہے رُخِ خورشید فق
تم سے ہی ہے زندگی میں مِری جاں کی رمق
''تم نے برنگِ فلق جیبِ جہاں کر کے شق
نور کا تڑکا کیا تم پہ کروڑوں دُرود''

حُسن تمہارا کِھلا تارے گئے ہیں ڈھلک
ہم کو بھی کر دو عطا ایک وہ روشن جھلک
ذکر تمہارا رہے گا یونہی محشر تلک
''نوبتِ در ہیں فلک خادمِ در ہیں مَلَک
تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروڑوں دُرود''

ذات تمہاری ہوئی ذاتِ خدا کی دلیل
طیبہ کبھی ہم بھی آئیں ایسی بنے کچھ سبیل
کون تمہاری نظیر کون تمہارا مثیل
''خِلق تمہاری جمیل خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں دُرود''

کس کو یہ رتبہ ملا کس کو ملا یہ مقام
بھیجے خدا جس پہ خود لاکھ دُرود و سلام
حرفِ نبی کو عطا رب نے کیا ہے دوام
''طیبہ کے ماہِ تمام جُملہ رُسُل کے امام
نوشہِ ملکِ خدا تم پہ کروڑوں دُرود''

اے شہِ عالی مقام! تم پہ کروڑوں سلام
فیض تمہارا ہے عام تم پہ کروڑوں سلام
ذکر تمہارا مدام تم پہ کروڑوں سلام
''تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں دُرود''

رازِ الف لام را، رمزِ الف لام میم
بعدِ خدا محترم جس کی ہے ذاتِ عظیم
قاسمِ جود و عطا، صاحبِ لطفِ عمیم
''تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں دُرود''

سلسلہِ انبیاؑء کے حسیں خاتم ہو تم
آمنہؓ کے لال، نازِ بنی ہاشم ہو تم
نعمتیں بانٹو سدا، ہاں مِرے منعِم ہو تم
''خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں دُرود''

بھولے نہیں حشر میں اپنے گداؤں کو تم
ہاتھ بڑھاؤ سو تم پار لگاؤ سو تم
میری بھی بگڑی بنے اِک ذرا کہہ دو جو تم
''نافع و دافع ہو تم، شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں دُرود''

درد ہی ٹھہرے شفا، شافی و وافی ہو تم
تم سے ہی اُمیّد ہے ہاں بڑے نافی ہو تم
جیسے تھے صدّیقؓ کو مجھ کو بھی کافی ہو تم
''شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں دُرود''

لب پہ ہمارے رہے پیارے محمد کا نام
فوز و فلاحِ بشر جس کا ہے نوری پیام
صدقۂ آلِؓ نبی پائیں گے کوثر کا جام
''جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروڑوں دُرود''

جلوۂ شانِ خدا جس کا ہے حسنِ مبیں
صاحبِ سیفِ خدا، رحمتِ کُل عالمیں
ہو تمہی ایماں مِرا، ہو تمہی میرا یقیں
''مَظہرِ حق ہو تمہیں، مُظہرِ حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہِر خدا تم پہ کروڑوں دُرود''

آمدِ سرکار سے اِس طرح بدلا سماں
آ گئی فصلِ بہار، تھم گئی بادِ خزاں
کیسے کسی سے بھلا ہو سکے مدحت بیاں
''زوردِہِ نارساں تکیہ گہہِ بے کساں
بادشہِ ماورا تم پہ کروڑوں دُرود''

اے شہِ والا گہر، رہبرِ دنیا و دین
اہلِ وِلا پر تِرے تنگ ہوئی ہے زمین
تم پہ بھروسہ کیا، تم پہ ہے پختہ یقین
''اِک طرف اعدائے دین ایک طرف حاسدین
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں دُرود''

کاش ملے طیبہ سے مجھ کو بھی اذنِ سخن
میں کہ کروں روز و شب مدحتِ شاہِ زمن
مثلِ بوصیریؒ جو پاؤں نعتِ پیمبر کا فن
''برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہَوا تم پہ کروڑوں دُرود''

میں کوئی سونا نہیں اور نہ پارس ہوں میں
سوہنے کے دربار کا ایک گدا بس ہوں میں
تم سے ہے قیمت مِری ورنہ تو اِک خس ہوں میں
''کیوں کہوں بے کس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروڑوں دُرود''

پاک ہیں کردار ہی اور نہ عمل ہیں حسین
ابتر و رُسوا ہوئے چھوڑ کے آقا کا دین
کل کہ تھے ارفع مقام آج ہوئے اسفلین
''گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا تم پہ کر وڑوں دُرود''

خوب سے بھی خوب تم حُسن سے بھی تم حسیں
تم سا کوئی ہے کہاں سائرِ عرشِ بریں
پَر یہ تمہارے غلام آج کہیں کے نہیں
''باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسے تمہی پالنا تم پہ کروڑوں درُود''

مانا بہت تیز ہے وقت کا ظالم بہاؤ
بھول گئے ہم تمہیں تم نہ ہمیں بھول جاؤ
ہم ہیں تمہارے فقیر در سے نہ ہم کو اُٹھاؤ
''ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروڑوں درُود''

غم سے بچانا سدا اُمّتِ بے حال کو
ایک تمہی مہرباں، اِک تمہی غم خوار ہو
شافعِ روزِ جزا! گِرنے کو ہوں روک لو
''گِرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروڑوں درُود''

درد کے اِن ماروں کو اپنے ہی دامن میں لو
ہم سے سیہ کاروں کو اپنے ہی دامن میں لو
ایک نہیں ساروں کو اپنے ہی دامن میں لو
"اپنے خطا کاروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں دُرود"

دل میں ہے بخشش کی چاہ، مانگیں تمہاری پناہ
کر کے خطائیں یہ آہ مانگیں تمہاری پناہ
جب نہ ملے کوئی راہ مانگیں تمہاری پناہ
"کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں دُرود"

اپنے غلاموں پہ ہو حسنِ کرم کی نگاہ
دُور ہیں جو تم سے آج کیسے ملے کل کی راہ
خار تمہارے عدو اور مخالف ہیں کاہ
"کر دو عدو کو تباہ، حاسدوں کو رو براہ
اہلِ وِلا کا بھلا تم پہ کروڑوں دُرود"

ورنہ تو یہ زندگی کیا تھی، فقط تیرگی
اے مِرے ماہِ تمام! تم سے ہوئی روشنی
کون تھا تم سا سخی، کون ہے تم سا سخی
''ہم نے خطا میں کی، تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں دُرُود''

ہم کو غرض زر سے ہے اور نہ ہے زردار سے
دل کو تعلق ہے بس سیّدِ ابرار سے
ایک اُمیّدِ کرم مولا کے دلدار سے
''کام غضب کے کیے اِس پہ ہے سرکار سے
بندوں کو چشمِ رضاؔ تم پہ کروڑوں دُرُود''

شیریں سی مسکان کے پھول کھلا دیجیے
باغِ عمل کو مِرے بادِ صبا دیجیے
بات جو بگڑی ہے تو بات بنا دیجیے
''آنکھ عطا کیجیے اِس میں ضیا دیجیے
جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروڑوں دُرُود''

جان فدا یہ کرے دینِ مبیں کے لیے
خواہشیں دل میں ہیں کیا کس طرح منہ سے کہے
حامدؔ خستہ پہ بھی چشمِ کرم کیجیے
''کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضاؔ تم پہ کروڑوں دُرود''

# بہارِ قبول

## تضمین بر سلامِ رضا

### اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؔ خاں رحمۃ اللہ علیہ

"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام"

شانِ ختمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
رَب کے احسانِ نعمت پہ لاکھوں سلام
پیارے آقا کی عظمت پہ لاکھوں سلام
"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام"

اُمّیِ جانِ حکمت پہ روشن دُرود
آسمانِ سخاوت پہ روشن دُرود
منبع و شانِ رحمت پہ روشن دُرود
"مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن دُرود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام"

آپ شاہِ اُمم، تاجدارِ حرم
ہیں کرم ہی کرم تاجدارِ حرم
عاصیوں کا بھرم تاجدارِ حرم
''شہر یارِ ارم، تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام''

نازِ خیرالبریّہ پہ دائم دُرود
صاحبِ قُربِ مولا پہ دائم دُرود
میہمانِ معلّٰی پہ دائم دُرود
''شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم دُرود
نوشہِ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام''

مُحِی لُطف و رافت پہ عرشی دُرود
زاہدِ پاکِ فطرت پہ عرشی دُرود
آفتابِ نبوّت پہ عرشی دُرود
''عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود
فرش کی طیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام''

رَافعِ رُتبِ اُمّت پہ الطف دُرود
کاشفِ رازِ وحدت پہ الطف دُرود
ایسی اَن مول دولت پہ الطف دُرود
''نورِ عینِ لطافت پہ الطف دُرود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام''

مخزن و قاسمِ حُسن و نورِ حرم
صاحب الدَرَجات الرّفیعہ، کرم
دو جہاں میں محمد ہمارا بھرم
''سر وِ نازِ قِدم مغزِ رازِ حِکم
یکہّ تازِ فضلیت پہ لاکھوں سلام''

مشکلوں میں ہمارا سہارا درُود
اُس عزیز و مکرّم پہ اعلیٰ درُود
پیارے آقا پہ ہو پیارا پیارا درُود
''نقطہِ سِرّ وحدت پہ یکتا درُود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام''

وہ شہِ خشک و تر جس کے شاہد حجر
خشک پیڑوں کی شاخیں ہوئیں با ثمر
اِک اِشارے پہ چلنے لگے تھے شجر
''صاحبِ رَجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

قائدِ خیرِ اُمّت، حبیبِ خدا
جس کا ہر اِک کہا رب نے پورا کیا
سببِ ابتدا، کافِ روزِ جزا
''جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اُس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام''

وہ قوی و متیں، رحمتِ عالمیں
طاب و نورِ مبیں، سیّدُ المرسلیں
جس کا مشتاق ہے وہ فلک یہ زمیں
''عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام''

ذاتِ محمود، وہ منبعِ رحم و جوُد
باعثِ عَفو و رحمت ہے جس کا ورُود
جس کے زیرِ تصرّف رہیں ہست و بُود
''اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجوُد
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام''

قیّمِ حسنِ سیرت پہ بے حد درُود
شانِ اکلیلِ بعثت پہ بے حد درُود
اُس وحیدِ فضلیت پہ بے حد درُود
''فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد درُود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام''

باعثِ قرُبِ خوابِ حضوری درُود
ہے ہراِک شے سے بڑھ کرضروری درُود
کرتا ہے خواہشیں دِل کی پوری درُود
''شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درُود
فَتقِ اَز ھارِ قربت پہ لاکھوں سلام''

ساقیِ کوثر و صاحبِ سلسبیل
ذاتِ احمد ہے ذاتِ اَحد کی دلیل
کوئی ہو گا، نہ ہے آپ جیسا جمیل
''بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزّت پہ لاکھوں سلام''

اُس حضور اور غَیبت پہ غیبی درُود
وصفِ مفتاحِ رحمت پہ غیبی درُود
معنیِ بُعد و قربت پہ غیبی درُود
''سِرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درُود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام''

نجمِ ثاقب کی عظمت پہ لاکھوں درُود
فاتحِ بابِ رحمت پہ لاکھوں درُود
رازِ دارِ حقیقت پہ لاکھوں درُود
''ماہِ لاہُوتِ خلوت پہ لاکھوں درُود
شاہِ نا سوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام''

دولتِ حسنِ خیرالوریٰ پر درُود
ناصر و مُمِد، مشکل کشا پر درُود
اُس مُفَضّل کی شانِ سخا پر درُود
''کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درُود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام''

رشکِ سروِرواں پیارے قد پر درُود
آپ کے نام پر، حُسنِ خد پر درُود
میم، حے، میم، دال اور شدّ پر درُود
''پرتوِ اسمِ ذاتِ اَحد پر درُود
نسخۂ جامعیّت پہ لاکھوں سلام''

محسنِ آدمیّت پہ اسعد درُود
ساقیِ حوضِ جنت پہ اسعد درُود
بحرِ حسنِ سخاوت پہ اسعد درُود
''مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درُود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام''

اپنی تقدیر کُھل جائے اب کے برس
ہو عطا آنکھ کو نوری جالی کا مس
ہجر کے، غم کے ماروں پہ کھائیں ترس
''خلق کے داد رَس، سب کے فریاد رَس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام''

اُن کی طٰہٰ عزیمت پہ صدیوں درُود
اُن کی یٰسین رحمت پہ اربوں درُود
ایسے آقا کی نسبت پہ پہروں درُود
''مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درُود
مجھ سے بے بس کی قوّت پہ لاکھوں سلام''

نور اُن کا کیا پہلے جلوہ نُما
پھر خدا نے ہر اِک شے کو قائم کیا
نورِ مصباحِ قدرت کی ہادی ضیا
'' شمعِ بزمِ دَنیٰ ہُو میں گُم کُن اَنا
شرحِ متنِ ہوّیت پہ لاکھوں سلام''

چشمِ تاریخ میں تھا نہ ہو گا کبھی
آپ جیسا نبی، آپ جیسا سخی
آپ ٹھہرے بشر بھی، مگر نور بھی
''انتہائے دُوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام''

ہر گھڑی ہر قدم میرے لب پر دُرود
پڑھ رہے ہیں سبھی اُن پہ گھر گھر دُرود
جن پہ بھیجے سدا ربِّ داور دُرود
''کثرتِ بعدِ قِلّت پہ اکثر دُرود
عزّتِ بعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام''

ماہتابِ ثنا کا ہے ہالہ دُرود
عظمتِ ہر دُعا سے ہے بالا دُرود
صاحبِ نور پر نور والا دُرود
''ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود
حق تعالیٰ کی منّت پہ لاکھوں سلام''

ناصح و خیر و ملجا پہ بے حد درُود
پیارے مختار و ماویٰ پہ بے حد درُود
پرتوِ حسنِ یکتا پہ بے حد درُود
''ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درُود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام''

ہر دُعا کا ہے مقصود و مقصد درُود
باعثِ ہر سعادت پہ اسعد درُود
آپ پر صد سلام، آپ پر صد درُود
''فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درُود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام''

ذات جن کی ہوئی حرفِ کُن کا سبب
سب پہ لازم شہِ بحر و بر کا اَدب
جن کی توصیف قرآں میں کرتا ہے رب
''سببِ ہر سبب، منتہائے طلب
علّتِ جُملہ عِلّت پہ لاکھوں سلام''

ہر گھڑی بھیجئے مصطفیٰ پر درُود
ہر دُعا مانگیے اُن پہ پڑھ کر درُود
ذاتِ طاہر کے شایاں مطہَّر درُود
''مصدرِ مظہریّت پہ اظہر درُود
مظہرِ مصدریّت پہ لاکھوں سلام''

آس کی پتیّاں، شاخِ دل پر ہلیں
کھوئے آہُو کو طیبہ کی گلیاں ملیں
باغِ جاں میں گلابوں کی وہ محفلیں
''جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اُس گُلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام''

آپ کا شہر ہے گوشۂ عاطفت
آپ ہیں فاضلِ حکمت و معرفت
مرتبہ داں بنے، کس میں اِتنی سکت
''قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدُودِ رافت پہ لاکھوں سلام''

لہلہائیں دُعاؤں کی پھر ڈالیاں
تا بہ حدِ نظر نور کی وادیاں
باغِ جاں پر جھکیں کیا حسیں بدلیاں
''طائرانِ قدس جس کی ہیں قُمریاں
اُس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام''

حرفِ حق آشنا، لہجہِ حق نما
بحرِ لطف و عطا موجہِ حق نما
کیسا دل کش ہے وہ جلوہِ حق نما
''وصف جس کا ہے آئینہِ حق نما
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام''

رفعتوں پر صداقت کے پرچم رہیں
آنکھیں اُمّت کے غم میں سدا نم رہیں
ایسے آقا کے خادم نہ کیوں ہم رہیں
''جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام''

ہے خدا کی عطا، گیسوئے مشک سا
جیسے مہکی دُعا، گیسوئے مشک سا
رشکِ موجِ صبا، گیسوئے مشک سا
''وہ کرم کی گھٹا، گیسوئے مشک سا
لکّہِ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام''

معجزہ ہے ہر اِک، عظمتوں کا سبق
پیڑ چلتے ہیں، مہتاب ہوتا ہے شق
آپ کے اِذن کی منتظِر ہے شفق
'' لیلۃ القدر میں مطلعِ الفجرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام''

دِل کی لو ہے لگی شاہِ لولاک سے
مرتبہ ہے ورا جن کا ادراک سے
شانِ سرکار بالا ہے افلاک سے
''لخت لختِ دِلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام''

رحمتِ حق تعالیٰ کے گالے وہ کان
ہیں سماعت کے نوری حوالے وہ کان
اُذنُ خیر و برّ کے نرالے وہ کان
''دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام''

سب کمالات سے اعلیٰ اُن کا کمال
اکرمِ خلق ہیں آپ اپنی مثال
اللہ اللہ سراجِ اُفق کا جمال
''چشمہِ مہر میں موجِ نورِ جلال
اُس رگِ ہاشمیّت پہ لاکھوں سلام''

جگمگاتا نجابت کا سہرا رہا
مہکا مہکا محبت کا سہرا رہا
ہاں، کرم کا، عنایت کا سہرا رہا
''جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام''

آپ آئے لو محرابِ کعبہ جھکی
مسکرائے تو محرابِ کعبہ جھکی
طے تھا جھکنا سو محرابِ کعبہ جھکی
''جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھنووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام''

اُن کے رُخ پر دمکتی وہ دِل کش ضیا
وہ خنک دھوپ میں مہکی مہکی صبا
جیسے معصوم اِک پیاری پیاری دُعا
''اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظُلہِ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

قیمتی ہے بہت مال و زر سے درُود
کاش جھلکے ہر اِک بام و در سے درُود
دِل پہ لکھیں گے ہم چشمِ تر سے درُود
''اشک باریِ مژگاں پہ برسے درُود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام''

وادیِ جاں میں اِک پھول ایسا کِھلا
جس کی خوشبو پہ نازاں مہکتی حنا
جس کی آمد سے ماحول نوری ہُوا
''معنیِ قدرَایٰ، مقصدِ ما طغٰی
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

رات غم کی ڈھلی، دَم میں دَم آ گیا
بات ایسی بنی، دَم میں دَم آ گیا
صبح روشن ہوئی، دَم میں دَم آ گیا
''جس طرف اُٹھ گئی، دَم میں دَم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام''

بھیجئے لہجہِ مصطفیٰ پر درُود
پیارے انداز، پیاری صدا پر درُود
صدقِ کامل کی طیّب اَدا پر درُود
''نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درُود
اُونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام''

یادِ آقا سے داغِ جگر جگمگائے
نورِ رُخ سے ایاغِ سحر چمچمائے
اُن کے جلوؤں سے باغِ نظر مسکرائے
''جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام''

چشمِ مَازاغ زینت پہ بے حد دُرود
والضحیٰ والی صورت پہ بے حد دُرود
نکھری نکھری صباحت پہ بے حد دُرود
''اُن کے خد کی سہولت پہ بے حد دُرود
اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام''

تیرگی کے قدم ڈگمگانے لگے
زندگی کے دیئے جھلجھلانے لگے
خواب مثلِ دُعا مسکرانے لگے
''جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام''

ہے دُعاؤں میں سب سے نمایاں درُود
دین و دنیا میں رحمت کا ساماں درُود
کاش ہم پڑھ سکیں اُن کے شایاں درُود
''چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درُود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام''

مصحفِ زندگی میں وَرَق در وَرَق
پایا انسانیّت نے سنہری سبق
عکسِ رخسار ہے رنگیں رنگیں شفق
''شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اُس کی سچی برَاقت پہ لاکھوں سلام''

وہ گلِ ہاشمی رشکِ حسنِ چمن
رُخِ روشن پہ قربان یہ جان و تن
پتھروں کو کیا جس نے لعلِ یمن
''خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

اُن کے قربے کی گِل، مرہمِ ریشِ دِل
جس کو ترسے یہ دل، مرہمِ ریشِ دِل
ہم کو بھی جائے مِل، مرہمِ ریشِ دِل
''ریشِ خوش معتدل، مرہمِ ریشِ دِل
ہالہِ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام''

نیاری نیاری، گلِ قدس کی پتیاں
مہکی مہکی گلِ قدس کی پتیاں
پیاری پیاری گلِ قدس کی پتیاں
''پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام''

لحظہ لحظہ ہیں حالات وحیِ خدا
ہاں سراپا ہے وہ ذات وحیِ خدا
دن ہے حکمِ خدا، رات وحیِ خدا
''وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمہِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام''

کیا بیاں ہم سے ہو اُس مبشّر کی شاں
ذات جس کی ہے دونوں جہانوں کی جاں
ذکرِ آقا کڑی دھوپ میں سائباں
''جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام''

اُس درِ پاک کے جو بھی درباں بنے
ذرّہِ خاک سے نجمِ تاباں بنے
کوئی بوذرؓ بنے کوئی سلماںؓ بنے
''جس سے کھاری کنویں شیرہِ جاں بنے
اُس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام''

اِنس و جاں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
وہ نشاں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
ہاں جی ہاں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
''وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام''

گُلِ رُخ کی صباحت پہ بے حد درُود
قلبِ ایماں کی راحت پہ بے حد درُود
حرفِ حق کی وضاحت پہ بے حد درُود
''اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درُود
اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام''

اُس غیاثِ ذکاوت پہ لاکھوں درُود
معدنِ علم و حکمت پہ لاکھوں درُود
اُس کے لہجے کی عظمت پہ لاکھوں درُود
''اُس کی باتوں کی لذّت پہ لاکھوں درُود
اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام''

مانگے ہستی کا گلشن بہارِ قبول
آئے میرے بھی آنگن بہارِ قبول
کاش پائے گُلِ فن بہارِ قبول
''وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام''

جن کی باتوں سے دریا بہیں نور کے
کارواں جن کے پیچھے چلیں نور کے
زُلف کھولیں تو رستے بنیں نور کے
''جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام''

جس کے کِھلنے سے بخشش کی کلیاں کِھلیں
جس کی کرنوں سے جھلکیں حسیں رحمتیں
جس کی لَو سے سعادت کی شمعیں جلیں
''جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام''

پِھیکی باتیں تھیں بے لُطف تھا ہر بیاں
حرف بھی کھو چکے تھے اثر کا نشاں
لے کے آئے دہن میں وہ شیریں زباں
''جس میں نہریں ہیں شیر وشکر کی رواں
اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام''

ہے مدینہ میں کیسا سماں ہر طرف
بچیاں خیر مقدم کو ہیں صف بہ صف
پڑھتی جاتی ہیں نعتیں بجاتی ہیں دَف
''دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام''

آپ ہی کی عطا ہیں یہ ایقان و دل
آپ ہی سے سلامت ہیں ایمان و دل
چھوڑ آیا ہوں طیبہ میں ارمان و دل
''حَجَرِ اَسودِ کعبہِ جان و دل
یعنی مُہرِ نبوّت پہ لاکھوں سلام''

ایک گنجینہِ عِلم پُشتِ حضور
منزلِ زینہِ عِلم پُشتِ حضور
باالیقیں سینہِ عِلم پُشتِ حضور
''روئے آئینہِ عِلم پُشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملّت پہ لاکھوں سلام''

ہم کو اللہ نے ایسا رہبر دیا
جس نے سینوں کو ایمان سے بھر دیا
شافِ دل، شافعِ روزِ محشر دیا
''ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام''

موجِ طُوفان کی، یَم کی پروا نہیں
کسریٰ و قیصر و جم کی پروا نہیں
راہِ مولا میں کُچھ غم کی پروا نہیں
''جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوّت پہ لاکھوں سلام''

ذہنِ انساں پہ حاوی تھا نسلی جنوں
آپ آئے تو ہر دل نے پایا سکوں
کِبر و نخوت کے پرچم ہوئے سرنگوں
''کعبہِ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدَینِ رسالت پہ لاکھوں سلام''

اُن کی یادوں سے روشن ہے دل کا حرم
دُور طیبہ سے ہُوں، میری آنکھیں ہیں نم
وہ نذیرِ اُمم، وہ بشیرِ نعم
''جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
اُس کفِ بحرِ ہمّت پہ لاکھوں سلام''

پھر رُتیں ایسی آ جائیں دریا بہیں
بدلیاں پھر وہ گھِر آئیں دریا بہیں
خیر ہی خیر برسائیں دریا بہیں
''نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام''

زندگی میں مِری آئے ایسا بھی سال
پورا ہو جائے طیبہ کا آقا سوال
صدقۂِ حسنِ سرکار و اصحابؓ و آلؓ
''عیدِ مشکل کُشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام''

اُن کی ارفع بسالت پہ ارفع درُود
حرفِ کُن کی اصالت پہ ارفع درُود
ختمِ بابِ رسالت پہ ارفع درُود
''رفعِ ذِکرِ جلالت پہ ارفع درُود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام''

پیدا ہو گا دُعا میں اثر یوں کہوں
جلد پالوں مقدّس سفر یوں کہوں
بات بن جائے گی میں اگر یوں کہوں
''دِل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام''

رنج و آلام کو خوش دِلی سے سہا
زخمِ طائف پہ بھی لب پہ شکرِ خدا
اِس قدر ہیں مثالی وہ صبر و رضا
''کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام''

قصدِ اعلانِ شوکت پہ کھنچ کر بندھی
دادِ فتح و شجاعت پہ کھنچ کر بندھی
حرفِ حق و صداقت پہ کھنچ کر بندھی
''جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام''

اُن کے رُتبے کا ہم کو ہو کیسے شعور
جن کی مدّاح ہے ذاتِ ربِّ غفور
مُرسلیں ڈھونڈیں گے اُن کو یومِ نشور
''انبیاؑء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام''

آپ کے دَر پہ دل بھی، نگاہیں بھی خَم
صاحبِ بیّنات، اے شفیعِ اُمم!
ہو مقدّر میں دیدارِ صحنِ حرم
''ساقِ اصلِ قِدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام''

با صفا، با حیا اُس نظر کی قسم
اُن کی رفتار، اُن کی ڈگر کی قسم
فرش سے عرش تک اُس سفر کی قسم
''کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام''

بارہ تھی نور کی، چمکا طیبہ کا چاند
زندگی جی اُٹھی، چمکا طیبہ کا چاند
عید اَصلی ہوئی، چمکا طیبہ کا چاند
''جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام''

پڑھ رہے ہیں ہمیشہ پڑھیں گے درُود
اِک سحابِ کرم بن کے برسے درُود
ڈھال بن جائے ہر غم کو روکے درُود
''پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درُود
یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام''

جن کی خاموشی ارفع ہے تقریر سے
خواب سچے سدا بڑھ کے تعبیر سے
زیست بدلی پیامِ ابد گیر سے
''زرعِ شاداب و ہر ضرعِ پرُشیر سے
برَکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام''

محسنِ عالمیں سب پہ احساں کریں
انبیاؑء دید کا جن کی ارماں کریں
وہ کہ ہر اِک عمل اپنے شایاں کریں
''بھائیوں کے لیے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام''

حشر کی دھوپ میں ایسے پھیلا درُود
کر رہا ہے مِرے سر پہ سایا درُود
بن کے بادل شفاعت کا برسا درُود
''مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درُود
برُجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام''

نوری گفتار ہے، نوری اُن کا چلن
حرفِ حق کا امیں، مصطفیٰ کا دہن
پاک خوشبو کہ ہے رشکِ باغِ عدن
''اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام''

پہلی پہلی بہارِ دُعا پر دُرود
ہر شگوفے کو چُھوتی صبا پر دُرود
نخلِ ایماں پہ مہکی رضا پر دُرود
''اُٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر دُرود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام''

ہے دِل و جاں کو ازبر ہمیشہ دُرود
سرِ دربارِ اخضر ہمیشہ دُرود
ہاں دُعا مانگ پڑھ کر ہمیشہ دُرود
''فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام''

ہم پڑھیں دیکھ کر پیاری جالی، درُود
آرزوؤں، دُعاؤں کی ڈالی، درُود
پیش ہے دو جہانوں کے والی! درُود
''اعتلائے جبلّت پہ عالی درُود
اعتدالِ طوّیت پہ لاکھوں سلام''

آفتابِ نوا پر ہزاروں درُود
رحمتوں کی گھٹا پر ہزاروں درُود
مصطفیٰ، مجتبیٰ پر ہزاروں درُود
''بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درُود
بے تکلّف ملاحت پہ لاکھوں سلام''

کِھلتی کِھلتی دھنک میں چمکتی درُود
رنگیں رنگیں پرندے، چہکتی درُود
لہروں لہروں لہکتی، دَمکتی درُود
''بھینی بھینی مہک پر مہکتی درُود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام''

شیریں شیریں محبت پہ شیریں درُود
مہکی مہکی بلاغت پہ شیریں درُود
اُجلی اُجلی صباحت پہ شیریں درُود
''میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درُود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام''

آپ پر میرے رہبر کروڑوں درُود
ذاتِ پاک و مطہّر، کروڑوں درُود
لطف و احساں کے پیکر کروڑوں درُود
''سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں درُود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام''

اوّلیں علم و حکمت کے آثار میں
اُس حرا کے مہکتے ہوئے غار میں
آپ گم ہیں محبت کے انوار میں
''روزِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام''

پھول، کلیاں، بہاریں، مہکتی دھنک
ہاں کنارِ زمیں سے لبِ عرش تک
ہر نظارے کو شرمائے اُن کی جھلک
''جس کے گھیرے میں ہیں انبیاؑء و مَلَکؑ
اُس جہاں گیر بعثت پہ لاکھوں سلام''

آئنے ایسے پَل پَل چمکنے لگے
پھر دُعاؤں کے آنچل مہکنے لگے
آسمانوں سے بادل چھلکنے لگے
''اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام''

دل میں یادِ نبی، لب پہ بے حد درُود
آلؓ و اصحابؓ پر، سب پہ بے حد درُود
اُن کے انداز پر ڈھب پہ بے حد درُود
''لطفِ بیداریِ شب پہ بے حد درُود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام''

غیر فانی محبت پہ نوری دُرود
حُسن و جانِ شریعت پہ نوری دُرود
اُن کی ہر نوری عادت پہ نوری دُرود
''خندہِ صبحِ عشرت پہ نوری دُرود
گریہِ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

تابشِ رُوئے رحمت پہ دائم دُرود
شوکتِ کُوئے عظمت پہ دائم دُرود
دائمی جُوئے شفقت پہ دائم دُرود
''نرمیِ خوئے لینت پہ دائم دُرود
گرمیِ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام''

اُونچی اُونچی سبھی گردنیں جُھک گئیں
نخوتوں سے تنی گردنیں جھک گئیں
الغرض سب اُٹھی گردنیں جھک گئیں
''جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام''

کس کے تابع ہیں کونین سوچے کوئی
چشمِ بینا اگر ہو تو دیکھے کوئی
نورِ رحمت کے رکھتا ہے جلوے کوئی
''کس کو دیکھا یہ موسیٰؑ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام''

آقا شانِ شجاعت میں ہیں بے مثال
ٹھہرے اُن کے مقابل یہ کس کی مجال
نورِ حکمت کِھلا، ٹُوٹا ظُلمت کا جال
''گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام''

غازیوں کے قدم میں سماتی زمیں
تنگ کفّار پر ہوتی جاتی زمیں
خوف سے ہر گھڑی کپکپاتی زمیں
''شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام''

پیش قدمی پہ طبل و سخن گونجتے
حرفِ حق سے وہ دشت و دمن گونجتے
اسپِ غازی کی ٹاپوں سے رن گونجتے
''نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غُرشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام''

ضربِ شمشیر میں چھنچھناتی صدا
صاحبُ السیف کی کھنکھناتی صدا
فتح و نصرت کا پیغام لاتی صدا
''وہ چقا چاقِ خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام''

وہ رسول الملاحم، ظفر کا نشاں
ختم اصحابؓ پر اُن کے، قربانیاں
عشقِ محبوبِ حق جن کو تیغ و سناں
''اُن کے آگے وہ حمزہؓ کی جاں بازیاں
شیرِ غرّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام''

پاک زلفوں پہ، گیسو پہ لاکھوں درُود
اُس پسینے کی خوشبو پہ لاکھوں درُود
ایسے خوش خُلق، خوش رُو پہ لاکھوں درُود
''الغرض اُن کے ہر مو پہ لاکھوں درُود
اُن کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام''

جامعِ خیر و برّ پر مدامی درُود
پڑھ رہے ہیں عراقی و شامی درُود
نعت میں بھیجیں رومیؔ و جامیؔ درُود
''اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی درُود
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام''

غیثِ لطفِ سراسر! کروڑوں درُود
شافعِ روزِ محشر کروڑوں درُود
رہبروں کے اے رہبر کروڑوں درُود
''اُن کے مولا کے اُن پر کروڑوں درُود
اُن کے اصحابؓ و عترتؓ پہ لاکھوں سلام''

اُن کے رتبے سے نیچے ہے جائے قدس
آئے پیغامِ حق لے کر آئے قدس
گیت ہی میرے آقا کے گائے قدس
''پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام''

حُسنِ تقدیر سے جس میں پودے جمے
رب کی تدبیر سے جس میں پودے جمے
نوری تنویر سے جس میں پودے جمے
''آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام''

امن و ایماں کے وہ با سیادت سفیر
پاک اوصاف ہیں صاف جن کے ضمیر
ساری اُمّت ہے جن کی وفا کی اسیر
''خونِ خیرالرُّسل سے ہے جن کا خمیر
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام''

اُمّ حسنینؓ وہ زوجۂ مرتضیٰؓ
جس کو آقا نے خاتونِ جنت کہا
جس کی طینت کی پہچان خوئے عطا
''اُس بتولِؓ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفّت پہ لاکھوں سلام''

کس جسارت سے چاہا مہ و مہر نے
صدقۂ حُسن مانگا مہ و مہر نے
پر نصیبا نہ پایا مہ و مہر نے
''جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اُس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام''

بنتِؓ سرکار وہ حضرتِ فاطمہؓ
حسنِ ایثار کا دل نشیں آئینہ
جس سے وابستہ ہے صبر کا سلسلہ
''سیّدہ زاہرہؓ، طیّبہ، طاہرہؓ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام''

ابنِ شیرِ خدا، نانا کا لاڈلا
چہرۂ پاک پر کھیلتی ہے ضیا
عالمِ باصفا، ہادیِ بے ریا
''وہ حسن مجتبیٰؓ سیّد الاسخیا
راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام''

فاطمہؓ کا جگر گوشہ ہے باوفا
فقر کی زیبِ جاں ہے دمکتی قبا
عکسِ حسنِ نبی جس کی اِک اِک ادا
''اوجِ مہرِ ہدیٰ، موجِ بحرِ ندیٰ
رَوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام''

نورِ چشمِ بتولؓ اور جانِ نبی
اِک گلِ خوش روئے آشیانِ نبی
اُن کے عاشق ہیں سب عاشقانِ نبی
''شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام''

قاری قرآن کا، شاہِ گُل گوں قبا
وہ قتیلِ جفا شاہِ گُل گوں قبا
سر نہ جس کا جھکا شاہِ گُل گوں قبا
''اُس شہیدِ بلا شاہِ گُل گوں قبا
بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام''

جن کی حق گوئی ہے دشمنوں کا ہدف
یہ ہیں تنہا، مقابل ستم صف بہ صف
وہ ہے شمشیر زن، یہ ہیں قرآں بہ کف
''دُرِّ دُرجِ نجف، مہرِ برُجِ شرف
رنگ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام''

وہ کہ جانِ وفا، مصطفیٰ کی رفیق
عِلم جن کا فزوں، فکر جن کا عمیق
جن کو رب نے کیا رحمتوں میں غریق
''اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام''

اہلِ بیتِ مقدّم پہ اکثر درُود
بھیجئے اُن پہ بہتر سے بہتر درُود
طاہرانِ مقدّس پہ اطہر درُود
''جلوہ گیّانِ بیت الشرف پر درُود
پروگیانِ عفّت پہ لاکھوں سلام''

آپ رشکِ جہاں، آپ رشکِ جناں
جانِ لولاک کی ہم نشیں، ہم زباں
آپ جیسا عزیمت میں دُوجا کہاں
''سیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام''

جس جگہ حق کی تعلیم نازل ہوئی
آسمانوں سے تعظیم نازل ہوئی
ہاں ثنا اور تکریم نازل ہوئی
''عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام''

جس میں رونق فزا شانِ شاہِ عرب
نسبتِ مصطفیٰ عظمتوں کا سبب
قدسیوں پہ بھی لازم ہے جس کا ادب
''منزلِ من قصب لانصب لا صَخَب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام''

عفّت و شان کی وہ حسیں روشنی
خدمتِ مصطفیٰ جن کی ہے زندگی
پیارے آقا کے گھر کی وہ ہیں چاندنی
''بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی
اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام''

جن کے دلدادہ ہیں دو جہانوں کے شاہ
جن کے آنچل میں تقدیس نے لی پناہ
حوریں جنت کی رکھتی ہیں خدمت کی چاہ
''یعنی ہے سورہِ نور جن کی گواہ
اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام''

سقف و دیوار و در نور سے جگمگائیں
چاند سورج بھی گزریں تو نظریں جھکائیں
ایسے مسکن پہ کیوں ہم نہ دل کو لٹائیں
''جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اُن سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام''

وقت کو ہیں سدا جن کی خدمات یاد
دی ہے فہم و فراست کی دنیا نے داد
جن کا مقصد رہا قوم کا اتحاد
''شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتیِ چار ملّت پہ لاکھوں سلام''

اُلفتِ مصطفیٰ سے تھی جن کی نمُود
جن سے خائف نصاریٰ تھے لرزاں یہود
تھے خدا کے لیے وقف جن کے وجود
''جاں نثارانِ بدر و اُحد پر درُود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام''

زندگی ہی میں عظمت کا مژدہ ملا
فضل، احساں، فضلیت کا مژدہ ملا
دائمی قرب و رحمت کا مژدہ ملا
''وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام''

اپنا سرمایہ سب نذرِ دیں کر دیا
جس کے مدّاح ہیں خالق و مصطفیٰ
خادمِ مجتبیٰ، قوم کا رہنما
''خاص اُس سابقِ سیرِ قربِ خدا
اوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام''

کوئی دُنیا نے دیکھا نہ صدّیقؓ سا
آج بھی ہے جو ہم سایہ سرکار کا
ہم سفر جو خطیبُ الامم کا رہا
''سایہِ مصطفیٰ، مایہِ اصطفا
عِزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام''

جس کی تعلیم ہے دو جہانوں کا پُل
گلستانِ خلافت کا پہلا وہ گُل
جس کی یاری پہ نازاں ہیں مولائے کُل
''یعنی اُس افضل الخلق بعد الرُسُل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام''

یارِ غارِ جنابِ رسولِ امیں
جز وفا جس نے گھر کچھ بھی چھوڑا نہیں
دل میں اپنے ہے اُس کی وفا جاگزیں
''اصدقُ الصادقیں، سیّد المتقیں
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام''

دِل میں اغیار کے جس کا رہتا تھا ڈر
کامرانی کی منزل تھا جس کا سفر
جس کی تقدیر تھی شانِ فتح و ظفر
''وہ عمرؓ جس کے اعدا پہ شیدا سَقَر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام''

جس کے پیغام کی ابتدا، انتہا
سنّتِ مجتبیٰ، سیرتِ مُنتقیٰ
جس کا ایمان ہے مصطفیٰ کی دُعا
’’فارقِ حق و باطل امامُ الھُدیٰ
تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام‘‘

راز دارِ خفی، وہ غنی، وہ سخی
جس کا کردار ہے امن کی روشنی
حُبِّ عِزّالعرب جس کی پہچاں رہی
’’ترجمانِ نبی، ہم زبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام‘‘

حامیِ سرورِ ہاشمی پر درُود
اُس رفاقت بھری زندگی پر درُود
ایسے ایثار پر، دوستی پر درُود
’’زاہدِ مسجدِ احمدی پر درُود
دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام‘‘

زیبِ عثماںؓ ہے ایمان کی سِلک بھی
پھر سخاوت کی احسان کی سِلک بھی
ذکرِ انوارِ رحمن کی سِلک بھی
''دُرِّ منثور قرآن کی سِلک بھی
زوجِ دو نور عفّت پہ لاکھوں سلام''

وہ کہ جامع بھی، قاری بھی قرآن کا
دیں کو نذرانۂ جان و تن دے دیا
آسمانِ وفا ہاں وہ شانِ حیا
''یعنی عثمانؓ صاحب قمیصِ ھُدیٰ
حلہّ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام''

مرجعِ سالکیں، قبلۂ عارفیں
علم و عرفان کا اِمتزاجِ حسیں
ایسا زاہد کسی نے نہ دیکھا کہیں
''مرتضیٰؓ شیرِ حق، اشجع الاشجعیں
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام''

ٹھہرا مقبول و منظور حرفِ دُعا
جن کے علم و شجاعت کا ڈنکا بجا
ہے لقب شیرِ حق، نام ہے مرتضیٰؓ
''اصلِ نسلِ صفا، وجہِ وصلِ خدا
بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام''

پرچمِ نورِ دیں کو وہ بخشا عرُوج
تھرتھرانے لگے ظلمتوں کے بُروج
آیا جو بھی مقابل، گِرا مثلِ عُوج
''اوّلیں دافعِ اہلِ رفض و خروج
چار می رُکنِ ملّت پہ لاکھوں سلام''

عزم کا بانکپن، شاہِ خیبر شکنؓ
حق نما ہر سخن، شاہِ خیبر شکنؓ
ہیں دُعا میں مگن، شاہِ خیبر شکنؓ
''شیرِ شمشیر زن، شاہِ خیبر شکنؓ
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

جس کی ہیبت سے لرزاں جفا کے برُوج
جس کا پیغام ہے: خواہشوں کو نہ پوج
جس کا منشا ہے دینِ خدا کا عروج
''ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنّت پہ لاکھوں سلام''

شامِ غم تھی کوئی یا تھی صبحِ طرب
تھی دلوں میں صحابہؓ کے اِک یہ طلب
راضی ہو جائیں بس اُن سے شاہِ عرب
''مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام''

کیسے تقدیر والے ہیں وہ نام وَر
خدمتِ صاحب التّاج آٹھوں پہر
اِن غلاموں کے آقا ہیں حق و مَبرّ
''جس مسلماں نے دیکھا اُنہیں اِک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام''

جن کے سینوں میں چاہت ہے اللہ کی
جن کی ہر سانس رحمت ہے اللہ کی
خاص جن پر عنایت ہے اللہ کی
''جن کے دُشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
اُن سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام''

جن کے چہروں کی رونق ہے ایماں کا نور
پاک سینوں میں حُبِّ نبی کا وفور
جن کو حاصل ہے واللہ دائم حضور
''باقیِ ساقیانِ شرابِ طہُور
زَینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام''

جعفرِ صادقؒ اُس ہالہِ ماہ کے
ہم کہ ذرّے ہیں جن کی گزرگاہ کے
اشعریؒ، ماتریدیؒ ذی جاہ کے
''اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
اُن سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام''

ہے بوصیریؒ کے فن کا حوالہ درُود
الجزولیؒ کے دل کا اُجالا درُود
ایسے عُشّاق پر عِشق والا درُود
''اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درُود
اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام''

اِک مہِ نو کی آمد امامِ حنیفؒ
صاحبِ علمِ بے حد امامِ حنیفؒ
جن پہ نازاں اب و جد امامِ حنیفؒ
''شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ، امامِ حنیفؒ
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام''

عظمتِ قادریّت پہ کامل درُود
چشتیت کی سعادت پہ کامل درُود
سہروردِ ولایت پہ کامل درُود
''کاملانِ طریقت پہ کامل درُود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام''

چارۂ غم، امام التّقٰی و النّقٰی
لُطفِ پیہم، امام التّقٰی و النّقٰی
ساتھ ہر دم، امام التّقٰی و النّقٰی
''غوثِ اعظمؓ امام التّقٰی و النّقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام''

شاہِ کون و مکاں کے حسیں شاہ زاد
ہے مریدوں کے غم کی دوا اُن کی یاد
اُن کے دم سے محبین کے دل ہیں شاد
''قطب و ابدال و ارشاد و رُشدالرّشاد
محیِ دین و ملّت پہ لاکھوں سلام''

اُن کی ہر اِک کرامت پہ بے حد درُود
اور پیامِ صداقت پہ بے حد درُود
اصفیاء کی امامت پہ بے حد درُود
''مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درُود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام''

راستہ جن کا ہے راہِ حُبِّ خدا
سب سلاسل میں ہے فیضِ غوثؓ الورا
فہم سے ہیں مقامات جن کے سوا
''جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاءؒ
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام''

خواجہِ اولیاءؒ رہبرِ رہبرانؒ
بابا گنجِ شکرؒ باہوئے سالکاںؒ
داتاؒ صاحب کہ ہیں گنج بخشِؒ جہاں
''شاہ بَرکات و برکات پیشنیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام''

صاحبِ فضلِ بے حد امام الرُّشد
تابِ حسنِ اب و جد امام الرُّشد
ہیں عنایات کی حد، امام الرُّشد
''سیّد آلِؓ محمد امام الرُّشد
گُلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام''

گلشنِ اصفیاؒء کے معطّر وہ پھول
اہلِ دل ہر قدم چھانیں رستے کی دُھول
جن کے در پر رہے رحمتوں کا نزول
''حضرتِ حمزہؓ شیرِ خداؓ و رسول
زینتِ قادریّت پہ لاکھوں سلام''

اے خدا تجھ سے ہے اُس کرم کا سوال
جس سے آراستہ خواجگاںؒ کا جمال
اُن کی عظمت کی ملتی نہیں ہے مثال
''نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب سے اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام''

میرے دل کی دُعا بھی ہو مولا قبول
سب مشائخ پہ ہو رحمتوں کا نزول
کیا حسیں باغِ آقا کے اَن مول پھول
''نورِ جاں عطر مجموعہ آلِؓ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام''

شانِ آباء و اجدادِ نوری نہاد
پیارے آقا کی اولادِ نوری نہاد
یعنی مولانا حدادِؒ نوری نہاد
''زیبِ سجادہ سجادِ نوری نہاد
احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام''

حضرت عبدالعلیمؒ، عالمِ لاجواب
شیخِ کامل حبیبِؒ ولایت مآب
ذکر جن کا سدا وجہِ خیر و ثواب
''بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام''

نقشبند و مجدّد کا رنگِ عطا
پیرِ ارچیؒ مبارک کا حُسنِ دعا
میرے مُرشِد میاںؒ صاحبِ باصفا
''تیرے اِن دوستوں کے طفیل اے خدا
بندہِ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام''

میرے والد ثناخوانِ شاہِ زمن
وقفِ توصیفِ خیرالبشر جن کا فن
اُن سے مجھ کو ملا ذوقِ شعر و سخن
''میرے اُستاد، ماں باپ، بھائی بہن
اہلِ ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام''

اُلفتِ اہلِ دل میرے دل میں مکیں
جن کی مجلس کہ ہے بابِ علم و یقیں
میرے بچے بھی ہوں اُن کے مجلس نشیں
''ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام''

بزمِ داور میں جب اُن کی آمد ہو اور
نوری پیکر میں جب اُن کی آمد ہو اور
حسنِ منظر میں جب اُن کی آمد ہو اور
''کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام''

رنج دُوری کا کب تک سہیں ہاں رضاؔ
چشمِ حامدؔ سے آنسو بہیں ہاں رضاؔ
عمر بھر کاش طیبہ رہیں ہاں رضاؔ
''مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

# برگِ عقیدت

## (مناقب)

ہے آلِ محمد جو بخشش کی کشتی
تو اصحاب ہیں کہکشاں، اللہ اللہ

## منقبت

## بہ حضور اُمِّ خیرالبشر حضرت سیّدہ بی بی آمنہؓ

اُمِّ خیرالبشر سیّدہ آمنہؓ
خیر ہیں سر بہ سر سیّدہ آمنہؓ

لاڈلا آپؓ کا، حق کا ہے لاڈلا
خلق کا چارہ گر سیّدہ آمنہؓ

جتنی مائیں زمانوں میں جہانوں میں ہیں
اُن میں ہیں معتبر سیّدہ آمنہؓ

والدِ مصطفیٰ، صاحبِ اتّقا
اُن کی ہیں ہم سفر سیّدہ آمنہؓ

آپ کے حُسن سے نور لیتا ہُوا
حُسنِ شام و سحر سیّدہ آمنہؓ

پاک طینت بھی ہیں، پاک کردار بھی
دانا و دیدہ ور سیّدہ آمنہؓ

خُلق کا گلستاں، اِک مثالی وہ ماں
محسنہ، راہبر سیّدہ آمنہؓ

جس کی چوکھٹ بنی بابِ حلم و حیا
آپ کا ہے وہ در سیّدہ آمنہؓ

شان ہے آپ کی ایسی رفعت نشاں
رشکِ شمس و قمر سیّدہ آمنہؓ

منزلِ رہ روانِ حقیقت ہوئی
آپ کی رہ گزر سیّدہ آمنہؓ

آمد آمد یہ خیرالبریّہ کی ہے
پا رہی ہیں خبر سیّدہ آمنہؓ

تارے مکّہ کی گلیوں پہ جھکنے لگے
دیکھیں سب رات بھر سیّدہ آمنہؓ

انبیاؑء کی مقدّس دعاؤں کا یہ
پا رہی ہیں ثمر سیّدہ آمنہؓ

مریمؑ و آسیہؑ اور روح الامینؑ
شب کا پچھلا پہر، سیّدہ آمنہؓ

آپ ہیں حاملِ نورِ ماہِ مبیں
کیوں نہ ہوں نور وَر سیّدہ آمنہؓ

نور ہی نور تھا، دیکھتی رہ گئیں
تا بہ حدِ نظر سیّدہ آمنہؓ

نور وہ سامنے جس کے سب ماند تھی
آبِ لعل و گہر، سیّدہ آمنہؓ

پہلا میلاد دُنیا میں جس جا ہُوا
آپ کا ہے وہ گھر سیّدہ آمنہؓ

صاحبِ کوثر و سلسبیل آ گئے
مالکِ بحر و بر، سیّدہ آمنہؓ

بادشاہوں کے ایواں لرزنے لگے
آئے وہ مقتدر، سیّدہ آمنہؓ

کس نے پایا ہے کس کو ہُوا ہے عطا
ایسا لختِ جگر سیّدہ آمنہؓ

ابنِ عبداللہؓ کے حسن پر ہیں فدا
میرے جان و ہنر سیّدہ آمنہؓ

یہ ہے اعزاز ابوا کا، وہ بن گئی
آپ کا مُستقر سیّدہ آمنہؓ

از پئے سیّد و شاہِ کون و مکاں
ہو اِدھر بھی نظر سیّدہ آمنہؓ

## منقبت

## اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ

رسولِ پاکؐ کی پہلی رفیقہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ
ہے ذات اُن کی محبت کا صحیفہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

وہ دلدارِ شہِ کون و مکاں ہیں، وہی تو مومنیں کی پہلی ماں ہیں
کہ جن کا گھر ہے کاشانہ نبی کا، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

کروں میں تذکرہ اُس باصفا کا، سلام اُترا ہو جس پر خود خدا کا
میں اُس کی شان میں لکھوں قصیدہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

ہر اِک پل ذکرِ رب العالمیں ہے، زر و مالِ جہاں سب وقفِ دیں ہے
خوشا یہ ذکر و خدمت کا فریضہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

خدا کی آپ پر رحمت بہت ہے، نبیؐ کو آپ سے اُلفت بہت ہے
حبیب اللہ کی سچی خدیجہؓ ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

ضیا ہیں وہ قبولِ حرفِ حق کی، وہ شاہد ہیں نزولِ حرفِ حق کی
کلامِ پاک ہے جن کا وظیفہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

وہ پہلی مومنہ بھی، متقی بھی، امام الانبیاء کی مقتدی بھی
بلندی پر رہا اُن کا نصیبہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

ثناخوانِ جمالِ مصطفیٰ ہیں، خدیجہؓ ہم خیالِ مصطفیٰ ہیں
وہ کردارِ محمد کی مدیحہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

تدبر اور ذہانت، اللہ اللہ، طبیعت میں قناعت، اللہ اللہ
ہر اِک رُخ میں نظر آئے سلیقہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

خوش اُن سے ہیں حبیبِ ربِ واحد، کہ حضرت عائشہؓ ہیں اِس کی شاہد
نگاہِ ناز رحمت کا وثیقہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

نبی کو بھائے اُن کی خوش خصالی، نواسے جن کے ہیں حسنینِ عالیؓ
جگر گوشہ ہیں جن کی پاک زہراؓ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

وہ پیارے قاسمؓ، عبداللہؓ کی ماں ہیں، بہت ہی نیک اُن کی بیٹیاں ہیں
وہ زینبؓ، اُمِ کلثومؓ و رقیہؓ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

ہر اِک قول و عمل رب کی عطا ہے، کہ جنت میں محل رب کی عطا ہے
وفا جن کی ہے بخشش کا وسیلہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

خیال و فکر میں پاکیزگی ہے، جو یہ حرفِ سخن میں روشنی ہے
ہے سب اُن سے عقیدت کا نتیجہ، وہ اُم المومنیں حضرت خدیجہؓ

## منقبت

### بنتِ نبی زوجہٗ علیؓ خاتونِ جنّت
### حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؓ

بنتِ نبیؐ ہیں خاتونِ جنّت
جانِ علیؓ ہیں خاتونِ جنّت

نورِ نگاہِ چشمِ خدیجہؓ
دائم خوشی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

باغِ کرم کی اِک مہکی مہکی
نوری کلی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

بابا کی پیاری، قرآں کی قاری
کیسی بھلی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

خوش بخت کیسے حسنینؓ ٹھہرے
ماں جو ملی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

فطرت جمالی، سیرت مثالی
بس دل کشی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

تطہیر اُن کی قرآں سے ثابت
پاکیزگی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

دن اُن کا خدمت، شب ہے عبادت
کیا متقی ہیں!، خاتونِ جنّتؓ

دنیا لُٹا دی راہِ خدا میں
ایسے بنی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

صبر و رضا کی سطرِ حسیں کا
حرفِ جلی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

جس سے رہِ علم و احساں مُنوّر
وہ روشنی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

قربان جس پر سب شان و شوکت
وہ سادگی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

جس پر ہے نازاں خود زندگی بھی
وہ زندگی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

آقا سے پائی خوئے عطا بھی
رحمت گھنی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

جائے نہ خالی، کوئی سوالی
ایسی سخی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

سائل کی خاطر بیچیں وہ چادر
طبعاً غنی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

تھیں دستگیرِ اُمّت وہ کل بھی
اور آج بھی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

حق جانتی ہیں، حق سوچتی ہیں
حق بولتی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

دل میں سخا کے گُل کھل رہے ہیں
یاد آ رہی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

آقا نے بخشا اعزاز جن کو
حامدؔ وہی ہیں، خاتونِ جنّتؓ

## منقبت

## اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

فضلِ رب بے گماں حضرتِ عائشہؓ
ہیں سعادت نشاں حضرتِ عائشہؓ

رونق و شانِ کاشانۂ مصطفیٰ
مومنوں کی ہیں ماں حضرتِ عائشہؓ

ضو ہیں ایمان کی، قاری قرآن کی
خوش سخن، خوش بیاں حضرتِ عائشہؓ

حُبِ سرکار سے، حُبِ سرکار تک
آپ کی داستاں حضرتِ عائشہؓ

پاک لہجہ ہے جنّت کی خوشبو لئے
گفتگو گل فشاں حضرتِ عائشہؓ

حق کی تصدیق ہیں، جانِ صدیق ہیں
خوش نسب، شادماں حضرتِ عائشہؓ

سورۂ نور اُن کی گواہی بنی
سُرخرو، کامراں حضرتِ عائشہؓ

مصطفیٰ وجہِ تسکیں ہیں سب کے لئے
اُن کا آرامِ جاں حضرتِ عائشہؓ

عفو و مہر و محبت کی تصویر ہیں
سب پہ رحمت کناں حضرتِ عائشہؓ

اُن کا دل ہے خزینہ احادیث کا
علم و حکمت کی جاں حضرتِ عائشہؓ

آلِ خیرالوراؐ کی وہ غم خوار ہیں
خیر جُو، مہرباں حضرتِ عائشہؓ

اخذِ فیض آپ سے خود صحابہؓ کریں
علم کی پاسباں حضرتِ عائشہؓ

کم نصیبوں، غریبوں کی حاجت روا
بے اماں کی اماں حضرتِ عائشہؓ

شاہدِ وحیِ خالق ہے ذات آپ کی
حق کی ہیں ترجماں حضرتِ عائشہؓ

آپ کی برکتوں سے تیمم ملا
پائیں آسانیاں حضرتِ عائشہؓ

عابدہ بھی، مدبّر بھی، ہمدرد بھی
خُلق کا اِک جہاں حضرتِ عائشہؓ

کشتیِ اہلِ ایماں کی دم ساز ہیں
صورتِ بادباں حضرتِ عائشہؓ

# منقبت

## خلیفۂ مصطفیٰ، امام الاصفیاء، شیرِ خدا
## حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ہمدمِ سرکار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ
ولیوں کے سردار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ

دل کو چھوتا ہے یہ فرمانِ نبی: اَنتَ مِنّی وَ اَنا مِنکَ علی
آقا کے دلدار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ

اُن کا ماتھا بوسہ گاہِ مصطفیٰ، جاں وہ دیتے ہیں براہِ مصطفیٰ
عشق میں سرشار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ

وقتِ ہجرت حکمِ گوہر بار پر، استراحت بسترِ سرکار پر
سر بہ سر ایثار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ

شافعِ روزِ جزا کی دین ہے، دین اُن کی مصطفیٰ کی دین ہے
ہاں کرم آثار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ

اصفیاء کے تاج و سلطاں آپ ہیں، ماہتابِ دین و ایماں آپ ہیں
واقفِ اسرار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

طاہر و اطہر بھی اُن کی ذات ہے، فاتحِ خیبر بھی اُن کی ذات ہے
اِک جری سالار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

شب میں ہیں سورج بہ کف مشکل کُشا، وہ کہ ہیں شاہِ نجف مشکل کشا
معدنِ انوار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

بات اپنی ہو تو کرتے ہیں معاف، دشمنانِ دین کے ورنہ خلاف
برسرِ پیکار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

والدِ حسنینؓ ٹھہرے سب کی آن، بنت سرکارِ دو عالم گھر کی شان
وہ حسیں شہکار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

شمعِ اخلاص و وفا کی روشنی، یعنی صدیقؓ و عمرؓ، عثماںؓ غنی
اُن کے سچے یار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

کیا گلِ نوری ہیں! کیا نوری چمن! نسبتِ آقا سے ہے جن کی پھبن
صاحبِ انوار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

جن کے غنچے عرش پر مقبول ہیں، غوثِ اعظمؒ اُس چمن کا پھول ہیں
پھول کی مہکار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

حضرتِ حدادؒ ہوں یا ہوں حبیبؒ، اہلِ دل کے رہتے ہیں ہر دم قریب
اُن کا ہر معیار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

جان دیتے ہیں برائے بوترابؓ، میرے مرشِد ہیں فدائے بوترابؓ
کیوں نہ ہوں سرکار ہیں حضرت علی، حیدرِ کرار ہیں حضرت علیؓ

## منقبت

## سبطِ نبی، ابنِ علی حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

امام المومنیں وہ تقی ہیں حسن رضی اللہ عنہ ابنِ علی رضی اللہ عنہ، سبطِ نبی ہیں
کہ وہ روحِ کمالِ رہبری ہیں حسن رضی اللہ عنہ ابنِ علی رضی اللہ عنہ، سبطِ نبی ہیں

وہ تارے آسمانِ مصطفیٰ کے وہ بھائی ہیں حسین رضی اللہ عنہ خوش لقا کے
وہ باغِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلکشی ہیں حسن رضی اللہ عنہ ابنِ علی رضی اللہ عنہ، سبطِ نبی ہیں

حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ ہے نام اُن کا وفا و امن ہے پیغام اُن کا
مکمل شرحِ دینِ احمدی ہیں حسن رضی اللہ عنہ ابنِ علی رضی اللہ عنہ، سبطِ نبی ہیں

وہ شانِ اہلِ بیتِ مصطفیٰ ہیں، وہ جانِ اہلِ بیتِ مصطفیٰ ہیں
فقیہ و سیّد و سردار بھی ہیں حسن رضی اللہ عنہ ابنِ علی رضی اللہ عنہ، سبطِ نبی ہیں

اُنہیں زیبا سبھی شان و شرف ہیں، رہِ مولا میں ہر دم جاں بہ کف ہیں
سراسر زندگی ہیں، زندگی ہیں حسن رضی اللہ عنہ ابنِ علی رضی اللہ عنہ، سبطِ نبی ہیں

اُنہیں فکرِ عبادت ہر گھڑی تھی، اذاں پھیلی جو نانا سے سُنی تھی
ورع ہیں وہ مجسم بندگی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

اُلش خوارِ شہ کون و مکاں ہیں وہ سردارِ جوانانِ جناں ہیں
غلام اُن کے جو ہیں وہ جنّتی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

دل و جاں میں محبت مصطفیٰ سے ہے صورت میں شباہت مصطفیٰ سے
اور اُس پر راکبِ دوشِ نبی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

سبھی قول و عمل اُن کے سنہرے وہ شہزادے جو شاہِ دیں کے ٹھہرے
گلستانِ نبوت کی کلی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

وہ منصف بھی، ذکی بھی، صلح جُو بھی، وہ ہیں حلم و حیا کی آبرو بھی
وہ علمِ معرفت کی روشنی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

عطا و جود و رحمت شان اُن کی سخاوت ہی سخاوت شان اُن کی
سخی ہیں وہ طبیعت کے غنی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

جمالِ عزت و رافت حسنؓ ہیں، کمالِ عظمت و رفعت حسنؓ ہیں
تصوّف میں نشانِ راستی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

مودّت آپ کی لازم سبھی پر، محبت آپ کی لازم سبھی پر
صفات ایسی مثال آپ کی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

ہوئی اذنِ خدا سے رہنمائی، سعادت حجِ بیت اللہ کی پائی
شہیدِ باوفا بھی آپ ہی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

وہ عالم ہیں، امام الاصفیاء ہیں، وہی حامدؔ رئیس الاتقیاء ہیں
شعورِ بندگی ہیں، آگہی ہیں حسنؓ ابنِ علیؓ، سبطِ نبی ہیں

منقبت

شہیدِ کربلا

حضرت امام حسینؓ

دل میں مِرے مدام ، حسینؓ ابنِ علیؓ ہیں
ہر دور کے امام، حسینؓ ابنِ علیؓ ہیں

جن کے لیے سواری بنیں دوشِ پیمبر
وہ شاہِ ذی مقام، حسینؓ ابنِ علیؓ ہیں

لختِ جگر بتُولؓ کے اور شیرِ خداؓ کے
سبطِ شہِ انام، حسینؓ ابنِ علیؓ ہیں

خدّام جن کے ہم ہیں حسنؓ نام ہے اُن کا
ہم جن کے ہیں غُلام، حسینؓ ابنِ علیؓ ہیں

پیاسا ہو کیسے ساقیِ کوثر کا نواسا
ظاہر میں تشنہ کام، حسینؓ ابنِ علیؓ ہیں

خیمے ہیں، کربلا ہے، خموشی ہے، شفق ہے
عاشورہ کی ہے شام، حسینؔ ابنِ علیؓ ہیں

نورِ سحر سے شامِ غریباں کے دِیئے تک
روشن ہے جن کا نام، حسینؔ ابنِ علیؓ ہیں

سر دے دیا، جھکے نہیں ظُلمت کے مقابل
اسلام کا پیام، حسینؔ ابنِ علیؓ ہیں

جو ہو چکے ہیں دَور، زمانے جو آئیں گے
بھیجیں جنہیں سلام، حسینؔ ابنِ علیؓ ہیں

حامدؔ، ہر ایک دور کے ماتھے پہ لکھا ہے:
ہر دور کے امام، حسینؔ ابنِ علیؓ ہیں

## منقبت
## بحضور شہیدِ کربلا حضرت امام حُسینؓ

سرِ دوام یہ تحریر ہے، سلام حُسینؓ
تِرا یہ غم کہ ابد گیر ہے، سلام حُسینؓ

علیؓ کے لختِ جگر، فاطمہؓ کے نورِ نظر
تُو حُسنِ آقا کی تصویر ہے، سلام حُسینؓ

نواسہِ شہِ کونین ، یہ تِرا چہرا
جمالِ آیۂ تطہیر ہے، سلام حُسینؓ

تُو لا تقُولُو لِمن یّقتُل کا ہے مفہوم
کہ تُو حیات کی تفسیر ہے، سلام حُسینؓ

ہر ایک زخم اِسی روشنی سے چمکا ہے
تِرے لہُو میں وہ تنویر ہے، سلام حُسینؓ

یہ شام، شامِ غریباں دِکھائی دیتی ہے
ہَوا میں لرزشِ زنجیر ہے، سلام حُسینؓ

تِرے حریف، تکبر لیے ہیں آنکھوں میں
پہ تیرے ہونٹوں پہ تکبیر ہے، سلام حُسینؓ

جہاں جہاں بھی رِدا ہے عَلَم بناتی ہوئی
وہیں وہیں مِرا شبیرؓ ہے، سلام حُسینؓ

خراجِ اشک ادا خامشی سے کرتے ہیں
کہ آہِ ضبط بھی تشہیر ہے، سلام حُسینؓ

یہ حُبِ آلِؓ محمد کا فیض ہے، حامدؔ
کہ میرے شعر میں تاثیر ہے، سلام حُسینؓ

# لبِ دریا
## (شہدائے کربلا کی یاد میں)

اِک سمت کہ تھا لشکرِ ظلمت، لبِ دریا
اور ایک طرف نُورِ بصیرت، لبِ دریا

اِس سمت رضا، صبر، سکینت، لبِ دریا
اُس سمت، اَنا، کِبر، رعونت، لبِ دریا

اِس سمت وفا، عزم، شجاعت، لبِ دریا
اُس سمت، شقاوت ہی شقاوت، لبِ دریا

اِس سمت، شریعت کی حقیقت لبِ دریا
اُس سمت، شریعت سے بغاوت لبِ دریا

ملتی نہ تھیں ظلمت کے سفیروں کو پناہیں
چمکا جو وہ خورشیدِ امامت، لبِ دریا

آتے جو علمدارِ دلاور کے مقابل
کب اِتنی لعینوں میں تھی جرأت لبِ دریا

تیروں کی وہ بارش تھی کہ سورج بھی ہُوا گرد
برپا تھی قیامت سی قیامت، لبِ دریا

اِسلام کے کام آیا لہو، سبطؓ نبیؐ کا
پوری ہوئی نانا کی بشارت لبِ دریا

قرآن سر افراز تھا، نیزے کی اَنی پر
ضوبار تھی یا شمعِ رسالت، لبِ دریا

اِسلام کو پھر کر گئی تابندہ و زندہ
اے ابنِ علیؓ! تیری شہادت لبِ دریا

حامدؔ کسی دِن ہم بھی زیارت کو چلیں گے
آباد شہیدوں کی ہے جنّت، لبِ دریا

منقبت

یوسفِ سنّت، جمالِ طریقت، غوّاصِ معرفت، زینتِ صفوت

ابو محمد حضرت امام جعفر صادقؓ

جمالِ ماہِ طیبہ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ
چراغِ راہِ بطحا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

ہر اِک انداز میں اُن کے ہے خوشبو خُلقِ حیدرؓ کی
گلِ بُستانِ زہراؓ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

حسینی نور کی لو ہیں، دلِ سجادؓ کی ضو ہیں
رخِ باقرؓ کا جلوہ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

نبوّت اور امامت شان ہے اُن کے گھرانے کی
سیادت میں بھی یکتا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

کمالِ حضرتِ صدیقؓ جھلکے صدقِ صادق سے
صداقت کا خزینہ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

ازل کا راز اُن کا دل، ابد کا بھید ہیں آنکھیں
کہ سرِّ حق تعالیٰ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

حیاتِ جاوداں اُن کی، کہ ہے تفسیر قرآں کی
سند ہیں خود حوالہ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

ملے اُن سے وفا اللہ کی، اللہ والوں کی
درِ حق کا وسیلہ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

سبھی اقطابِؒ عالم فیض پاتے ہیں اُسی در سے
امامِ اہلِ تقویٰ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

ورع، ایماں، محبت، سادگی، ایثار، دانائی
ہر اِک پہلو سے اعلیٰ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

امیرِ کارواں اہلِ شریعت اور طریقت کے
سبیلِ بابِ عقبیٰ ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

طبیعت کی وہ درویشی وہ حکمت، دور اندیشی
بصیرت کا اُجالا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

وہ دل جس میں وفا ہے آلؓ و اصحابِؓ محمد کی
ہر اُس دل کی تمنا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

وہ شان و شوکتِ دنیا کو خاطر میں نہیں لاتے
ورائے حُبِّ دنیا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

وہ علمِ دین و دنیا میں یگانہ فرد ٹھہرے ہیں
فلاحِ دین و دنیا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

دِکھائے راستہ جو رات کے صحرا میں ذہنوں کی
وہی رہبر ستارا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

تو حامدؔ اہلِ دل نازاں نہ کیوں ہوں اپنی قسمت پر
کہ اہلِ دل کا ملجا ہیں امامِ جعفرِ صادقؓ

منقبت

نائبِ ختم المرسلین، امیرالمومنین

حضرت ابوبکر صدیقِ اکبرؓ

عارفِ حق، وہ کاشفِ اسرار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار
جن کے آقا ہیں سیّد الابرار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

اللہ اللہ! یہ مرتبہ، یہ مقام
اُن کی خاطر فلک سے آئے سلام
درس گاہ اُن کی، محفلِ سرکار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

خُلق ہے خُلقِ مصطفٰی آثار
حکمِ قرآن اُن کا ہے معیار
اُن کا سینہ ہے مصحفِ انوار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

نائبِ خیرِ انبیاء ہیں عتیق
صدق و تصدیق سے ہوئے صدیق
کاروانِ صفا کے ہیں سالار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

میرِ اُمّت، وہ رازِ دارِ رسول
اتباعِ نبی ہے جن کا اُصول
اذنِ سرکار سے ہوئے سردار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

اُن کی قسمت تھی یہ بھی خدمتِ دین
یعنی قرآنِ پاک کی تدوین
خیر و تسلیم کا ہیں وہ شہکار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

جو بھی کچھ ہے، نبی پہ ہے قربان
جن کے مدّاح حضرتِ حسّانؓ
باعثِ خیر اُن کا ہے دیدار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

کیوں نہ سب کی نگاہ میں ہوں عظیم!
جن کے داماد ہیں رسولِ کریم
دُخترِ نیک بھی کرم اطوار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

سفرِ دیں کے مرحلوں میں شریک
وہ ہوئے سارے معرکوں میں شریک
ہر سعادت کے ہو گئے حق دار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

ہے مزاج اُن کا یوں تو نرم و گداز
دل نشیں، دل پذیر ہے انداز
پیشِ دشمن مگر بنے تلوار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

اُن کے حسنِ عطا، کرم کا کمال
زندگی پا رہے ہیں پھر سے بلالؓ
فقر آثار وہ سخی کردار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

ہاں، محمد کے پاس ہے ہر ایک
چار یاروں میں خاص ہے ہر ایک
فضل والے، نبی کے سارے یار
ثانی اثنینِ اذ ھما فی الغار

منقبت

خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین فاروقِ اعظم

حضرت عمرؓ بن الخطاب

خدا کے دوست ہیں آقا کے ہمدم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ
ہیں اصحابِؓ رسول اللہ میں اکرم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

بہادر، مجتہد، عدلِ مجسم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ
ہے سر باطل کا اُن کے سامنے خم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

نگاہِ معتبر کا فیض کہیے، محمد کی نظر کا فیض کہیے
ہے گرویدہ جو اُن کا سارا عالم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

سراپا سادگی پہچان اُن کی، مسلسل فقر میں ہے شان اُن کی
ہیں آقاؐ اُن کے سرکارِ دو عالمؐ، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

نبی کے حکم کی تصدیق ایسی، حق و باطل میں کی تفریق ایسی
ہر اِک دل کہہ اُٹھا: 'فاروقِ اعظم' امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

نبیؐ سے نسبتیں ہیں خاص اُن کو، سو رکھا دو جہاں میں پاس اُن کو
کہاں ہو گا تعلق ایسا محکم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

ملی وہ دولتِ ایمان اُن کو، عزیز از جاں رہا قرآن اُن کو
سدا رکھا شریعت کو مقدّم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

اشارہ اُن کا ہر در کھولتا ہے، زبانِ پاک سے حق بولتا ہے
ہے ہر اِک قول اُن کا قولِ محکم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

وہ افشا راز فرماتا ہے جن پر، خدا خود ناز فرماتا ہے جن پر
ملی ہے کامرانی جن کو پیہم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

پسندیدہ وہ خاص و عام کے ہیں، وہ قائدِ لشکرِ اسلام کے ہیں
سدا اونچا رکھا ہے دِیں کا پرچم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

وہی ہیں فیض و نصرت کا حوالہ، کہ جُبّہ جن کا ہے پیوند والا
فضیلت اُن کی دنیا پر مسلّم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

بڑی بے مثل ہے اُن کو شجاعت، ملی ہے دینِ حق کو اُن سے قوت
نظر تلوار ہے، کردار محکم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

صدا سے جن کی سوئی روح جاگے، وہ جن کے سائے سے شیطان بھاگے
صفوں میں کفر کی برپا ہو ماتم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

نڈر عادل عمرؓ خطّاب ٹھہرے، وہی تو اعدل الاصحاب ٹھہرے
جری ایسے فلک نے دیکھے کم کم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

وفا بانٹی وہ یارانِ نبی نے، بڑھائی شان فرمانِ نبی نے
سو ٹھہرے دو جہاں میں وہ مکرّم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

محبیں اُن کے ہیں عثمانؓ و حیدرؓ، تو اُن کے دوست ہیں صدیقِ اکبرؓ
کہ اسرارِ محبت کے ہیں محرم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

ہے اُن کا قرب خوابِ اہلِ جنت، کہ ہیں وہ آفتابِ اہلِ جنت
وہ ہیں اہلِ طریقت میں معظّم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

ہے مولا کی رضا مطلوب اُن کو، حیاتِ اُخروی محبوب اُن کو
جزا کے دن پہ ہے ایمان محکم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

دلِ عارف، صداقت کی گواہی، زباں اور ہر گھڑی شکرِ الٰہی
خدا کا ذکر سانسوں میں دمادم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

مجاہد بھی سپہ سالار بھی ہیں، اشِدّاء عَلَی الکُفّار بھی ہیں
مقابل اُن کے آئے کس میں ہے دم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

کچھ ایسا رعب طاری ہو گیا تھا، کہ ٹھہرا نیل جاری ہو گیا تھا
ملا جو نامۂ فاروقِ اعظمؓ، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

حدیثِ مصطفیٰ میں ہے شہادت، دلِ مومن میں ہے اُن کی محبت
دلِ مومن میں ٹھہرے کیسے پھر غم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

عدو ہے برسرِ پیکار یارب، ہے پھر عزمِ عمرؓ درکار یارب
کہ مسلم قوم ہو پھر سے معظّم، امیر المومنیں فاروقِ اعظمؓ

## منقبت

## امیرالمومنین، ذوالنورین حضرت عثمان غنیؓ

حبیبِ رحمتِ رحمن عثمانِ غنیؓ ہیں
سخی ہیں، جامع القرآن عثمانِ غنیؓ ہیں

عطا جن کو ہوئے دو نور پارے مصطفیٰ سے
وہ ذوالنورینِ عالی شان عثمانِ غنیؓ ہیں

بشارت دی رسول اللہ نے خلعت کی اُن کو
امیر و رہبر و سلطان عثمانِ غنیؓ ہیں

ہیں شامل بیعتِ رضواں میں اُن کی برکتیں بھی
وقار و عزم کی پہچان عثمانِ غنیؓ ہیں

نفاست میں، حلاوت میں مثال اُن کی نہیں ہے
شرافت کی بھی روح و جان عثمانِ غنیؓ ہیں

غنا پائی وہ سرکارِ دو عالم کی نظر سے
کہ اب عثمان بن عفّان عثمانِ غنیؓ ہیں

پیامِ امن و احساں اُن کو آقا سے ملا تھا
سو اِس پیغام پر قربان عثمانِ غنیؓ ہیں

ورائے عرش بھی مقبول اُن کی پارسائی
کہ خود جنت کا بھی ارمان عثمانِ غنیؓ ہیں

فرشتے بھی حیا کرتے ہیں عثمانِ غنیؓ سے
حیا و حلم کی پہچان عثمانِ غنیؓ ہیں

شریعت اور طریقت میں امامِ معتبر ہیں
صفا و صدق کی بھی آن عثمانِ غنیؓ ہیں

ہیں دامادِ نبی اور دوست صدیقؓ و عمرؓ کے
تو یارِ حیدرؓ ذی شان عثمانِ غنیؓ ہیں

حیات اُن کی سعادت ہے وفات اُن کی شہادت
کچھ ایسے صاحبِ ایمان عثمانِ غنیؓ ہیں

فراواں ہے تو اُن کے در پہ ہے دولت یقیں کی
نقیبِ دولتِ ایقان، عثمانِ غنیؓ ہیں

## منقبت

## محبوبِ سبحانی، قندیلِ لامکانی

## ابو محمد محی الدین سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

قادرِ کُل کی قدرتوں کا نشاں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاں رضی اللہ عنہ
قطبِ اقطاب، منبعِ عرفاں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاں رضی اللہ عنہ

رمز ہیں فیضِ کبریائی کی، ہیں جھلک حُسنِ مصطفائی کی
نور افشاں ستارۂ ایقاں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاں رضی اللہ عنہ

ماہِ طیبہ کی چاندنی ہیں آپ رضی اللہ عنہ، باغِ زہرا رضی اللہ عنہا کی اِک کلی ہیں آپ رضی اللہ عنہ
شانِ حیدر رضی اللہ عنہ کی اِک انوکھی شاں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاں رضی اللہ عنہ

صاحبِ قبلتین کی خوشبو، وہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کی خوشبو
جن سے مانگیں مہک گل و ریحاں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاں رضی اللہ عنہ

سر پہ دستار ہے شریعت کی، ہے نظر رازداں حقیقت کی
سینۂ پاک معدنِ قرآں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاں رضی اللہ عنہ

بازِ اشہب کا کون ثانی ہے، وہ کہ قندیل لامکانی ہے
نور افروز، وہ مہِ تاباں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاںؓ

علم و اسرار، فہم و دانائی، ایسی فکر و نظر کی گہرائی
ایک اِک حرف گویا صد دیواں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاںؓ

یوں تو بغداد میں ٹھکانہ ہے، پر تصرّف میں ہر زمانہ ہے
چشمِ غوثی ہے درد کا درماں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاںؓ

سب عروج و زوال جانتے ہیں، وہ مریدوں کا حال جانتے ہیں
دل ہر اِک محب ہے اُن کا مکاں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاںؓ

جن کو حاصل ہے ساتھ مرشِد کا، ہاتھ میں جن کے ہاتھ مرشِد کا
اُن کی ہوتی ہیں منزلیں آساں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاںؓ

شاہِ بغداد اب عنایت ہو، کاش محفل میں ہی زیارت ہو
پورا حامدؔ کا آج ہو ارماں، غوثِ اعظم، مِرے شہِ جیلاںؓ

## منقبت

## درشانِ پیرِ پیراں، محی الدین

## حضور سرکارِ غوث الاعظم سیّدنا عبدالقادر جیلانیؒ

ہے تُو محبوبِ سبحانی، اے میرے غوثِ جیلانیؒ
ہے تیرا حسن لاثانی، اے میرے غوثِ جیلانیؒ

تُہی تو پیرِ پیراں ہے، تُہی تو میرِ میراں ہے
ہے خلقت تیری دیوانی، اے میرے غوثِ جیلانیؒ

تُو احساں کبریا کا ہے، تُو آئینہ صفا کا ہے
تِری ہر رمز عرفانی، اے میرے غوثِ جیلانیؒ

ترے صدقے ہی پائی ہے، مِرے حصے جو آئی ہے
محمد کی ثناخوانی، اے میرے غوثِ جیلانیؒ

ستارے تیری آنکھیں ہیں، دمکتا چاند ہے چہرا
ہے سورج تیری پیشانی، اے میرے غوثِ جیلانیؒ

ہے نوری سلسلہ تیرا، مقام و مرتبہ تیرا
ورائے عقلِ انسانی، اے میرے غوثِ جیلانیؒ

ترے در ہی سے فیض پائیں اولیاؒء جگ کے
ہے تُو قندیلِ نورانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

ترے رستے کی مٹّی اصفیاء کی آنکھ کا سرمہ
بھلا کیا اِس میں حیرانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

سبیلِ دین و ایماں ہے، دلیلِ علم و احساں ہے
''فتوح الغیب'' نورانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

ملیں رستے ہدایت کے، کھلیں اَسرار وحدت کے
پڑھیں جو ''فتح الربانی''، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

ہے جو تیرے غلاموں میں، وہی ہے نیک ناموں میں
تجھے زیبا ہے سلطانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

دلوں میں جاگزیں رہ کر، ''مریدی لاتخف'' کہہ کر
حمایت کی ہے ارزانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

نظر اِک بار ہو جائے تو بیڑا پار ہو جائے
ہَوا ہو لاکھ طوفانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

نظرِ سرکار ہو جائے، بس اب دیدار ہو جائے
مٹے آنکھوں کی ویرانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

تِرے بحرِ عنایت سے، ملے تیری اجازت سے
ہمیں بھی گھونٹ بھر پانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

حبیبؔ باصفا ہو کر، کوئی چمکے رضاؔ ہو کر
حقیقت جس نے پہچانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

مِرے سر پر جو چھایا ہے، مِرے مرشِد کا سایہ ہے
عطا ہے یہ بھی ربّانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

تِرے شجرے کی دولت سے، تِری ہی پاک نسبت سے
تِرا حامدؔ ہے گیلانی، اے میرے غوثِ جیلانیؓ

## منقبت

## پیرِ پیراں، محی الدین

## حضرت غوثِ اعظم سیّد عبد القادر جیلانیؒ

بیاں مجھ سے ہو کیا رتبہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا
ثناخواں ہوں میں ادنیٰ سا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

ہے جن کے دل میں آقا کے قدِ بے سایہ کی اُلفت
سروں پہ اُن کے ہے سایہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

بنا ہر حرف تارہ اور قلم میں چاندنی اُتری
ورق پر نام جب لکھا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

کھڑے ہیں قطبؒ بھی کشکول تھامے اُن کی چوکھٹ پر
زمانے کھاتے ہیں صدقہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

وہ دِیں کو تازگی بخشی کہ محی الدین کہلائے
گلِ فیض اِس طرح مہکا جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

گماں کی وادیوں میں پھول پھر ایمان کے مہکے
کہ بادل ہر طرف برسا جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

کہ جیسے اِس جہاں میں ہے، خدایا! اُس جہاں میں بھی
محبیں پر رہے سایہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

رموزِ علم و عرفاں آپ کی نسبت سے کھلتے ہیں
ہے منزل آشنا رستہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

وہ محفل ہو ولایت کی کہ ہو مجلس ملائک کی
ہر اِک عالم میں ہے چرچا جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

یقیناً ہاتھ اُس کے آ گیا دامن محمد کا
کہ دامن جس نے بھی تھاما جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

تو ایسا ہو کہ یہ آنکھیں بنیں بغداد کی گلیاں
ہو مجھ کو خواب میں جلوہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

مِرے سینے میں اُترے کارواں اہلِ محبت کا
تو میرا دل بنے خیمہ جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

روانی آپ کے فیضان کے سارے سلاسل میں
ہر اِک رخ پر بہے دریا جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

مجددؒ الفِ ثانی ہوں کہ وہ شاہِؒ بریلی ہوں
ہر اہلِ دل ہُوا شیدا جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

قصائد حضرتِ حدادؒ کے، دل میں نہ کیوں اُتریں
کہ اِن میں نور ہے بکھرا جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

ہے رب کا فضل، آقا کا کرم، اور فیض مرشد کا
قصیدہ میں نے جو لکھا جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

نبی کے در سے بھی خالی نہ جائے گا کبھی حامدؔ
جو ہو گا چاہنے والا جنابِ غوثِ اعظمؓ کا

## منقبت
## داتا گنج بخش حضرت علی ہجویریؒ

اے سراپا لطف پیہم، مظہرِ نورِ خدا
ذات تیری دافعِ غم، مظہرِ نورِ خدا

ہے عیاں تیری حیات و سیرت و کردار سے
حسنِ سرکارِ دو عالم، مظہرِ نورِ خدا

خلق کا محبوب بھی اور کاشفِ محجوب بھی
سرِّ وحدت کے اے محرم، مظہرِ نورِ خدا

تاجدارِ ہر دو عالم کی غلامی پر سدا
ہے ترا ایمان محکم، مظہرِ نورِ خدا

اے امیرِ شہرِ جاں، اے مقتدائے عارفاں
آشنائے اسمِ اعظم، مظہرِ نورِ خدا

جس کے سائے میں طریقت اور تصوّف خیمہ زن
وہ شریعت کا ہے پرچم، مظہرِ نورِ خدا

تیرے قدموں نے کیا لاہور کو داتا نگر
تیرا گرویدہ ہے عالم، مظہرِ نورِ خدا

ہو زیارت پھر سے اُس دربارِ گوہر کی
ہے دعائے چشمِ پُرنم، مظہرِ نورِ خدا

فیض کچھ حامدؔ کو بھی نوری خزانوں سے ملے
''گنج بخشِ فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما''
(تضمین بر شعر حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ)

## منقبت

## خواجہ غریب نواز
## حضرت سیّدنا معین الدین چشتی اجمیریؒ

آپ پر عیاں دلوں کے راز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

ہند میں نائبِ نبی ہیں آپ
ظلمتِ شب میں روشنی ہیں آپ
درِ نور و حضورِ دل میں ہے باز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

اپنا پرچم کیا محبت کو
زندہ رکھا نبی کی سنت کو
خُلقِ سرکار آپ کا انداز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

دھڑکنوں میں قیام آپ کا ہے
درسِ اُلفت کلام آپ کا ہے
عہد در عہد گونجتی آواز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

خواجہ ہیں، خیر خواہِ دین ہیں آپ
اور پھر دین کے معین ہیں آپ
قُربِ مولا ہے آپ کا اعزاز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

سرِ دربار جھولیاں پھیلائے
بادشہ بھی فقیر بن کر آئے
جھولیاں کر رہے ہیں اپنی دراز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

پیار کا راستہ دِکھاتے گئے
سب کو اپنے گلے لگاتے گئے
صوفیا غم زدوں کے ہیں دم ساز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

فیض کا آسمان ہیں خواجہؒ
علم کا اِک جہان ہیں خواجہؒ
آپ پر عیاں الست کا راز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

دل میں ہے ذکر کا گلاب کھلا
اور ہمیں وصف یہ ثنا کا ملا
چشمِ مرشِد کا ہے سبھی اعجاز
میرے خواجہ، مِرے غریب نوازؒ

## منقبت
## سُلطان المشائخ محبوبِ الٰہی
## حضرت نظام الدین اولیاءؒ

کیسے ہو بیاں رُتبۂ محبوبِؒ الٰہی
ہے رحمتِ حق، جلوۂ محبوبِؒ الٰہی

وہ سنّتِ سرکارِ دو عالم کے امیں ہیں
ہر اِک پہ کرم شیوۂ محبوبِؒ الٰہی

ہے رحمتِ باری کہ ہے دن رات یہ جاری
پیاسوں کے لئے چشمۂ محبوبِؒ الٰہی

ہے چشمِ کرم خواجۂ اجمیرؒ کی اُن پر
ہے قصرِ غنا، حجلۂ محبوبِؒ الٰہی

شیرینیِ گفتار ملی گنجِ شکر سے
اُن کی ہی عطا خرقۂ محبوبِؒ الٰہی

وہ خُسرو بے تاب کہ ہے عشق کا مہتاب
مہتاب ہے یہ ہالۂ محبوبِؒ الٰہی

بھٹکے گا کہاں قافلۂ راہِ طریقت
ضوبار ہے جب روضۂ محبوبِؒ الٰہی

اِک لفظ میں بس اُن کا ہے پیغام: محبت
اخلاص و وفا نعرۂ محبوبِؒ الٰہی

مقصود کے موتی اِسی رستے میں ملیں گے
ہے منزلِ جاں، جادۂ محبوبِؒ الٰہی

کیا عجز و روا داری کی خوشبو ہے ہر اِک سُو
ہے امن و سکوں گوشۂ محبوبِؒ الٰہی

ہر گاؤں میں ہر بستی میں اُس نام کی دھومیں
ہر شہر میں ہے شہرۂ محبوبِؒ الٰہی

ہر جور وستم، ظلم و شقات کے مقابل
ہے عفو و کرم، بدلۂ محبوبِؒ الٰہی

یہ پھول ہیں یا باتیں ہیں فردوس دہن کی
خوشبو ہے کہ ہے لہجۂ محبوبِؒ الٰہی

کیا اُس کو ستائے گی بھلا دُھوپ جہاں کی
جس سر پہ رہے سایۂ محبوبِؒ الٰہی

# منقبت

## حضرت خواجہ محمد بہاء الدین شاہِ نقشبند بخاریؒ

رحمتِ رحماں ہیں شاہِ نقشبندؒ
تابشِ ایماں ہیں شاہِ نقشبندؒ

نقش کر دیں دل پہ اسمِ ذاتِ حق
نقشبندِ جاں ہیں شاہِ نقشبندؒ

وہ فدائے ہر ادائے مصطفیٰ ﷺ
عاملِ قرآں ہیں شاہِ نقشبندؒ

وہ شریعت اور طریقت کے امام
مرشدِ ذیشاں ہیں شاہِ نقشبندؒ

اہلِ دل پر ربِ دائم کا حسیں
دائمی احساں ہیں شاہِ نقشبندؒ

منزلِ عرفاں ہے رب کی معرفت
جادۂ عرفاں ہیں شاہِ نقشبندؒ

اُمّتِ خیرالورا کے واسطے
خیر کا ساماں ہیں شاہِ نقشبندؒ

صاحبِ تکوین اُن کی ذات ہے
صاحبِ فرماں ہیں شاہِ نقشبندؒ

اِک اشارے سے بدل دیں قسمتیں
وہ شہِ شاہاں ہیں شاہِ نقشبندؒ

غفلتوں کی تمتماتی دھوپ میں
ذکر کا داماں ہیں شاہِ نقشبندؒ

ہر عطا اُن کی غنا کی شان ہے
فقر کے سلطاں ہیں شاہِ نقشبندؒ

شانِ رفتہ بھی اُنہی کے دم سے ہے
عظمتِ دوراں ہیں شاہِ نقشبندؒ

وادیِ جاں میں ہے جس سے روشنی
وہ مہِ تاباں ہیں شاہِ نقشبندؒ

یاد سے اُن کی سکوں دل کو ملے
درد کا درماں ہیں شاہِ نقشبندؒ

آئینہ اُن کا کہ ٹھہرا شش جہت
ہر قدم نگراں ہیں شاہِ نقشبندؒ

جس پہ نازاں ہیں مجددؒ پاک، وہ
فیضِ بے پایاں ہیں شاہِ نقشبندؒ

حسنِ ارچی میں اُنہی کی ہے چمک
آج بھی رخشاں ہیں شاہِ نقشبندؒ

کیسے ٹھہریں گے یہاں دنیا کے غم
دل میں جب مہماں ہیں شاہِ نقشبند

## منقبت

## امامِ ربّانی مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

الٰہی! سر پہ ہو سایا مجدد الفِ ثانیؒ کا
دِکھا ہم کو بھی تُو رستہ مجدد الفِ ثانیؒ کا

دلوں میں جگمگا اُٹھی محبت کملی والے کی
لبوں پر نام جب آیا مجدد الفِ ثانیؒ کا

حدیثِ مصطفیٰ میں ہیں اشارے اُن کی آمد کے
تو یہ اعزاز کم ہے کیا مجدد الفِ ثانیؒ کا

شریعت پیارے آقا کی مقدّم ہے طریقت پر
یہ ہے پیغام سادہ سا مجدد الفِ ثانی کا

سلاطینِ زمانہ بھی جھکے ہیں آپ کے در پر
رہا پرچم سدا اونچا مجدد الفِ ثانیؒ کا

سمجھ لو اُس کو منزل مل گئی حُبِ الٰہی کی
کہ جس کو مل گیا رستا مجدد الفِ ثانیؒ کا

دلوں میں نقش بندیّت سلامت اُن کے دم سے ہے
دلوں میں نام ہے زندہ مجدد الفِ ثانی کا

## منقبت

## اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضاؔ خان بریلویؒ

حُبِّ سرکار ، ایمانِ احمد رضاؒ
کیا بیاں مجھ سے ہو شانِ احمد رضاؒ

آنکھ میں جھلملائیں دعا کے دیئے
جاگزیں دل میں ارمانِ احمد رضاؒ

کفر و الحاد کی آندھیوں میں کبھی
ڈگمگایا نہ ایقانِ احمد رضاؒ

مدحتِ مصطفیٰ اُن کی رگ رگ میں تھی
مدحتِ مصطفیٰ جانِ احمد رضاؒ

مثلِ سلطانِ طیبہ، نہ ہو گا کوئی
یہ عقیدہ تھا ایمانِ احمد رضاؒ

جس کی چوکھٹ پہ شاہوں کے سر جھک گئے
سب کا سلطاں ہے، سلطانِ احمد رضاؒ

## منقبت

## امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادریؒ

حق کی ہیں روشنی، معرفت کی ضیا، شاہ احمد رضاؒ
جن کی قُربت سے ملتا ہے قُربِ خدا، شاہ احمد رضاؒ

کنز الایماں کہ نورِ ہدایت بھی ہے، خاص نعمت بھی ہے
کیا ہی ایمان افروز ہے ترجمہ، شاہ احمد رضاؒ

سر پہ قرآن و سنّت کی دستار ہے، اعلیٰ کردار ہے
پاک سانسیں کہ ہیں وردِ صلِّ علیٰ، شاہ احمد رضاؒ

جب بھی ذکرِ محمد کی محفل سجی، نوری بارش ہوئی
''مصطفیٰ جانِ رحمت'' سے گونجی فضا، شاہ احمد رضاؒ

بخششوں کے حدائق ہمیں مل گئے، جان و دل کھل گئے
مہکی نعتوں سے ماحول خوشبو ہُوا، شاہ احمد رضاؒ

اعلیٰ تر آلؓ و اصحابؓ کی شان ہے، جن کا ایمان ہے
وہ کہ دل سے ہیں مدّاحِ شیرِ خدا، شاہ احمد رضاؒ

جس کا دل اب بھی طیبہ کی گلیوں میں ہے خاص ولیوں میں ہے
جس کی پہچان ہے عشقِ خیرالورا، شاہ احمد رضاؒ

نائبِ بُو حنیفہؒ ہے ذات آپؒ کی، کیا ہی بات آپؒ کی
مرتبہ ہے فقاہت میں سب سے جدا، شاہ احمد رضاؒ

فیضِ غوث الورا کے امیں آپؒ ہیں، بالیقیں آپؒ ہیں
ہر نفس قادریت کا پرچم بنا، شاہ احمد رضاؒ

داتاؒ، خواجہؒ، مجددؒ کہ حدادؒ ہیں، اہلِ میلاد ہیں
الحبیبؒ ابنِ طٰہٰؒ سراپا ثنا، شاہ احمد رضاؒ

منقبت اُن کی جب گنگنانے لگا، نور چھانے لگا
یوں لگا، ہیں فرشتے مِرے ہم نوا، شاہ احمد رضاؒ

## پنجابی منقبت

## اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت احمد رضاؔ خان بریلویؒ

عقیدہ سکھایا اے احمد رضاؒ نے
کہ حق ول بُلایا اے احمد رضاؒ نے

نبیِ پاک دی نوری نوری ثنا نوں
وظیفہ بنایا اے احمد رضاؒ نے

سبق جیہڑا قرآن و سنّت نے دِتّا
سبق او پڑھایا اے احمد رضاؒ نے

حبیبِ خدا توں تے غوث الورا توں
گھنا فیض پایا اے احمد رضاؒ نے

مہک نال جس دی زمانے مہکدے
گلاب او کھڑایا اے احمد رضاؒ نے

جِدی گونج روحاں دے اندر اے اج وی
میلاد او منایا اے احمد رضاؒ نے

ہر اِک تھاں تے نعرے رسالت دے وجّے
او جذبہ جگایا اے احمد رضاؒ نے

مدینے دی چاہت جگا کے، دلاں نوں
مدینہ بنایا اے احمد رضاؒ نے

طریقت دی راہ کوئی دریا جے ڈِٹھا
سمندر بنایا اے احمد رضاؒ نے

جیہڑا جاوے جنت نوں طیبہ توں ہو کے
او رستہ دِکھایا اے احمد رضاؒ نے

جے حق بات پچھو تے علم و فضل دا
خزانہ لٹایا اے احمد رضاؒ نے

بڑی اوہدی قسمت اے حامدؔ کہ جس نوں
وی اپنا بنایا اے احمد رضاؒ نے

## منقبت

## شیخ الاسلام، حدّادالقلوب، قطب الارشاد

## حضرت مولانا امام عبداللہ بن علوی بن محمد الحداد ؒ

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ......اللہ، لا الہ الا اللہ......اللہ

الحمد، یہ سوچ کے ہی دل شاد ہمارے ہیں
ہم اُن کے ہیں مولانا حدّادؒ ہمارے ہیں

سرِّ ربّانی ہیں، آباء نورانی ہیں
عارف باللہ جن کی اولاد ہمارے ہیں

وہ جن کی عظمت کا کونین میں ہے چرچا
وہ صاحبِ معراج و میلاد ہمارے ہیں

وہ اہلِ بیتِ بتولؓ، جدِّ اعلیٰ ہیں رسول
ہے جن سے وفا، دِیں کی بنیاد ہمارے ہیں

گل خُلدِ نعیم کے ہیں، وہ چاند تریم کے ہیں
اُن کی کرنوں سے دل آباد ہمارے ہیں

الہام ہر ایک ادا، ہر پہلو قُربِ خدا
لافانی ہے جن کی رُوداد، ہمارے ہیں

لہجہ کا فُوری ہے، بارش اِک نوری ہے
جو نور سے کرتے ہیں، امداد ہمارے ہیں

اُمّت کا نکھار ہیں آپ، روحانی بہار ہیں آپ
رحمت کی گھٹا جن کی ہر یاد ہمارے ہیں

ایمان قصیدوں میں، ابدال مریدوں میں
اقطاب بھی لیں جن سے اسناد ہمارے ہیں

تقدیر سنواریں گے، سب دور پکاریں گے
وہ غوثِ جہاں، قطب الارشاد ہمارے ہیں

جو مرشدِ کامل ہیں، دَم دَم میں شامل ہیں
دل، اُن کے سبب غم سے آزاد ہمارے ہیں

آقاؐ سے محبت ہے، ولیوں سے عقیدت ہے
طیبہ، لاہور، اجمیر، بغداد ہمارے ہیں

جو دلوں کے طبیب ہوئے مشہور حبیبؒ ہوئے
لاثانی ہیں جن کے اجداد ہمارے ہیں

جس علم میں ہو حامدؔ، قرآن و حدیث کا نور
اُس علم کے دلدادہ اُستاد ہمارے ہیں

## منقبت

## حدّادالقلوب حضرت سیّدنا و مولانا
## الحبیب عبداللہ ابنِ علوی امام الحدّادؒ

اللہ اللہُ اللہ اللہُ اللہ اللہُ اللہ اللہُ

ذکر ہے جن کا خدا کی یاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

مصطفیٰ کا نور سینے میں
دل ہے یا اِک طُور سینے میں
دھڑکنوں میں نقش رب کی یاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ناطق اُن کے حق میں ہے قرآن
ہاں، ولا ھم یحزنون، ہے شان
دافعِ ہر غم ہے اُن کی یاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

حُبِ حق جن کے لہو میں ہے
شربتِ سیرت سُبو میں ہے
بالیقیں وہ ہیں پیمبر زاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

پھول وہ خُلدِ نعیم کے ہیں
ماہِ کامل وہ تریّم کے ہیں
اُن کی کرنوں سے ہیں دل آباد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

حاملِ اسرارِ روحانی
معدنِ انوارِ سبحانی
جن سے ہے شہرِ دُروں آباد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ہیں مجدد، غوثِ اُمّت ہیں
وہ امامِ ذی عزیمت ہیں
ہر زمانہ پاتا ہے امداد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

وہ کہ سلطانِ طریقت ہیں
عارفِ راہِ حق ہیں
اُن کے خادم ہیں ولی اوتاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ہاں تصرّف ایسے خوب ہوئے
آپ حدّاد القلوب ہوئے
موم کر دیتے ہیں جو فولاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

اذن پہ جو اُن کے چلتے ہیں
فیض کے دانوں پہ پلتے ہیں
اُن پرندوں سے ڈریں صیّاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

دولتِ ذکر و یقیں دے کر
دعوتِ دینِ مبیں دے کر
قیدِ غفلت سے کریں آزاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

اُن کی تحریریں مثالی ہیں
بُلبُلِ باغِ غزالیؒ ہیں
معتبر ہے اُن کا ہر ارشاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ہیں قصائد اتنے نورانی
فیض دیتے ہیں جو روحانی
شاد ہو جن سے ہر اِک ناشاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

آئینہ شفّاف کرتے ہیں
زنگ دل کا صاف کرتے ہیں
ہیں لطیف اُن کے سبھی اوراد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ہم جب اُن کا ذکر کرتے ہیں
نور کے بادل برستے ہیں
یہ قبولیت کی ہیں اسناد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

جس کو اہلِ دل سے نسبت ہے
شہر وہ، شہرِ محبت ہے
طیبہؔ ہو، اجمیرؔ یا بغدادؔ
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ذکر سے جن کے ہو ہر غم دُور
وہ حبیبِ احمدؔ مشہورؒ
نور والے ہیں جن کے اجداد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

ہم کو بھی یارب بشارت ہو
اُن کے روضے کی زیارت ہو
روح و دل کی ہے یہی فریاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

دینِ آقا کے جو عامل ہیں
اور مریدِ شیخِ کامل ہیں
فکرِ دو عالم سے ہیں آزاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

گوہرِ ذوقِ یقیں پایا
جن سے میں نے علمِ دیں پایا
خوش رہیں یارب مِرے اُستاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

مرشِدِ کامل سے نسبت ہے
یہ بھی حامدؔ پر عنایت ہے
دل میں رہتی ہے اُنہی کی یاد
قطبِ عالم حضرتِ حدّادؒ

## منقبت

درشانِ مہتاب الاتقیاء، حبیب الاصفیاء،
حضرتِ والا الحبیب احمد مشہور بن طٰہٰ الحداد

کیا حق نُما سفر ہے سنہرا حبیب کا
ہم جس طرف بھی جائیں ہے رستہ حبیب کا

پھر کیوں نہ ہو زمانے میں چرچا حبیب کا
رب کا حبیب، آقا و مولا حبیب کا

وہ آفتابِ بطحا کے پُرنور ماہتاب
نورِ نبی کا عکس، اُجالا حبیب کا

ہر دل کی یاد، ثنائے حداد آپ ہیں
قدرت نے ہم کو بخشا ہے تحفہ حبیب کا

جنت کی کنجیوں کی خبر اُن کے پاس ہے
ہر باب کھولتا ہے اشارا حبیب کا

ہے کاروانِ راہِ حقیقت رواں دواں
رستہ دِکھا رہا ہے ستارہ حبیب کا

کیا ہو گی اُن کے لطف و عنایت کی انتہا
دریائے فیض جب ہے کنارا حبیب کا

کھل جائیں گے نگاہ پر اسرارِ ہست و بُود
پیشِ نگاہ رکھیے جو اُسوہ حبیب کا

مقدور ہو تو دیکھتے رہیے اُس آنکھ کو
جس آنکھ نے کیا ہے نظارا حبیب کا

اُن کے خیال میں بھی مہکتی ہے روشنی
صبحِ بہارِ جاں ہے کہ چہرا حبیب کا

ہے شاد و کامیاب، بہ فضلِ خدائے پاک
دونوں جہاں میں، چاہنے والا حبیب کا

غفلت کی سرد رات کا ہو جائے اختتام
دل کے اُفق پہ اُبھرے سویرا حبیب کا

سینے میں اُن کی چاپ دھڑکتی ہے رات دن
یہ دل کہ بن گیا ہے ممباسا حبیب کا

حامدؔ، کبھی اُتارے بھی اُترے نہ روح سے
رنگوں میں ایسا رنگ ہے پکا حبیب کا

## منقبت
## امام حضرت الشیخ السیّد
## الحبیب احمد مشہور بن طٰہٰ الحداد العلوی الحسینیؒ

شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور
سب محبّین کی نظر کا سرور

پھول طیبہ کا ہے یمن میں کھِلا
فیض جس سے زمانے بھر کو ملا
نور سے ہو گیا جہاں معمور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

ایک تعبیر، خوابِ بطحیٰ کی
اِک کرن، آفتابِ بطحیٰ کی
بن گئی صبحِ دل نشیں کا نور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

زہے قسمت، وہ دِن ظہُور ہُوا
زنگ جس سے دلوں کا دُور ہُوا
جان و دل جس سے ہو گئے مسحور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

تاجِ عظمت میں ہیں نگینہ آپ
زائرِ مکّہ و مدینہ آپ
شاہزادۂ خاندانِ حضور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

رب کو منظور آپ کا اعزاز
حجِ مبرُور آپ کا اعزاز
دل میں ہے عشقِ مصطفیٰ کا وفور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

حسنِ تنویرِ حضرتِ حدادؔ
آپ تصویرِ حضرتِ حدادؔ
حضرتِ طٰہٰ کی نظر کا سرور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

شانِ سادات، اے خدا کے ولی!
آپ کا خُلق، عکسِ خُلقِ نبی
ہر بیاں سے عیاں ہے شانِ حضور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

صِدق و تسلیم، آپ کا منشا
حق کی تعلیم، آپ کا منشا
فیضِ عام آپ کا رہا دستور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

حرفِ حق، آپ کا ہر ایک سخن
ہے لقب آپ کا امامِ یمن
نُطق سے ہیں ملائکہ مسحور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

رہبر و رہنما طریقت کے
آپ عامِل، کتاب و سنت کے
اور شریعت ہے آپ کا منشُور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

سِرِّ گنجینۂ خدا ہیں آپ
قاسمِ نورِ مجتبیٰ ہیں آپ
کشفِ اسرار پر رہے مامور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

منزلِ اعلیٰ کے مکیں ہیں آپ
غوثِ اعظمؒ کے ہم نشیں ہیں آپ
آپ کے مرتبے کا کِس کو شعور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

حق نُما بات بات آپ کی ہے
دِیں کی تفسیر ذات آپ کی ہے
قُربِ مولا کا آپ بخشیں شعور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

علم و احسان میں کمال ہیں آپ
رُشد و عرفاں کی اِک مثال ہیں آپ
آپ صِدق و صفا کا ہیں اِک طُور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

ذاتِ حق کا شعُور بانٹتے ہیں
آپ وحدت کا نور بانٹتے ہیں
ذکر سے تیرگی ہوئی کافُور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

باغِ جنت کی کُنجیوں کا پتا
آپ کی سیرتِ مبیں سے ملا
سب کی بخشش ہے آپ کو منظُور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

نسبتِ شیخ کا ہے یہ خاصا
ہو وہ ٹورانٹو یا ہو مُمباسا
ہے مریدین پر نظر بھرپور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

ہجر کیسا ہے کیسی مجبوری
آنکھ سے دُوری بھی ہے کیا دُوری
قلبِ عُشّاق میں ہے اُن کا ظہُور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

جن کو نسبت ہے شیخِ کامل سے
ہاں، محبت ہے شیخِ کامل سے
رنج رہتے ہیں اُن دلوں سے دُور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

جانِ اخلاص، اصفیاء کے رفیق
میرے اُستاد مہربان و شفیق
جن کو تدریس پر کیا مامور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

پیر و مرشد کا سر پہ سایا ہے
نسبتِ اولیاء سے پایا ہے
عظمتِ اولیاء کا ہم نے شعُور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

یا الٰہی! بہ نامِ شاہِ اُمم
صدقۂ حسنِ تاجدارِ حرم
ہو عطا سب کو حُبِ المشہور
شیخِ کامل ہیں احمدِ مشہور

## منقبت

## قطب الغوث، شیخ المشائخ، عارف باللہ

## سیّدنا امام الحبیب احمدؒ المشہورؒ بن طٰہٰ الحدادؒ

الحبیب احمدؒ مشہورؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
ہیں نجیب احمدؒ مشہورؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ذاتِ واحد و یکتا کے اپنے مالک و مولا کے
ہیں قریب احمدؒ مشہورؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

حسنِ خُلقِ محمد کے اور گلابِ مجد کے
طاب و طِیب احمدؒ مشہورؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

کعبہ کی تعظیم ادب جن کی ہے تعلیم ادب
وہ ادیب احمدؒ مشہورؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

سانسیں جن کی یادِ نبی دل میں ہے میلادِ نبی
وہ حبیب احمدؒ مشہورؒ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

صاحبِ ایمان بھی ہیں حافظِ قرآن بھی ہیں
اور خطیب احمدؔ مشہورؒ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

قلب میں آباد ہیں جو ثناءِ حداؔدؒ ہیں جو
وہ حبیب احمدؔ مشہورؒ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

وہ کہ شاہِ تصرّف کے گلستان تصوّف ہے
عندلیب احمدؔ مشہورؒ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

خوش مقال وخوش گفتار خوش خصال وخوش اطوار
خوش نصیب احمدؔ مشہورؒ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

حق ہے گر درکار تو آ دل ہے گر بیمار تو آ
ہیں طبیب احمدؔ مشہورؒ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

وہ صفّیہؔ کے جائے سیماؔ کے ہمسائے
بانصیب احمدؔ مشہورؒ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

قائدوں میں کِھلتی ہے معلیٰ میں جو ملتی ہے
ہیں وہ طیب احمدؐ مشہورؐ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

ساعتیں ہیں کیا مسعود جیسے محفل میں موجود
ہوں حبیب احمدؐ مشہورؐ لَا اِلٰہَ الَّا اللہ

## منقبت

## قیومِ زماں، غوثِ دوراں، شہنشاہِ خراساں
## سرکار اخُوندزادہ سیف الرحمٰن پیرِ ارچی مبارک صاحبؒ

دلوں میں ایسے روشن ہے اُجالا پیرِ ارچی کا
رہے گا تا قیامت بول بالا پیرِ ارچی کا

جہاں میں زندہ کردی کملی والے کی ہر اِک سنّت
یہی ہے دوستو اعزاز اعلیٰ پیرِ ارچی کا

نظارہ غوثِ اعظمؓ کا، کبھی جلوہ مجددؒ کا
خدا نے حُسن اِس سانچے میں ڈھالا پیرِ ارچی کا

وہ قیّومِ زماں ٹھہرے، وہی غوثِ جہاں ٹھہرے
ہے رُتبہ اولیاؒء میں ایسا اعلیٰ پیرِ ارچی کا

یہ کس کی یاد کا مہتاب دل کے آسماں پر ہے
ہے کس کا ذکر ایسا نور والا؟ پیرِ ارچی کا

نظر کے راستے دل میں اُترتے جارہے ہیں وہ
کہ ہے انداز ہی ایسا نرالا پیرِ ارچی کا

ہزاروں تشنگی اپنی بجھاتے ہیں اُسی در سے
لبالب ہے ابھی تک دیکھو پیالہ پیرِ ارچی کا

مِرے مُرشِد میاںؒ صاحب پہ وہ چشمِ کرم کی ہے
کہ اُن کے حُسن میں چمکے اُجالا پیرِ ارچی کا

# حامد یزدانی

## (زندگی اور تصانیف)

مکمل نام : سیّد حامد یزدانی

والد کا نام : سیّد عبدالرشید یزدانی جالندھری

والدہ کا نام : سیّدہ رشیدہ جہاں گیلانی

سنِ ولادت : ۱۹۶۱ء بمقام: لائل پور (فیصل آباد)، پاکستان

پرورش و تعلیم : لاہور، پاکستان

مستقل سکونت : ٹورانٹو، کینیڈا

## مطبوعہ کتب:

۱۔ ابھی اک خواب رہتا ہے (اُردو شاعری) طبع اوّل ۱۹۹۲ء، طبع دوم ۲۰۰۷ء

۲۔ رات دی نیلی چپ (پنجابی شاعری) طبع اوّل ۲۰۰۲ء

۳۔ گہری شام کی بیلیں (اُردو شاعری) طبع اوّل ۲۰۰۷ء

۴۔ اطاعت (اُردو نعتیں) طبع اوّل ۲۰۱۰ء

۵۔ خالی بالٹی اور دوسرے افسانے، طبع اوّل ۲۰۲۲ء

۶۔ ہم ابھی رستے میں ہیں (اُردو نظمیں اور غزلیں) ۲۰۲۳ء

۷۔ عہد میرا مجھے پہچان نہ پایا عارفؔ (تنقید و تحقیق۔ شریک مرتب) ۲۰۲۳ء

۸۔ From One Loneliness to Another, 2003

۹۔ بہارِ قبول (تضمین بر سلام رضاؒ اور منتخب نعتیں) ۲۰۲۴ء

۱۰۔ سوسن کے پھول (والدِ گرامی یزدانی جالندھری صاحب کی یادیں) ۲۰۲۴ء

۱۱۔ مشترکہ محبوبہ (ادبی مضامین ومکتوبات ۔شریک مصنف) ۲۰۲۵ء

۱۲۔ کسی اور ساحل سے (منتخب عالمی نظموں کے اُردو تراجم) ۲۰۲۵ء

۱۳۔ گلِ توصیف (دینی شاعری) ۲۰۲۵ء

## ادبی جرائد (جن میں تخلیقات شائع ہوئیں)

فنون، اوراق، ماہِ نو، ادبیات، نعت رنگ، افکار، بیاض، بیسویں صدی، نئی قدریں محفل، شام وسحر، راوی، قرطاس، نیرنگِ خیال، ادبِ لطیف، کتاب ڈائجسٹ، آثار، ریختہ (ویب سائٹ)

## تعلیم

- ماسٹر آف سوشل ورک (MSW): والفرڈ لاریئے یونی ورسٹی، واٹرنو، کینیڈا
- ایم۔اے سوشیالوجی (M.A): پنجاب یونی ورسٹی، لاہور، پاکستان
- آنرز ڈپلوما اِن سوشل سروسز ورکر (Dip. SSW): موہاک کالج، ہملٹن، کینیڈا
- بی۔اے: گورنمنٹ کالج لاہور، پاکستان
- سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ: گورنمنٹ کمیونٹی ہائی سکول۔مزنگ، لاہور
- ابتدائی تعلیم: ایم۔سی پرائمری اسکول، کوٹ عبداللہ شاہ مزنگ، لاہور
- جرمن زبان سرٹیفکیٹ: یونی ورسٹی آف کولون، جرمنی، اور گوئٹے انسٹی ٹیوٹ، لاہور

## پیشہ ورانہ مصروفیات

- ماہر شعبہ سماجی بہبود (کینیڈا)
- لیکچرار (پاکستان)
- براڈ کاسٹ جرنیست (جرمنی اور پاکستان)
- مدیر، صحافی، کالم نگار (پاکستان اور کینیڈا)

## ادبی سرگرمیاں:

- سابق سیکریٹری، حلقۂ اربابِ ذوق، ٹورنٹو، کینیڈا،
- سابق سیکریٹری، ۔حلقۂ اربابِ ذوق، جرمنی
- سابق جائنٹ سیکرٹری، حلقۂ اربابِ ذوق، لاہور، پاکستان

## سیر وسیاحت:

کینیڈا، امریکہ، جرمنی، برطانیہ، ہالینڈ، بلجیم، لکسمبرگ، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، پاکستان

## رابطہ کے لیے

hamidyazdani1@gmail.com
hamidyazdani@hotmail.com
https//:www.facebook.com/hamid.yazdanii

# گُلِ توصیف کی مہک

یہ ستر کی دہائی کے اواخر اور اسی کی دہائی کے اوائل کا ذکر ہے۔ پاکستان کے دوسرے شہروں کی طرح لاہور میں بھی فروغ نعت کی تحریک اپنے عروج پر تھی۔ نئی ہجری صدی کے افق پر نعتیہ شاعری کے کتنے ہی تابناک ستارے روشن تھے۔ مداحین ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے اس یقیں افروز کارواں میں جناب احمد ندیمؔ قاسمی، جناب حفیظ تائبؔ، جناب یزدانیؔ جالندھری، جناب صوفی افضل فقیرؔ، جناب مظفرؔ وارثی، جناب کلیم عثمانی، جناب عارف عبدالمتین، جناب علیم ناصری، جناب شہزادؔ احمد، جناب طفیلؔ ہوشیارپوری، جناب خالد بزمی، جناب عبدالعزیز خالدؔ، جناب اعظم چشتی، جناب راز کاشمیری، جناب انجم رومانی، جناب حافظؔ امرتسری، جناب حافظ لدھیانوی، جناب انورؔ فیروز پوری، جناب جعفرؔ بلوچ، جناب حفیظ الرحمٰن احسنؔ، جناب نعیمؔ صدیقی، جناب راسخؔ عرفانی، جناب ریاض مجید، جناب راجہ رشید محمود، جناب منیرؔ قصوری، جناب تحسینؔ فراقی، جناب خالدؔ احمد، جناب امجدؔ اسلام امجد، جناب نجیبؔ احمد، اور جناب خالدؔ علیم کی صداؤں کی گونج واضح سنائی دیتی تھیں۔ اور پھر ان آوازوں میں جناب سیّد صبیح رحمانی کی صدائے دل کش بھی شامل ہوگئی اور آسمانِ سخن پر ہم عصر نعت کی ایک خوب صورت دھنک مکمل ہوگئی۔

شہر میں اب دنوں مختلف مقامات پر نعتیہ مشاعروں کا باقاعدہ انعقاد ہوتا تھا۔ مجلس سیرت سے لے کر حلقہ ارباب ذوق کے ہفتہ وار پروگراموں تک نعت اور نعت سے متعلق موضوعات ہی نمایاں دکھائی دیتے تھے۔ ریڈیو پاکستان لاہور اور پاکستان ٹیلی ویژن پر بھی نعت کے مشاعروں اور مذاکروں کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

لاہور سے شائع ہونے والے ادبی جرائد فنون، سیارہ، محفل، تخلیق اور ماہ نو میں تازہ اور منتخب نعتیں شائع کی جاتیں۔ اخبارات کے دینی اور ادبی صفحات بھی مدحت

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزین ہوتے۔ جناب خالد شفیق کی ادارت میں ماہنامہ ''شام وسحر'' نے بھی نعت نمبر شائع کیے۔

نعتیہ مجموعے تواتر سے منظرِ عام پر آئے۔ شاید ہی کوئی صنفِ سخن ہوگی جس میں ثنائے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم نہ کی گئی ہو۔ مدحت خواجہ گیہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشاق کے اِس دَم بہ دَم رواں دواں قافلے کی کسی پچھلی قطار میں جانے کب، خاموشی سے میں بھی شامل ہوگیا! سبحان اللہ! کیسی کیسی پر کیف اور وجد آفریں آوازوں کی خوشبو مشامِ جاں میں گھلنے لگی تھیں۔:

ع پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا (جناب احمد ندیمؔ قاسمی)

---

ع دے تبسم کی خیرات ماحول کو
ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی! (جناب حفیظؔ تائب)

---

ع یوں بیٹھ نہ جی چھوڑ کے، اے عزمِ زیارت!
وہ سامنے دربار ہے، دو چار قدم اور (جناب یزدانیؔ جالندھری)

---

ع شان اُن کی سوچیے اور سوچ کر کھو جایئے
نعت کا دل میں خیال آئے تو چپ ہو جایئے (جناب خورشید رضوی)

---

ع سطر خاتم تھا، خدا کے آخری فرمان کی
سلک تسبیح رُسل کا آخری مرجان تھا (جناب خالد احمد)

تو یہ وہ شعری فضا تھی جس میں طائرِ سخن نے پرواز کیلئے پر تولے۔ والد گرامی (قبلہ یزدانی جالندھری) کی شعری تربیت کے ساتھ ساتھ جناب خالدؔ احمد کی فنی رہنمائی اور جناب سراج منیر کی حوصلہ افزائی نے بھی میری ہمت بندھائی اور یوں نعت گوئی کا یہ سفر

قدرے بے قاعدگی سے سہی، مگر جاری رہا۔

پھر اس مبارک سفر میں شیخ کامل حضرت میاں محمد حنفی نقشبندی سیفی مدظلہ عالی کی دُعائے اثر انگیز بھی میری راہبر ہوگئی اور نعتوں کے پہلے انتخاب کا مرحلہ طے ہوا تو پروفیسر جعفر بلوچ صاحب نے اس کے لیے 'حرفِ پزیرائی' تحریر کر دیا اور عزیز دوست خالد علیم صاحب نے اسے ''اطاعت'' کا نام عطا کر دیا۔ کینیڈا میں استاد محترم صدیق نور محمد صاحب نے مسودے پر نظر ثانی کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر اپنی وقیع رائے بھی تحریر فرما دی۔ یہ سن ۲۰۱۰ء کی بات ہے جب ''اطاعت'' منظرِ عام پر آئی۔ اس کی اشاعت کے بعد بھی نعتوں اور مناقب کا سلسلہ جاری رہا بلکہ زیادہ تسلسل سے جاری رہا۔ نعتیہ تضامین کی توفیق ارزانی بھی ہوئی اور دینی شاعری کی ان کاوشوں کو کینیڈا کی محافل میں پزیرائی بھی حاصل ہوئی۔

اس دوران میں دو باتیں ہوئیں؛ ایک یہ کہ ''اطاعت'' بھی عدم دستیاب ہوگئی اور دوسرے یہ کہ نعت ریسرچ سنٹر کے روحِ رواں ممتاز ثنا خوانِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جناب صبیح رحمانی کی جانب سے نئے نعتیہ مجموعہ کی اشاعت سے متعلق محبت بھری یاددہانیوں میں اضافہ ہوگیا جس کے نتیجہ میں مجھے ''گُل توصیف'' ترتیب دینے کا شرف حاصل ہوگیا۔ صبیح بھائی ہی کی رہنمائی میں اس مجموعہ کے تمام تر اشاعتی مراحل طے پائے۔ اس لیے مجموعہ کے انتساب پر میرے نزدیک انھی کا حق بنتا تھا جو میں بے بہ صد شوق ادا کیا۔ ان کے بے لوث تعاون کے لیے میں دل کی گہرائیوں سے ان کا شکر گزار ہوں۔

''گلِ توصیف'' کے دیباچے قلم بند کر کے استاد صدیق عثمان نور محمد صاحب اور ڈاکٹر شبیر احمد قادری صاحب نے جس شفقت اور حوصلہ افزائی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لیے حروفِ تشکر ناکافی محسوس ہوتے ہیں۔ مجموعہ کے آخر میں پروفیسر جعفر بلوچ صاحب کی وہ رائے بھی شامل کر دی ہے جو انھوں نے ''اطاعت'' کے لیے لکھی تھی۔ اس کا جواز یہ کہ ''گل توصیف'' میں تازہ تخلیقات کے ساتھ ساتھ 'اطاعت' کی نعتیں بھی شامل ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ثنائے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے باب میں میری کوششوں کو قبول فرمائے۔ میرے والد گرامی حضرت یزدانی جالندھری اور والدہ صاحبہ کے درجات بلند فرمائے۔ استادِ گرامی قدر صدیق نور محمد صاحب کو سلامت رکھے۔ شہرِ سخن میں میرے ہم۔قدم ممتاز نعت گو جناب خالد علیم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

پروردگار اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلۂ جلیلہ سے میری بیگم طاہرہ خلیل یزدانی، میرے بچوں سیدہ رابعہ یزدانی، سیّد زرناب، عمید اور اریب یزدانی اور پوتوں سیّد ایان اور عزیر یزدانی کو بھی شاد و آباد رکھے جن کی محبتیں میرے لیے قلبی طمانیت کا سامان ہیں۔

امید کہ قارئینِ کرام کو بھی یہ مجموعہ پسند آئے گا۔ ان شاء اللہ

آپ سب کی دعاؤں کا طلب گار

**حامد یزدانی**

کینیڈا

۱۹ جولائی ۲۰۲۵ء

حمد ونعت کا شعبہ دیگر اصناف سخن کی بہ نسبت زیادہ فنی کمال و رسوخ کا متقاضی ہے۔ یہ مقام مسرت ہے کہ سیّد حامد یزدانی ان مقدس موضوعات پر اپنی تخلیقی کاوشیں پیش کرنے سے پہلے مطلوبہ فکری اور فنی اوصاف سے اطمینان بخش حد تک متصف ہو چکے ہیں۔ وہ نظم آرائی اور غزل نگاری میں کافی مشق سخن بہم پہنچا چکے ہیں۔ ان کے پیرایہ ہائے اظہار تربیت یافتہ محکم اور صیقل شدہ دکھائی دیتے ہیں۔ قرطاس وقلم سے سروکار رکھنے والے اپنے معاصر دستے میں وہ نہایت اعتماد اور وقار کے ساتھ کامیابیوں کی طرف فاتحانہ بڑھ رہے ہیں۔ سیّد حامد یزدانی کے زیر نظر حمدیہ اور نعتیہ کلام میں فکرونظر کی آب وتاب قاری کے ذہنی اور وجدانی آفاق کو روشن تر کرتی ہے۔ حمد ونعت میں بیان ہونے والے مضامین وخیالات ہمارے دور میں بھی بیشتر وہی ہیں جو صدیوں سے ان اصناف ادب کا سرمایہ رہے ہیں۔ تاہم شعرائے کرام اپنے معاصر ماحول ومسائل کے ذکر سے اور ذاتی احساس وتاثر کے اظہار سے اس باب میں جدت اور تازگی کا رنگ پیش کرنے کی سعی بلیغ کرتے رہے ہیں۔ سیّد حامد یزدانی نے بھی انہی حوالوں سے اپنے مجموعہ حمد ونعت کو منفرد اور متنوع بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گوناگوں فنی محاسن بھی اس مجموعہ کلام میں جابہ جا فروزاں نظر آئیں گے۔ اُمید ہے کہ حامد یزدانی کا یہ مجموعہ حمد ونعت جہانِ ادب میں ان کے لیے مزید وقار واعتبار کا باعث بنے گا اور صاحبانِ فکر ونظر اس مجموعہ کے مطالعہ سے مزید تب وتاب حاصل کریں گے۔

**پروفیسر جعفر بلوچ**

ISBN:978-627-7895-03-7